اوم

سادھو شری ناتھ داس کرت

وچار مالا (اردو)

از

بخشی نرسنگداس لوڈپٹی کنٹرولر ڈیفنس اکونٹس ریٹائرڈ۔ دہرہ دون

اردو واداں جگیاسوؤں کے ہت ارتھ

د کوہ نور پرنٹنگ ورکس میں چھپا

تعداد ایکہزار
پہلی بار

قیمت ایک روپیہ

ملنے کا پتہ

B-2/212 پرانا ڈالن والا۔ دہرہ دون

بھینٹ

برہم نین برہمگیہ برہم سوروپ سنت گورچند عرف بابا رادُجی مہاراج
کے چرن کملوں میں . . . . . .

داس

منگلاچرن

تُونہی اوتار تُونہی جوت پرکاشی	تُوہی راوَ تُونہی رنک نواسی
توہی سکل توہی سرو آدھار	توہی برہم توہی برہم وچار ؟
توہی گیان وگیان سوروپ	توہی سکل سب بھیے انوپ
توہی شبد سُرت ابھیاس	توہی سکل توہی سرو پرکاش
توہی چرن توہی چیت نواسی	توہی اکار توہی سب کو ساکھی
توہی دیو توہی دیون دیوا	توہی گورو توں ہی بھوگ سیوا
توں ہی اننت اندرین کو دامی	توہی سوامی سب انترجامی

Vichar Mala
Deharadun

اوم

سادھو شری اناتھ داس جی ورچت

"وچار مالا" (اردو)

معہ

تشریح از

بخشی نرسنگداس ریٹائرڈ ڈپٹی کنٹرولر آف ڈیفنس اکاونٹس

دھرہ دون

تعداد ایک ہزار

قیمت پچھتر ۷۵ پیسے

نیشنل آرٹ پرنٹرس الہ آباد میں چھپا

ملنے کا پتہ:۔ 232/B پرانا ڈالن والا۔ دھرہ دون

دیباچہ

پیارے پاٹھک۔ گیان کا ایک نیا دیپک آپ کی آرتی اُتارنے آ رہا ہے۔ واستو میں یہ نیا نہیں۔ کیوں اس کی مٹی۔ تیل۔ بتی سب کچھ پرانا ہی ہے۔ صرف اس کا نام اور روپ ہی نیا ہے۔ ست وستو تو وہی سناتن اور پراتن ہے۔ پر تو ہم نت اُس کے نئے روپ اور نام دیکھتے ہیں۔ درخت تو وہی ہوتا ہے۔ لیکن نت نئی شاکھائیں۔ پلو پتے۔ پھول اور پھل اس کے انترگت اُپلبدھ ہوتے ہیں۔ اسی طرح سے یہ وچار مالا نام کا ہندی گرنتھ سادھو شری اناتھ داس جی نے ان جگیاسوؤں کیلئے رچا تھا جو سنسکرت نہیں جانتے اور اُپنشدوں اور برہم سوتروں کا یہ تتر وچار نہیں کر سکتے اور اپنے متر مہاتما نردم پوری جی کی فرمائش پر لکھا تھا۔ کہتے ہیں۔ اناتھ داس جی اور نردم پوری جی میں پہلے بھی سنیہہ سمبندھ تھا۔ دونوں اکٹھے ہی ورکت ہو کر سادھو ہو گئے۔ پھر پراربدھ وش بچھڑ گئے۔ اناتھ داس جی کشمیر جا پہونچے اور نردم پوری جی بڑودہ میں جا کر وہاں کے راجہ سے پوجت ہوئے

مہاتما نردم پوری جی کو خیال آیا۔ کہ اناتھ داس جی کی استھتی کیسی ہے۔ دویت میں ہی پھنسے ہوئے ہیں یا ادویت میں نشٹھا کر پا چکے ہیں۔ یہ جاننا چاہئے۔ اس آشے سے انھوں نے پتر لکھ کر بھیجا کہ ہم کو ایک ایسی مالا تیار کر کے بھیجو۔ جو ایشور ارپن میں اُپیوگی ہو۔ اناتھ داس جی نے اس پتر کے آشے کو جان کر "وچار مالا" نامی گرنتھ لکھ کر بھینٹ کر دیا۔

اس ہندی کے گرنتھ کو صرف سرل بھاشا میں جگیاسوؤں تک پہونچانے کا یتن کیا گیا ہے۔ تاکہ اردو داں سجن بھی اس امولیہ پستک کا لابھ پراپت کر سکیں۔ نئے جگیاسوؤں کیلئے ویدانت سدھانت اور پرکریا کی ضروری باتیں دیدی گئی۔ اس کو وچار پوروک پڑھنے سے بدھی گیان کی سوگندھی سے سوگندھت ہو جائے گی۔ ایسی مجھے آشا ہے۔

"وچار مالا"

پہلا ← → وشرام

(۱)۔ دوہا۔ نمو نمو شری رام جُو۔ ست چت آنند روپ
جیہے جانیں جگ سوپن وت۔ ناشت بھرم تم کوپ

(شرح)۔ ہمارے پوروج آچاریہ ورگ اور گرنتھ کار گرنتھ آرنبھ کرنے سے پورو منگلاچرن گایُن کرتے ہیں۔ یہ منگلاچرن تین پرکار کا ہوتا ہے۔ (۱) وستو نردیش۔ (۲) اشیرباد (۳) نمسکار روپ۔ سگن یا نرگن پرماتما ہی وستو ماتر ہیں۔ اور اُن کا کیرتن منگل گان کرنا ہی وستو نردیش روپ پہلی قسم کا منگلاچرن ہے۔ اپنے واسطے یا اپنے شِشیہ کے واسطے اچھاپورتی کیلئے اپنے اشٹ دیو سے پرارتھنا کرنی یہ اشیرباد روپ دوسری قسم کا منگلاچرن ہے۔ اور اپنے اشٹ دیو یا سگن یا نرگن پرماتما کو محض نمسکار کرنا یہ تیسری قسم کا منگلاچرن ہے۔ یہ منگل گان تین چیزوں کو لکھ رکھ کر کے کیا جاتا ہے۔ (۱) گرنتھ کی نردگھن سماپتی ہو۔ (۲) گرنتھ کار میں کسی کو ناستک پن کی بھاونا نہ رہے۔ اور (۳) ششٹاچار کی پورتی کیلئے۔

مہادھو شری اناتھ داس جی سب سے پہلے سگن اتھوا نرگن پرم آتما کے دونوں سروپوں کا نمسکار روپ منگل کرتے ہیں۔ شری اتھوا ایشوریہ سمپن جو سگن بھگوان رام ہیں۔ ان کو نمسکار ہو۔ اتھوا وہ رام جو ست چت اور آنند روپ ہیں۔ ان کو نمسکار ہو۔ جو وستو ترکال ابادھ ہو۔ تینوں کال میں موجود رہے۔ کسی کال میں بھی جس کا ابھاؤ اتھوا ناش نہ ہو۔ وہ ست ہوتی ہے۔ جو گیان سوروپ ہے۔ یا بہ ہم پرمیشور ہی ایک ایسی

سوئم بدھ وستو ہے۔ جو ست چت آنند روپ ہیں۔ نیتہ۔ اوناشی۔ نراکار۔ نروکار۔ سم رس ایک اور ادویت ہے۔ ایسی نرگن نراکار ست وستو کو نمسکار ہو۔

ساتھ ہی نمسکار کا پریوجن بھی بتلاتے ہیں۔ ہم ان بھگوان شری رام اور شدھ سچدانند برہم کو نمسکار کرتے ہیں۔ جن کے گیان اتھوا ساکشات کار سے جگت بھرم جو اگیان کا کاریہ اور اندھے کوئیں کی نیائیں دُکھ روپ ہے۔ اس کا ناش ہو جاتا ہے۔ جس طرح سوپن سنسار جاگرت اوستھا کے آنے سے سوئم ہی ناش کو پراپت ہو جاتا ہے۔ او دیا تت کاریہ روپ جگت کو بھوساگر کہا جاتا ہے۔ کیونکہ اس کا آدانت نہیں جانا جاتا۔ جس طرح سمندر کی تھاہ کو جاننا مشکل ہے۔ اور پھر یہ بڑے بڑے بھئے کا دینے والا ہے۔ جنم مرن کا بھئے۔ دُکھ کلیش کا بھئے۔ بھوک پیاس اور مان اپمان کا بھئے۔ روگ اور کشٹ کا بھئے۔ شترو کا بھئے۔ شبھ اشبھ کرموں کے پھل بھوگ کا بھئے۔ اس طرح کے انیک طرح کے بھئے پرش کو شریر دھارن کرنے کے ساتھ ہی دُکھی کرتے ہیں۔ جگت کی مثال اندھے کنوئیں سے اس لئے دی جاتی ہے۔ کہ بہت گہرا کنواں ہو۔ تو دن کے وقت بھی اس کی تہ میں روشنی نہیں پہنچتی۔ جس سے وہاں گھپ اندھیرا ہوتا ہے۔ اگر ایسے کنوئیں میں کوئی منش گر جائے۔ تو اُس کے دُکھ کی آپ کلپنا کریں۔ اگر وہاں پانی نہ بھی ہو۔ تو بھی اندھیرے میں سانپ بچھو کا ڈر۔ اول تو اوپر آواز ہی نہیں جاتی۔ اور اگر کسی طرح سے کوئی آواز سُن لے۔ تو دکھائی نہ دینے سے وہ اُسے بھوت پریت وغیرہ جان کر باہر نکالنے کا یتن نہیں کرے گا۔ ایسی حالت میں وہاں بھوک پیاس اور ناامیدی وڈر سے سے ہی جان نکل جائے گی۔ جگت بھرم جس کو بھوساگر کہتے ہیں۔ اس کا بھی یہی حال ہے۔ ایک بار جس نے شریر دھارن کر کے اس بھوساگر میں پرویش کیا۔ اُسے پھر باہر نکلنے کا راستہ نہیں ملا۔ دُکھ، سکھ۔ راگ دویش۔ ہرش شوک۔

ایرشادویش۔ کلیہ کلیش اور کرم پھل دوندرو پی لہروں کے تھپیڑے کھا کھا کر بے حال ہو جاتا ہے۔ ہوش وحواس گم ہو جاتے ہیں۔ اسی پریشانی پشیمانی اور حیرانی میں دم توڑ دیتا ہے۔ اسی لئے یہ بھو ساگر اندھ کوپ کہلاتا ہے۔ کیونکہ یہ دکھوں کا گھر ہے۔ کلیشوں کی کھان ہے۔ روگ جرا اور مرتیو آدی بھیانک ویادھیوں کا نواس استھان ہے۔ واسنا اور ترشنا کا یہاں طوفان ہے۔ بجلی کے چمتکار کی نیائیں کبھی کبھی سکھ کا ہوتا بھان ہے۔ جس کے موہ میں منش سدا غلطاں ہے۔ اور سکھ کی پرتیکشا میں سداہی آشاوان ہے۔ اس لئے اس بھو ساگر سے پار ہونے کا اس کو وچار تک نہیں اُٹھتا۔ جن پُرشوں کو جگت روپی بھرم دُکھدائی پرتیت ہوتا ہے۔ اور جو اس سے خلاصی پانا چاہتے ہیں۔ وہی اس گرنتھ کے ادھکاری اور جگیاسو ہیں۔ وہی پرش پرم آتما کے ساکشات کار کیلئے پریتن کرتے ہیں۔ اور پراتم پرائین ہو کر جگت بھرم کا اس طرح ناش کر دیتے ہیں۔ جس طرح جاگرت اوستھا میں سوپن کا ناشس ہو جاتا ہے۔

(۲) دوہا۔ رام یا ستگورو دیا، سادھو سنگ جب ہوئے
تب پرانی جانے کچھو۔ رہیو دشئے رس بھوئے

(شرح)۔ اوپر وکت کتھن سُن کر شسیہ نے پرشن کیا۔ ہے گورو دیو۔ سادھارن منش تو وشئے آنند کے رس لینے میں ہی لین رہتے ہیں۔ اتھوا وشئے روپی دلدل میں پھنسے ہوئے ہیں۔ ان کو سنسار ساگر کو پار کرنے کی اچھا کس طرح اُتپن ہو آتی ہے۔ وہ وشیوں کا تیاگ کیونکر کر پاتے ہیں۔ کر پا کر کے ہے پربھو۔ میری اس شنکا کا نوارن کریں۔ سدگورو دیو جو کرونا کے ساگر ہیں۔ جیودں پر دیا کرنا جن کا سبھاو ہی ہے۔ بڑے پریم سے شسیہ کے بودھارتھ اس طرح کہنے لگے۔

ہے پُتر۔ جب ایشور کرپا ہوتی ہے۔ تو منش کی پرورتی شبھ کاریوں میں ہوتی ہے۔ پرش شبھ گنوں کو دھارن کرتا ہے۔ اور دکاروں اور دُرگنوں کا تیاگ کرتا ہے۔ واسناؤں کی ملینتا سے اس کا ہردیہ صاف ہو جاتا ہے۔ پراوپکار اور تیاگ کی بھاؤنا پربل روپ میں جاگرت ہو آتی ہیں۔ منش سیوا کر کے اپنے کو دھنیہ مانتا ہے۔ اس طرح جب اس کا ہردیہ یا انتہ کرن شدھ ہو جاتا ہے۔ اُسے ایشور کے پرتی انوراگ کی پراپتی ہوتی ہے۔ وہ انوراگ سچے پریم میں تبدیل ہوتا ہے۔ جس سے پرش پرماتم چنتن میں لین ہونے لگتا ہے۔ اسی دشا کو رام میا کہتے ہیں۔ ایسی اوستھا میں وہی پرم سوہرد اور انتریامی پرم آتما ست گورو کے روپ میں پرش کو آملتے ہیں۔ وہ سادھن سمپن منش ان کی دیا کا پاتر ہوتا ہوا اپنے آپ کو ان کے ارپن کر دیتا ہے۔ جس سے سدگورو پرسن ہو کر شسٹیہ کو آتم ساکشات کار کرا دیتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ اس منش کو بھگوت پریم میں رت سادھو پرشوں کا سنگ پراپت ہوتا ہے۔ جس سے اُس کے اُتساہ میں دن پر دن ورِدھی ہوتی رہتی ہے۔

اس طرح ہے وتس۔ جب ایشور کرپا دوارہ ایشور پرائینتا۔ ست گورو کی کرپا اور سادھو سنگ پرانی کو پراپت ہوتے ہیں۔ تب اس کو جگت کے متھیا سروپ کا کچھ کچھ انوبھو ہوتا ہے۔ جس سے بھوگ پدارتھوں میں راگ بُدھی اور آسکتی کا ناش ہوتا ہے۔ اور سچے معنوں میں ویراگ کی پراپتی ہوتی ہے۔ اور موکش اِچھّا اُتپن ہو آتی ہے۔

(۳)۔ دوہا۔ پدونددن آنندیت۔ کرشری دیو مُرار

وچار مال ورنن کروں۔ مونی جو اُر دھار

(شرح)۔ شری اناتھ داس جی کہتے ہیں۔ سو سروپ آنند سے یکت ہو کر اتھوا اپنے نج آتم سوروپ میں ستھت ہو کر پار برہم پرمیشور کو نمسکار کر کے اور اپنے سدگورو

مَونی جی کو ہردے میں سمرن کر کے میں وچار مالا نامک گرنتھ کو آرنبھ کرتا ہوں۔ یہ سن کر شِشیہ نے مَون کے وشئے میں شنکا کر دی۔ اس نے ہاتھ جوڑ کر بنتی کی: "ہے مہاراج۔ ست شاستر اور مہاتما لوگ چار پرکار کا مَون بتلاتے ہیں۔ (۱) بانی کا مَون (۲) اندریوں کا مون (۳) من کا مَون (۴) گیان مَون۔ ان میں سے کون سا مَون آپ کے گورو دیو نے انگیکار کیا ہے۔

نوٹ۔ زبان سے بات چیت نہ کرنا۔ بانی کا مَون ہے۔ اندریوں کو اپنے اپنے وشیوں سے سروتھا دور رکھنا۔ وشیوں کے سنیوگ میں نہ آنے دینا۔ اندریوں کا مون ہے۔ مثلاً جیبھا کو پدارتھوں میں رس لینے کی عادت ہے۔ ہم صرف اُدر پورتی کیلئے بغیر سواد کا خیال کئے کھانا کھائیں۔ بلکہ جو نمکین کھٹا میٹھا بھوجن ملے۔ اس سب کو ملا کر پیٹ میں ڈال دیں۔ تو یہ رسنا اندریہ کا مَون ہے۔ اسی طرح باقی اندریوں کے وشئے میں بھی جان لینا چاہیئے۔ من بیکار کے سنکلپ وکلپ نہ کرے۔ کسی دھارنا یا دھیان میں من کا لگ جانا۔ اتھوا نروکلپ ہونا ہی من کا مون ہے۔ اور سرو پرکار کا بھید بھاؤ کا ناش کر کے برہم آتم ایکتو میں ستھت ہو کر سرو ٹھور اور سرو روپ میں ایک شدھ ادویت آتم تتو کا انوبھو کرنا۔ دیکھنا اتھوا جاننا ہی گیان مَون ہے۔

اوپر کی گئی شنکا کا نوارن شری اناتھ داس جی اگلے دوہے میں اس طرح کرتے ہیں:

(۴)۔ دوہا۔ یہ ہے مم یہ ناہیں مم۔ سب وکلپ بجھئے چھین
پرماتم پورن سکل۔ جانی مونتا لین!

(شرح)۔ کیا یہ ستھول شریر میرا ہے یا میں ستھول شریر ہوں۔ کیا میں سوکشم شریر ہوں یا سوکشم شریر میرا ہے۔ کیا میں کارن شریر ہوں یا یہ کارن شریر میرا ہے یا یہ کہ

میں نہ ستھول شریر ہوں نہ ستھول شریر میرا ہے۔ نہ سوکشم شریر ہی میں ہوں نہ سوکشم شریر میرا ہے۔ نہ میں کارن شریر ہوں۔ نہ کارن شریر میرا ہے۔ میں تو سرب کا گیاتا درشٹا اور پرکاشک ہوں۔ میں چیتن ہوں۔ یہ سب جڑ ہیں۔ میرا ان شریروں سے انھوان کی تین اوستھا جاگرت سوپن سشپتی سے کبھی کوئی سمبندھ نہیں ہوا۔ نہ میں پانچ کوش ہوں نہ مجھ میں کوش ہیں۔ اس پرکار کے دکلپ جن کے شانت ہو گئے ہیں اور جو نج سروپ پرم آتما کو سرو ٹھور اور سرو روپ میں پری پورن دیکھتے ہیں۔ جن کے ددیت درشٹی کا اتینت ابھاؤ ہو چکا ہے۔ اور جو آپ میں آپ مگن ہیں۔ ایسے جو میرے گورو دیو ہیں۔ وہ گیان سون دھارن کرتے ہیں۔ اس وشئے میں شرتی نے کہا ہے۔ کہ پربرہم کے ساکشات کار سے سرو سنشیوں کی نورتی ہو جاتی ہے۔ اور سرو کرم ناش کو پراپت ہو جاتے ہیں۔ سنشیوں کی نورتی اور سرو دکلپ کا کھیتن ہونا ہی گیان سون کا لکشن ہے۔

(۵) دوہا۔ مات تات بھرات سوہرد۔ اشٹ دیو نرپ پران
اناتھ سو گورد سب تے ادھک۔ دان گیان وگیان

(شرح)۔ اب گرنتھ کار اپنے گورو دیو کی مہما ورنتی کر رہے ہیں۔ گیان اور وگیان ارتھات پروکش اور اپروکش گیان کا دان دینے والے جو سدگورو ہیں۔ وہ ماتا پتا بھراتا اپکار کرنے والے۔ متر۔ اشٹ دیوتا۔ راجہ اور اپنے پرانوں سے ادھک مہان اور پریہ ہیں۔ کیونکہ یہ سب تو شریر سمبندھی پرچھن وشئے سکھ کے ہی دینے والے ہیں۔ اور ست گورو انت موکش سکھ کے داتا ہیں۔ سدگورو کے دیئے ہوئے گیان اور وگیان سے پرش اپنے نج سوروپ میں جاگتا ہے اور سنسار ساگر کو آسانی سے پار کر جاتا ہے جنم۔ مرن۔ دکھ سکھ۔ بھوک پیاس ان چھ دکاروں سے سدا کیلئے مکت ہو جاتا ہے۔ دیہہ میں رہتے ہوئے ودیہہ دشا کو پراپت ہو جاتا ہے

اپنے سوے سوروپ میں نشٹھ ہوکر اپنی ہی لیلا کو دیکھتا ہے۔ اور خوش ہوتا ہے۔ اس کے مقابلے میں دیگر جتنے بھی شریر کے سمبندھی ہیں۔ وہ تو سروپ سے بے مکھ کر کے شریر ادھیاس اور واسناؤں کے بھنور میں ہی ڈالنے والے ہیں۔ اس لئے گوردیوان سب سے ادھک ہیں۔

(٦) دوہا۔ پرگٹ بھومی گوردسوریہ دت۔ جن من ملن پرکاش
اناتھ کمودنی ڈمکھ جن۔ کبھوں نہ ہوت ہُلاس

(شرح)۔ جس طرح سوریہ آکاش میں اُدے ہو کر سارے جگت کو پرکاشت کرتا ہے۔ اسی طرح ست گوردیو بھی پرتھوی تل پہ پرگٹ ہو کر جگیا سو جنوں کے ہردیہ روپی کمل کو پرکاش کرتے ہیں۔ جس طرح سوریہ مکھی کمل سوریہ کی کرنوں کو پا کر کھل آتے ہیں۔ اسی طرح سدگورو کے امرت وچن روپی کرنوں سے جگیا سوؤں کے ہردیہ روپی کمل پرپھلت ہو آتے ہیں۔ جس طرح سوریہ کا پرکاش سب کیلئے سم ہے وہ سورج ناراین ساری سرشٹی کو ایک جیسا ہی پرکاش دیتے ہیں۔ مگر اُلو کیلئے وہ پرکاش بھی اندھکار روپ ہو جاتا ہے۔ اسی طرح جو من مُکھ اَن ادھکاری پرش ہیں۔ وہ کمودنیاں ہیں۔ جن کو سدگورو کے وچنوں سے اہلادا تھوا پرسنتا کی پراپتی نہیں ہوتی۔ کمودنیاں وہ کمل پھول ہیں۔ جو چاند کی چاندنی میں کھلتے ہیں۔ اور سورج کی روشنی میں بند ہو جاتے ہیں۔

(۷) دوہا۔ تیرت سدگوردیا کری۔ موہ نیند سوونت
جگیوگیان لوچن کھُلے۔ سپنو بھرم دسرنت

(شرح)۔ ان گوردیو کی بہت مہما ہے۔ کیونکہ اُنھوں نے ہم پر اتی کرپا کر کے ہمیں پہ پرناکر کے تو اُپدیش دیا۔ ورنہ ہم تو موہ روپی ندرا میں مست ہو کر سو رہے تھے۔ گوردیو کے ست اُپدیش سے ہم جگ گئے۔ اور ہمارے گیان روپی نیتر

کھل گئے۔ جس سے اگیان روپی سوپن کا ناش ہو گیا۔ جس طرح سویا ہوا پرش جب جاگ جاتا ہے۔ تو اس کی آنکھیں کھل جاتی ہیں۔ اور آنکھیں کھلتے ہی سوپن کا بھرم جاتا رہتا ہے۔ اسی طرح اگیان نے ہمارے سروپ گیان کو ڈھک رکھا ہے۔ جس سے ہم موہت ہو رہے ہیں۔ سد گورو کے تتو اُپدیش سے اگیان کا پردہ ہٹ جاتا ہے۔ سروپ گیان پرتیکش ہو جاتا ہے۔ اور اہنکار سہت شریر ادھیاس کی نورتی ہو جاتی ہے۔ جس سے گورمکھ جگیاسُو اپنے آپ کو برہم سوروپ انوبھو کرتا ہے۔

(۸) دوہا۔ گوربن بھرم لگ بھُوسیو۔ بھید لہئے بن نشوان
کہرو پوچھائی نرکھ۔ پریو کُوپ اگیان

(شرح) گورو پراپتی بغیر جیو کو کس قدر دُکھ اور عذاب برداشت کرنے پڑتے ہیں۔ ان کا ورنن کرتے ہیں۔ انیک پرکار کی بھونک روشنیوں کے باوجود آتم پرکاش کے بغیر منش اگیان اندھکار میں ہی ٹھوکریں کھاتا ہے۔ اور وہ آتم پرکاش ستگورو کی کرپا سے پراپت ہوتا ہے۔ اسی لئے گورو نانک دیو نے فرمایا تھا۔ کہ "ایتا چانن ہوندیاں گور بن گھور اندھیار" من کمُھا کے دُکھی جیون کی مثال اس طرح ہے۔ شیشے کے محل میں اگر کوئی کتا داخل ہو جائے تو چاروں طرف اپنے پرتی بمب دیکھ کر بھرم میں پڑ جاتا ہے۔ کہ یہ سب کتے اس سے بھن ہیں۔ اور وہ اس پر آکرمن کرنے ہی والے ہیں۔ ایسا جان کر اور بھید کو نہ سمجھ کر وہ سب طرف دوڑتا اور بھونکتا ہے۔ اور بھونکتے بھونکتے جان سے بھی ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔

ایک اور کہانی اس طرح سنتے ہیں۔ کہ کسی جنگل کا شیر بوڑھا ہو گیا تھا۔ جنگلی جانوروں نے سبھا کر کے فیصلہ کیا۔ کہ وہ ایک جانور باری باری اس کی خوراک کیلئے شیر کی غار پر بھیج دیا کریں گے۔ شیر کو جنگل میں گھومنے کی ضرورت نہیں ہو گی۔

ایک دن ایک خرگوش کی باری آئی۔ وہ سہما ہوا چلا جاتا تھا۔ اور اپنی جان بچانے کی سوچ رہا تھا۔ اس طرح اس کو شیر کی غار تک پہنچنے میں دیر ہو گئی۔ شیر کو بھوک بہت تیز لگ رہی تھی۔ وہ غصہ ہونے لگا۔ تو خرگوش نے کہا۔ ہے مرگ راج ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ جنگل میں ایک اور شیر آگیا ہے۔ اُس نے مجھے رستے میں روک لیا تھا۔ اسی لئے مجھے یہاں آتے میں دیر ہو گئی ہے۔ شیر کو یہ وارتا سن کر بہت کرودھ آیا۔ اس کی آنکھیں لال ہو گئیں۔ اور موچھیں کانپنے لگیں اس نے کہا چلو ابھی دکھاؤ۔ کہ یہ دوسرا شیر کون ہے اور کہاں ہے۔ خرگوش اُس بوڑھے شیر کو ایک کوئیں کے پاس لے گیا۔ اور کہا۔ کہ وہ شیر اس گڑھے کے اندر ہے۔ شیر اندر جھانک کر کیا دیکھتا ہے۔ اس کا اپنا سایہ پرتی بمب پانی میں دکھائی دیا۔ وہ بھی اس بھرم میں پڑ گیا۔ کہ یہی وہ دوسرا شیر ہے۔ وہ غصہ میں تو پہلے تھا ہی۔ بلا سوچے سمجھے چھلانگ لگا دی۔ اور کنوئیں میں گر کر جان بحق ہو گیا۔

اوپر کی دونوں مثالوں سے ظاہر ہے۔ کہ اگیان بھرم کس قدر گھاتک ہوتا ہے۔ اگر وہاں کوئی بھرم نوارن کرنے والا رہبر ہوتا۔ تو ان کی زندگی بچ جاتی۔ اسی طرح سدگورو آتم پرکاش روپ ہیں۔ ان کے بغیر جیون اندھکار رہے ہے۔ ایسا جاننا چاہیئے۔

۹۔ دوہا۔ پرگٹ ادنی کردن آرنو۔ رتن گیان وگیان
وچن لہری تو پرستے۔ اگیہ ہوت سجان

(شرح)۔ کرونا کے سمندر دیا گے ساگر۔ کرپا سندھو سدگورو پرتھوی پر پرگٹ ہیں۔ وہ کہیں دور نہیں ہیں۔ سمندر میں جس پرکار انیک پرکار کے رتن ہوتے ہیں۔ اسی پرکار سدگورو روپی ساگر میں گیان وگیان روپی رتن ہیں۔ سمندر میں پانی کی گھمبیرتا اور وایو کے ویگ سے لہریں اُٹھتی ہیں۔ اسی طرح جگیاسو جنوں کی

موکش ابھلاشا روپی وایو کے ویگ سے گیان روپی جل کی گھمبیرتا سے امرت وچن روپی لہریں اُتپن ہوتی ہیں۔ جس طرح جل کے سپرش ماتر سے شریر کی تپش شانت ہو جاتی ہے۔ اسی طرح سدگورو و چنا امرت روپی لہروں کا جونہی کرن (کان) روپی شریر سے سنیوگ ہوتا ہے۔ اگیانی اور موڑھ پرش بھی چتر گیانی ہو جاتے ہیں۔ ان کا موہ اور اگیان دور ہو جاتا ہے۔ اور سروپ نِشٹھا پراپت ہو جاتی ہے۔ یہی سدگورو کی مہما ہے۔

یہاں کوئی وادی شنکا کر سکتا ہے۔ کہ سب گیان وگیان پستکوں اور گرنتھوں میں بھرا پڑا ہے۔ اور پڑھے لکھے منش سوئم اپنے لئے گیان اُپارجن کر سکتے ہیں۔ ان کو گورو کی کیا اوشکتا ہے۔ اس کے جواب میں ہمارا یہ کہنا ہے۔ اکھشر گیان بھی تو گورو سے ہی پراپت ہوتا ہے۔ منش نراکشر ہی اس سنسار میں جنم لیتا ہے۔ اور ورناتمک شبدوں کا گیان وہ دوسروں سے ہی پراپت کرتا ہے۔ کچھ سُن سُن کر نقل کرتا ہے کچھ پوچھ پوچھ کر گیان جمع کرتا ہے۔ جس طرح بال پوتھی بین کا۔ کھا۔ گا۔ یا اُب، پ، وغیرہ پڑھنے کیلئے وِدیا گورو کی شرن ضروری ہے۔ اسی طرح سار گربھت وشیوں پر لکھی ہوئی پستکوں کو سمجھنے کیلئے گیان سمپن گورو کی ضرورت ہے۔ گرنتھ اور کتابیں تو خود گونگے ہیں۔ وہ جگیاسو کے ساتھ نہ وارتالاپ کر سکتے ہیں۔ اور نہ اس کو شبدوں کا لکشیہ ارتھ ہی دکھا سکتے ہیں۔ اس لئے بنا گورو کے پرش اپنی بُدھی کے انوروپ ہی ان گرنتھوں کے معنی لگا کر ان کو سمجھ سکتا ہے۔ جس سے غلطی ہو سکتی ہے۔

فرض کرو۔ ایک وِدیارتھی نے سائنس کا بی اے پاس کر لیا ہے۔ کیمسٹری وغیرہ کی بڑی بڑی کتابیں اب تک اس نے اپنے پروفیسروں کی مدد سے پڑھی ہیں۔ اور لیبارٹری میں تجربے بھی کئے ہیں۔ لکھا پڑھا ہو کر کیا ایم ایس سی کا امتحان

وہ خود بخود پڑھ کر دے سکتا ہے۔ نہیں وہ ایسا نہیں کر سکتا۔ اُسے پروفیسر کی سہائیتا اوشیک ہے۔ یہی حال دھرم کے رستے میں بھی جاننا چاہیئے۔ سار تتو کو پراپت کرنے کیلئے تو گیہ ست گورو کی اوشکتا ہے۔ اس آشئے کے مہاتما منگت رام جی کے بمن لکھت واک ہیں۔ وہ فرماتے ہیں ؎

گرنتھ کتیب گونگے گورد۔ مکھ سے نہ کریں دچار
جیسی بُدھ ویسی متا۔ پاوت نہ تت سار
پڑھے سنے جتن کرے۔ بن ستگور کی بھینٹ
سکل اکارتھ جات ہے۔ باڑ بنا جیو کھیت

۱۰۔ دوہا۔ سوریہ درش آدرش جیوں۔ ہوت اگنی اُدیوت
تیسے گورد پر ساد تے۔ انوبھو نرمل ہوت

(شرح) اوپر کے کتھن انوسار اگر مان لیا جاوے۔ کہ سدگورو کرپا سے ہی گیان دگیان روپی دھن کی پراپتی ہوتی ہے۔ تو پھر دیک دیراگ آدی گیان کے ادھکاری کے سادھنوں کا کیا مہتو رہ جائے گا۔ سادھن سمبندھی شاستر واک نشپھل ہوں گے۔ اس شنکا کا اُتر اس دوہے میں دیا گیا ہے۔ سادھو شری اناتھ داس نے کہا ہے پریمی۔ آپ کو ودت ہی ہے۔ کہ بھگوان بھاسکر تو سدا سرو دا سم روپ سے پرکاشمان ہوتے ہیں۔ مگر جہاں آتشی شیشہ ہوتا ہے۔ وہاں ہی سوریہ کے پرکاش سے اگنی پرگٹ ہوتی ہے۔ دوسرے ستھانوں پر اگنی دیکت نہیں ہوتی۔ اس میں سوریہ میں بھید بھاؤ کا دوش آروپت نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح سدگورو تو سرب دیش اور سرب کال میں سم روپ سے کرپا کرتے ہیں۔ ان کا اپدیش سب جیووں کے ہت ارتھ ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ سب کو اپنا آتما جان کر سب سے پریم کرتے ہیں۔ اُن میں بھید بھاؤ کا لیش ماتر بھی نہیں ہوتا۔ کنتو جو سادھن سمپن ادھکاری جگیا سوجن

ہیں۔ اُنہی کے شدھ انتہ کرن میں نرمل یعنی مایا یا اودیا ئل سے رہت شدھ آتم سوروپ کا انوبھو ہوتا ہے۔ سب کو ایسا انوبھو نہیں پراپت ہوتا۔ بھن بھن ریڈیو سٹیشنوں سے انیک پرکار کے راگ کا پرسارن ہوتا ہے۔ جن کے ریڈیو سیٹ جس سٹیشن سے سمبندھت ہوتے ہیں۔ اُسی کا راگ وہ سُن پاتے ہیں۔ باقی سٹیشنوں کا راگ اگر آپ کا ریڈیو نہیں سنا رہا۔ تو اس میں ریڈیو کا دوش نہیں۔ یا جس طرح بادل سرب بھومی پر ایک سی ورشا کرتا ہے۔ پھر بھی اوسر بھومی میں کچھ بھی اُپج نہیں ہوتی۔ اور ہل چلائی ہوئی گھاس کانٹوں سے صاف کی ہوئی بھومی میں فصل بہت اچھی ہوتی ہے۔ اس میں بادل کا بھید بھاؤ کارن نہیں ہے۔ بلکہ اس فرق کا کارن ادھکار بھید ہے۔ یدپی گورو کے پرساد سے گیان اتھوا آتم ساکشات کار کی پراپتی ہوتی ہے۔ تتھاپی وہ گیان صرف سادھن سمپن ادھکاری پرشوں کے ہردیہ میں ہی پھلی بھوت ہوتا ہے۔ اس لئے سادھن سمبندھی شاستر واک نشپھل نہیں ہیں۔

۱۱۔ دوہا:-
جم چندریں لے چندر منی۔ امی دروت تت کال
گورمکھ نرکھت شِشیہ کے۔ انوبھو ہوت دشال

(شرح)۔ سدگورو میں دشمتا کا دوش نہیں آسکتا۔ یہ دکھانے کیلئے درشٹانت دیتے ہیں۔ کہتے ہیں۔ چندرکانت منی کا یہ سوبھاؤ ہے۔ کہ وہ چندرماں کے درشن سے امرت جھرنے لگتی ہے۔ حالانکہ چندرماں کے درشن سب کو سمان روپ سے پراپت ہیں۔ اس میں چندرما میں دشمتا کا دوش نہیں۔ اسی طرح سدگورو کے درشن سیوا اور پرشن آدی سے شدھ برہم بودھ کیول ادھکاری شردھاوان شِشیہ کو ہی پراپت ہوتا ہے۔ دوسرے کو نہیں۔ اسی میں گورو پر دشمتا کا دوش لاگو نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ ان کا درشن اور سیوا سب کیلئے پراپت ہے۔

۱۲۔ دوہا۔ ہوں شرناگت رادرے۔ شری گورو دین دیال
کرپا سیندھو بندوں چرن۔ ہر دکھن اُر شال

(شرح)۔ ایسے سدگورو کو پاکے شش کا کرتویہ ہے۔ کہ وہ دین اور نمر بھاؤ سے اپنے ہردیہ سمراٹ کے سمکش جاکر اس پرکار پرارتھنا کرے۔ ہے شری گورو دیو آپ دین پرشوں پر دیا کرنے والے ہو۔ میں آپ کی شرن میں آیا ہوں۔ ہے کرپا ساگر۔ میں آپ کے چرن کملوں کی وندنا کرتا ہوں۔ میرے ہردیہ کو تین تاپ کی اگنی جلا رہی ہے۔ جس سے میں بہت دُکھی ہوں۔ میرا اس بھو ساگر میں ہاتھ پکڑنے والا کوئی نہیں۔ میں دُکھوں کے ساگر میں غوطے کھا رہا ہوں۔ آپ کرپا کرکے ہردیہ کے دُکھ کا نوارن کریں۔

۱۳۔ دوہا۔ ہوں اناتھ اتی دُکھی۔ ڈرے دیکھ سنسار
بوڑت ہوں بھو سندھو میں موہے کرو پربھو پار

(شرح)۔ ہے کرپا لو دیو۔ میرا کوئی سہائیک اور رکشک نہیں۔ میں اناتھ ہوں اور بڑا دُکھی ہوں۔ جنم مرن روپ اس بھو ساگر سنسار کو دیکھ کر میں بہت بھے بھیت ہوا ہوں۔ نہیں نہیں ہے پربھو میں اس سنسار ساگر میں غوطے کھا رہا ہوں۔ آپ مجھ دین پر کرپا کریں۔ اور مجھے اس بھو ساگر سے پار کر دیں۔ ارتھات مجھے پرمیشور کی پراپتی کرا دیں۔

۱۴۔ دوہا۔ آشا ترشنا چنت بہو۔ اے ڈائن گھر ماہیں
جیون کہہ بدھ ہوئے مم۔ ہردے سمرتی کو کھائیں

(شرح)۔ ہے سدگورو دیو۔ مجھے سدا ہی وشیوں کی پراپتی کی اِچھا اتھوا آشا لگی رہتی ہے۔ اور جو وشے مجھے پراپت ہوتے ہیں۔ ان سے مجھے ترپتی نہیں ہوتی۔ اس لئے ترشنا بھی نت ہی میرے پیچھے لگی رہتی ہے۔ اور انیک پرکار

کی چنتا اربھات وشیوں کی پراپتی کے سادھنوں کا چنتن اور ان کی رکشا کا فکر دن رات مجھے کھائے جا رہا ہے۔ یہ آشا ترشنا اور چنتا جو تین پرکار کی ورتیاں ہیں یہ ڈائن ہو کر میرے ہردیہ کو ودیرن کر رہی ہیں۔ میرا جینا کس پرکار ہوگا۔ میں کیونکہ آتم ساکشات کار کر پاؤں گا۔ جب تک یہ تینوں میرے گھر میں ڈیرہ ڈالے ہوئے ہیں۔ میری بدھی اڈول اور سم رس نہیں ہو سکتی۔ اور بدھی کے ڈولنے سے میری سمرتی کا ناش ہوتا ہے۔ جس سے اندھکار میں ٹھوکریں کھاتا ہوں۔ میرا ودیک لُپت سا ہو جاتا ہے۔ جس سے میں اِتنے دُکھی ہوں۔ آپ کرپا کرکے مجھے وہ یکتی بتادیں۔ جس سے میرے دُکھوں کا انت ہو جاوے۔

۱۵۔ دوہا۔ کبھونک سُمتی پرکاش چت۔ کبھونک کمتی آدھین

بن ناری کے کنت جیوں۔ رہت سدا اتی دین

(شرح) ۔ ہے گرو دیو! میرا انتہ کرن نت ہی چلائمان رہتا ہے۔ کبھی سم سودوپ میں سنقت نہیں ہوتا کبھی تو اس میں شُبھ ورتیوں کا پرکاش ہوتا ہے۔ شُدھ بُدھی سے شُبھ بھاونائیں شُبھ دچار آنند اور پرسنتا آدی اُتپن ہو کر مجھے ہرشت کرتی ہیں۔ تو دوسرے ہی کھشن ملین بُدھی کے کھوٹے سنسکار جاگرت ہو کر اشبھ پرورتیوں کے اندھکار کو اُتپن کر دیتے ہیں۔ جس سے اشبھ بھاونائیں۔ ملین واسنا گندے دچار اُداسی پریشانی آکر مجھے گھیر لیتے ہیں۔ اس طرح میں ان دونوں اوستھاوں کے بیچ نہایت دُکھ کا انوبھو کرتا ہوں۔ میری حالت اس پرش کی سی ہے۔ جس کی دو وردھی سوبھاؤ والی استریاں ہوں۔ اور وہ دونوں اس کو اپنی اپنی طرف کھینچ رہی ہوں۔ ان دونوں کے وردھ کے کارن وہ پرش بہت دین اور دُکھی ہو کر اپنے جیون سے نراش ہو جائے۔ اور اس سے مکت ہونے کی اِچھا پرگٹ کرے۔

١٦۔ دوہا۔ ندی آشا شبھ اشبھ تٹ۔ بھری منورتھ نیر
ترشنا انت ترنگ جہیں۔ بھرم بھنور گمبھیر

١٧۔ دوہا۔ راگ آدک جل جنتو بہو۔ چنتا پر بل پرداہ
دھرت تر دو ہرنی ترن متیں۔ بیدھت مومن آہ

(شرح)۔ اپنے کھتن کو جاری رکھتے ہوئے شششیہ نے کہا۔ ہے پربھو۔ آشا روپی ایک ندی ہے۔ شبھ اور اشبھ کرم اس کے دو کنارے ہیں۔ منو کلپت وشئے روپی جل سے وہ ندی لبا لب بھری ہوئی ہے۔ ترشنا روپی انت ترنگیں اس میں اُٹھتی ہیں۔ است میں ست بُدھی اور دُکھ میں سُکھ بُدھی کا جو بھرم ہے۔ یہی اس ندی میں بڑے خطرناک بھنور ہیں۔ جس طرح بڑے بڑے تیراک بھی اکثر ندی کے بھنور میں پھنس کر ڈوب مرتے ہیں۔ اسی طرح جو بھی آشا روپی ندی کے بھرم روپی بھنور میں پھنس جاتا ہے۔ اور نت ہی مرتیو کو پراپت ہوتا ہے۔ ارتھات آواگون کے چکر کاٹتا ہے۔ ندیوں میں جل جنتو مگرمچھ وغیرہ رہتے ہیں۔ اس آشا روپی ندی میں راگ دویش روپی مگرمچھ رہتے ہیں۔ اور ندی میں جل کی ادھکتا سے پرداہ تیز ہوتا ہے۔ اس ندی میں وشئے منورتھ کا جل ہے۔ اور وشیوں کا جو چنتن روپی تیز دھارا ہے وہ تٹ کے دھیرج روپی برکش کو بہالے جانے میں سمرتھ ہے۔ ایسی اس آشا روپی ندی نے مجھے بہت ہی دُکھی کیا ہے۔

مطلب یہ ہے۔ کہ منش وشئے بھوگوں کی پراپتی کی اِچھا کرتا ہوا شبھ اور اشبھ دونوں پرکار کے کرم کرتا رہتا ہے۔ اور اپنے من میں انیک پرکار کی کلپنا کرتا ہے۔ جب کسی اِچھا کی پورتی ہوتی ہے۔ تو اس سے بڑا سن تو ہوتا ہے۔ مگر اس کی ترپتی نہیں ہوتی۔ ترشنا ویسی ہی بنی رہتی ہے۔ جب سے وشیوں کا چنتن جاری رہتا ہے۔ اور بھوگ پدارتھوں میں آسکتی ہو جاتی ہے۔ جس سے کرم پھل دو ندراگ دویش

ہرش شوک کی پراپتی ہوتی ہے۔ دُکھ سُکھ کی ٹھوکریں کھا کھا منش کا دھیرج ٹوٹ جاتا ہے۔ ندی میں بہتا ہوا منش جس طرح بے بسی سے چلاّتا اور روتا ہے۔ اسی طرح پرانی کرم واسنا کے چکر میں دُکھی ہوتا ہے۔ اور اِچھا کرتا ہے۔ کہ کسی طرح اس سے خلاصی ہو۔

یہی دُکھ انوبھوی جگیاسا کی پہلی شرط ہے۔ یہیں سے ویراگ کا انکر پھوٹتا ہے۔ آشا ترشنا اور چنتا کو منش ڈائن روپ جانتا ان سے پلہ چھڑانا چاہتا ہے۔ بھوگ پدارتھوں میں گھرنا (نفرت) ہو جاتی ہے۔ پرش بھوگ کو روگ اور سمپدا کو آپدا ماننے لگتا ہے۔ دُکھ روپی بیماری کا علاج تلاش کرتا ہے۔ مہاتماؤں اور ست پرشوں کے پاس جاتا ہے۔ ست سنگ کرتا ہے۔ دھرم شاستروں کو دیکھتا ہے۔ جپ تپ پوجا پاٹھ میں لگ جاتا ہے۔ وشے بھوگوں کا تیاگ کر دیتا ہے۔ لیکن ابھی اُسے ایشور کی پراپتی یا برہم ساکشات کار پراپت نہیں ہوا ہوتا اس لئے اور بھی دُکھی ہوتا ہے۔ جس طرح کوئی پریمی اپنے پریمکا کے ویوگ میں پاگل سا ہوتا ہے۔ ایسی ہی اُنماد کی دشا کو وہ پراپت ہوتا ہے۔

١٨۔ دوہا۔ پربل بگل شبھ اشبھ گج۔ بھڑت سو رد س بڑھائے

اپنی بھول اناتھ ہوں۔ پریو مدھ تیں آئے

(شرح)۔ جس پرکار دو شکتیمان ہاتھی غصہّ میں آکر پورے جوش سے آپس میں لڑ رہے ہوں۔ اس وقت اگر کوئی پرش غلطی سے بھی ان کے بیچ آجائے گا۔ تو وہ ضرور مارا جائے گا یا کچلا جائے گا۔ ارتھات وہ بہت دُکھ کو ہی پراپت ہوگا۔ اسی طرح اس شریر روپی سنسار میں شبھ اور اشبھ کرموں کی آپس میں لڑائی ہو رہی ہے۔ جس کو اکثر دھرم پستکوں میں دیوا سُر سنگرام کہتے ہیں۔ یہ لڑائی ہاتھیوں کی لڑائی سے کسی طرح کم نہیں۔ جیو اپنے شدھ اکرتا ابھوگتا برہم سوروپ کو بھول

کرکرتاپن کی بُدھی کو دھارن کرتا ہے یہی اس کا شبھ اور اشبھ کرموں کی لڑائی کے بیچ پردیش کرنا ہے۔ اسی کرتاپن روپی پردیش کے کارن وہ دین دکھی ہو جاتا ہے۔ برہم ہوتے ہوئے جیو سنگیا کو پاتا ہے۔ شریر کے ساتھ تادآتم سمبندھ سنتھاپت کر کے لگھو ایکیہ الپ شکتی والا تُچھ ہو جاتا ہے۔ شِشیہ اپنے دُکھ کا درشن کرتے ہوئے اپنے کرتاپن دوارا شبھ اشبھ کرموں کے بھو چکر میں پھنس کر دین اور اناتھ ہونے کی شکایت کر رہا ہے۔ کہ میں اپنی غلطی سے اس قدر عاجز اور دُکھی ہو گیا ہوں۔ جیسے دہاتھیوں کے بیچ آکر کوئی پرش دُکھی ہو۔ اور گورو دیو سے پرارتھنا ہوتا ہے۔ کہ آپ ہی میرا ایک سہارا ہیں۔ آپ میری رکشا کریں۔ میں آپ کی شرن آیا ہوں۔ میں اپنا بھلا بُرا اب نہیں جان سکتا۔ اس لئے آپ مجھے ٹھیک ٹھیک راستہ دکھائیں۔

۱۹۔ دوہا۔ کبھوں نہ من تھرتا گہی۔ سمجھایوں سے پدت۔
جیسے مرکٹ برکش پر۔ کبھی نہ ٹھاڈو ہوت

(شرح)۔ چنچلتا اور چپلتا کیلئے سب بندر کا اُدہارن دیتے ہیں۔ بندر کی پرکرتی یا سوبھاؤ ہی ایسا ہے۔ کہ وہ نچلا نہیں بیٹھ سکتا۔ اگر بازیگر کا سکھلایا ہوا بھی ہو تو بھی وہ جب دوڑ کر درخت پر چڑھ جائے گا۔ تو ایک ٹہنی سے چھلانگ لگا کر دوسری پر جا ٹپکے گا۔ اور کبھی درخت کو ہی زور سے ہلائے گا۔ حتیٰ کہ اس کی کود اُچھل بند نہیں ہو سکتی۔ وہ شانت ہرگز نہیں بیٹھ سکتا۔ ہے سوامن۔ میرا من بھی بندر کے سمان اتی چنچل ہے۔ ہزار سمجھانے پر بھی یہ نہیں مانتا۔ کبھی ستھر نہیں ہوتا۔ میں اس کو ایکاگر کرنے کا یتن کرتا ہوں۔ پرنتو یہ ایکاگر نہیں ہوتا۔ اور مجھے پربھو کا بھجن آدی کرنے نہیں دیتا۔ اس لئے میں بہت دُکھی ہوں۔

۲۰۔ دوہا۔ چل دل پتر پتاک پٹ۔ دامنی کھیپ ماتھ
بھوت دیپ دیپک شکھا۔ یوں من ورتی اناتھ

(شرح)۔ پیپل کا پتہ۔ ہاتھی کے کان۔ بجلی۔ کچھوے کا سر۔ بھوت پریت کا دیا (پرکاش) دیئے کی بتی۔ یہ چھ اشیا جس طرح سوبھاؤ سے ہی چنچل ہیں۔ اسی طرح میرے چت کی ورتی سوبھاؤ سے چنچل ہے۔ اور ایکاگر نہیں ہو رہی جس سے میں اپنے کو دین اور دُکھی محسوس کرتا ہوں۔

۲۱۔ دوہا۔ سہج سوبھاؤ آکاش کو۔ پاوک جھرپ چلنت
چنچل سوتہ انادی کو من رت وشئے کرنت

(شرح)۔ اس دوہے میں چت کی جو وشیوں میں سوبھاوک پرورتی ہو رہی ہے اس کو دُکھ کا ہیتو دکھلاتے ہیں۔ جب بھی اگنی جلائی جاتی ہے۔ تو اس کی لاٹ یا شعلہ سہج سوبھاؤ سے اوپر کو آکاش کی اور جاتا ہے۔ اس میں کوئی یتن نہیں کرنا پڑتا۔ اسی طرح انادی کال سے چت سروپ اگیان کے کارن چنچل ہو رہا ہے۔ اس لئے چنچلتا اس کا سوبھاؤ ہی ہو گیا ہے۔ است روپ بھوگیہ پدارتھوں میں ہی اس کی آسکتی ہے۔ اور اُنہی میں ہی یہ دن رات رمن کرتا ہے۔ اندریوں کے شبد آدی جو وشئے بھوگ ہیں۔ ان میں اس کو سکھ کا آبھاس ہوتا ہے۔ پرنتو اس کی وہاں ترپتی نہیں ہوتی۔ اس لئے وہ سدا چنچل رہتا ہے۔ یہی حال میرے من کا ہے۔

۲۲۔ دوہا۔ ٹھگ سا بچو متھیا کبدھوں۔ گہو تجیو نہیں جات
گہی چھچھوندر سرپ جیوں۔ اُگلت نیت نہ کھات

(شرح)۔ جیسے چھچھوندر کو اگر سانپ اپنے منہ میں پکڑ لے۔ تو وہ دُبدھا میں پڑ جاتا ہے۔ کیونکہ اگر وہ اس کو نگل جائے۔ تو اس کے شریر میں گھاتک روگ

اُتپن ہو جاتا ہے۔ اور اگر تیاگ کر دے۔ یعنی چھوڑ دے۔ تو وہ اندھا ہو جاتا ہے۔ ایسا لوک میں کہا جاتا ہے۔ تیسے ہی ہے غریب نواز گورودیو۔ میری سنشئے درتی بھی مجھے دُکھدائیک پرتیت ہوتی ہے۔ جگت ست ہے۔ یا متھیا ہے۔ اپنے آپ سے آپ اُتپن ہے یا کسی انیہ کا کیا ہوا ہے۔ اس کا کرتا جیو ہے یا ایشور ہے۔ یدی ایشور کرت ہے۔ تو کسی جیو کا یہ جگت بھرم نورت ہوا ہے یا نہیں۔ اسی پرکار کے سنشئے درتی کے کارن میں نہیں جانتا۔ کہ گرہن کرنے یوگ کیا ہے۔ اور تیاگ کرنے یوگیہ کیا ہے۔

آپ سب کچھ بھلی پرکار جانتے ہیں۔ اس لئے کرپا کرکے میرے ان سنشیوں کی نورتی کریں۔

اب گورو ششیہ کے پرشنوں کا باری باری سمادھان کریں گے

۲۳۔ دوہا۔ سمادہان گورو کرت ہیں۔ دیاکیت کہہ بول
مم وچن میں آن تو۔ آپت واک اڈول

(شرح) جب ششیہ نے دین بھاؤ سے اپنا دُکھ پرگٹ کیا۔ اور اپنی شنکاؤں کے نوارن کیلئے پرارتھنا کی۔ تو شری گورو دیو مردو بانی سے ششیہ کو سمبودھن کرنے لگے۔ انھوں نے پریم سے بھری اپنی دیا درشٹی سے ششیہ کو نہارا اور کہا۔ ہے پتر۔ تو میری بانی میں وشواس کر۔ میں جو کہنے جا رہا ہوں۔ اُس میں تو سنت بُدھی رکھ۔ میں جو کچھ کہوں گا۔ وہ دید اور شاستر کے انُکول ست گیان سمندھی وچن ہوں گے۔ جن کا کھنڈن نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ گیتا میں بھگوان شری کرشن نے کہا ہے ”شردھاوان لبھتے گیانم“ شردھاوان کو ہی گیان کی پراپتی ہوتی ہے۔ اور وید نے کہا ہے۔ ”برہم وت برہمیو بھوتی“ برہم کا جاننے والا برہم ہی ہوتا ہے۔“ اور برہم دیتا برہم روپ ہیں تاکہ بانی وید“ یہ بھی کہا گیا ہے۔

اس طرح ہے شسشیہ۔ تو ہماری بانی کو وید سروپ اور راڈ دل جان کر اپنے ہردیہ میں اس کو دہارن کر۔

۲۴۔ دوہا۔ نسنشے من ہے چپل۔ دُشکر گتی اتی اہے
گورو شرتی شدھی ابھیاس کر۔ نسچل کیجے تاہے

(شرح)۔ ششیہ نے کہا تھا۔ کہ میرا من بہت چنچل ہے۔ اسی کے واک کی پشٹی کرتے ہوئے شری گورو دیو نے کہا۔ ہے وتس۔ تمہارا یہ کہنا ٹھیک ہے۔ کہ من سوبھاؤ سے چنچل واقع ہوا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ یہ ایک ستھان پر ستھر نہیں ہوتا۔ اس کی گتی کو روکنا بہت مشکل ہے۔ یہ بہت تیز گتی والا ہے۔ کنتو اس کا ایک ہی علاج ہے۔ کہ تم گورو مکھ سے شرتی دوارہ پرتی پادت جو برہم آتم ایکتو گیان ہے۔ اس کا شرون کرو اور بار بار اس پر وچار اور منن کرو۔ اس پرکار آتم چنتن کے درڑھ ابھیاس سے من سوئم اپنے مول سروت میں لے ہو جائے گا۔ یہ چیتن میں مل کر چیتن روپ ہو جائے گا۔ پھر اس کی چپلتا جاتی رہے گی۔ یہ نشچے ہی ستھر اور نسچل ہو گا۔

۲۵۔ دوہا۔ ہوں وشئی اتی اجت من۔ ناہن ہوت ابھیاس
تاں تے پربھو تُو پد شرن۔ ہر دکھن جگ تراس

(شرح)۔ سدگورو کے وچن سن کر ششیہ نے ہاتھ جوڑ کر بنتی کی۔ ہے پربھو۔ آپ نے جو آتم چنتن روپی ابھیاس بتایا ہے۔ وہ مجھ سے نہیں ہو سکتا۔ میں اپنے آپ کو اس ابھیاس کے کرنے میں اسمرتھ پاتا ہوں۔ ابھیاس تو میرے خیال میں صرف وہ لوگ ہی کر سکتے ہیں جن کو اپنے من پر قابو ہے۔ جن کے اندر یہ سنیم میں ہیں۔ جن کو وشیوں میں نہ آسکتی ہے۔ میں تو اپنے من کو اپنے قابو سے باہر پاتا ہوں۔ میرے اندر یہ بھی سنیم میں نہیں۔ اور وشیوں میں راگ

اور آسکتی بھی ابھی پورن روپ سے دور نہیں ہوئی ہیں۔ اس لئے بین جو اجت سن ہوں۔ میں ابھیاس میں اسمرتھ ہوں۔ اس لئے تو میں نے آپ کے پدپنکج کی شرن گرہن کی ہے۔ آپ مجھے کوئی آسان اُپائے بتا دیں۔ جس سے جنم سے لیکر مرتیو پرینت جو دُکھ شوک اور بھے کی برتیاں اُتپن ہوتی رہتی ہیں۔ ان کا نوارن ہو جائے۔

۲۶۔ دوہا۔ سن ششیہ اوتم سیکھ کو۔ جو چاہت نج شرے
جگ بندھن اِچھت موچیو۔ تو ست سنگ کرے

(شرح)۔ گورو مہاراج نے کہا۔ ہے ششیہ۔ تم میری اوتم شکشا کو سنو۔ اگر تم کو اپنے کلیان کی اِچھا ہے۔ ارتھات آتمانند کے پانے کی جگیا سا ہے۔ اور چاہتے ہو۔ کہ تمہارا یہ بھو بندھن نورت ہو جاوے۔ اور تم سنسار ساگر کے پرے پار برہم سروپ کو پراپت ہو جاؤ۔ تو تمھیں شرتی پرتی پادیہ مہاواکیہ وچار اور آتم چنتن کرنا ہی ہوگا۔ اور تم اس میں اپنے کو اسمرتھ پاتے ہو۔ تو پھر تمھیں ست سنگ میں جانا چاہیئے۔ جہاتما پرشوں کے پاس بیٹھ کر اُن کو پرسن کر کے ان سے پرشن کرکے اپنے شنکا نوارن کرنا۔ یہی ست سنگ کا سوروپ ہے۔ اگر ست پرشوں کا سنگ پراپت نہ ہو۔ تو ان کے واک دلاس سنگرہ جو ست شاستر ہیں۔ ان کا سوادھیائے روپ ست سنگ کرے جہاں شبھ ستی والے سادھک لوگ اکتر ہو کر جیو اور برہم وشیک وچار کرتے ہوں۔ وہاں شامل ہو کر ان کے وچاروں کو سننا اور منن کرنا۔ اس پرکار کا تو ست سنگ کر۔

۲۷۔ دوہا۔ گہے چھچھوندا ہی مرے۔ تجے درگن کی ہان
جل پائے سُکھ ہوت ہے نرست سنگ پرمان

(شرح) کہتے ہیں۔ کہ سانپ جب چھچھوندر کو معمولی چوہا جان کر پکڑ لیتا ہے۔

تو وہ ایک دُبدا میں پھنس جاتا ہے۔ کھانے سے سرپ کی مرتیو کا بھے ہے۔ اور چھوڑ دینے سے اندھا ہونے کا ڈر ہے۔ اور اگر اس کے اوپر جل پڑ جائے۔ یا وہ کہیں پانی میں جا گھسے تب وہ بھے سے مکت ہو کر سکھی ہوتا ہے۔ یہی حال ان جگیاسوؤں کا ہے۔ جو بھو بندھن سے دُکھی ہو رہے ہیں۔ پرنتو آتم چنتن روپی ابھیاس نہیں کر سکتے۔ اور دُبدھا میں پڑے کلیش یکت اور اشانت تپت ہردے رہتے ہیں۔ ان کے لئے بھی ست سنگ روپی جل کی اوشکتا ہے جس کو پاکر ہردے کی تپش شانت ہوتی ہے۔ اور دُبدھا دور ہوتی ہے شنے شنے سوروپ سکھ کی پراپتی ہو جاتی ہے۔

۲۸۔ سورٹھا۔ شری گورو دیندیال۔ اشرن شرن اُداراتی
جن اناتھ اُرشال۔ کرپاکرت چاہت ہریہ

(شرح) شری اناتھ داس جی کہتے ہیں۔ ششیہ کے ہردے کی پیڑا کو گورو دیو کرپا کر کے دور کرنا چاہتے ہیں۔ کیونکہ وہ سدا دین پرشوں کے اوپر دیا کرنے والے ہیں۔ اور سب طرف سے نراش ہو کر نرآشرے جو جگیاسو ان کے شرن میں آتے ہیں۔ ان کو آشرہ دینے والے ہیں۔ اور آتم روپ دھن کے دین میں جو بڑے اُدارچت ہیں۔ مکت ہست آتم گیان روپی سمپتی کو لٹا رہے ہیں۔ ایسے سدگورو کی مہما کوئی کہاں تک بکھان کر سکتا ہے وہ سوئم گیان کے اوتار۔ برہم سروپ۔ اور آنند مورتی ہیں۔ ان کو ساراسنسار ہی اپنا سروپ اور سب پرانی اپنے انگ جان پڑتے ہیں۔ ان برہم گیانی مہاتما کو بار بار نمسکار ہو۔

۲۹۔ دوہا۔ پرتھم ششیہ سندیہ کہی۔ بھید سو آپ ادرشٹ
سکھ دکھ کرسا کشات جم۔ ہوئیں سو درشٹ ادرشٹ

(ارتھ)۔ وچار مالا کا پہلا وشرام یہاں سماپت ہوتا ہے۔ شری اناتھ داس کہتے ہیں۔ کہ اس پہلے وشرام میں ششیہ نے اپنی ساری شنکاؤں کا پرتی پادن کیا اور سندیہ رگٹ گئے۔ ان شنکاؤں کی بہوتا میں وہ اپنے آپ کو بھول گیا تھا وہ ادرشٹ یعنی ادچھل

ہوگیا۔ اور اپنے دُکھوں کو اتنا صاف صاف پرگٹ گیا۔ وہ تتاکشات درشٹی گوچر ہونے لگے۔ گویا وہ مورتی مان ہو کر اُپستھت ہو گئے ہوں۔

(وچار مالا کا شششیہ تنکا نام پہلا وشرام سماپت ہوا)

دوسرا وشرام

سنت مہاورنن

۱۔ دوہا۔ کہو کرپا کر سادھو کے۔ لکشن شری گورو دیو
جاہیں پرکھ ہت آپنو۔ کروں بھلی ودھ سیو

(شرح)۔ شششیہ نے کہا ہے شری گورو۔ کرپا کر کے سادھو کے لکشن کہیے۔ تاکہ ان لکشنوں کو مہاتماؤں میں دیکھ کر میں اپنے کلیان کے نمت بھلی پرکار سے ان کی سیوا کر سکوں۔ سادھو کے لکشن جگیاسو کیلئے بہت ضروری ہیں۔ تاکہ وہ دھوکا نہ کھا جائے۔ اکثر ظاہرا لباس اور چپن آدی سے کئی ڈھونگی اپنے کو سادھو دکھاتے ہیں۔ اور بھولے لوگ ان کے جال میں پھنس کر اپنا دھن مال قیمتی وقت سب کچھ لٹا دیتے ہیں۔ لیکن ان کو ایسے فریبی سادھوؤں سے کچھ پراپت نہیں ہوتا۔ کیونکہ جس نے اپنا کلیان نہیں کیا۔ وہ دوسروں کا کلیان کیونکر کر سکتا ہے۔ جو خود اندریوں کا غلام وشیوں میں غلطاں اور بھوگوں میں آسکت ہے۔ وہ کسی کو وشیوں کی اگنی کی تپش سے کیونکر ٹھنڈک دے سکتا ہے۔ اسی لئے سادھو کے لکشن جاننے چاہئیں۔

۲۔ دوہا۔ اتی کرپالو نہیں درودہ چت۔ سہن شیلتا سار۔
شم دم آدی آکام متی۔ مرِدُل سرد اُپکار

(شرح)۔ سادھو کے لکشن بتاتے ہوئے سدگورو بولے۔ ہے ششیہ سنو۔ میں بھیں سادھو کے لکشن بتلاتا ہوں۔ تم دھنیہ ہو۔ جس نے سادھو کا سروپ جاننے کیلئے پرشن کیا ہے۔ اور ان کے لکشن جاننے کی اچھا کی ہے۔ اور میں بھی دھنیہ ہوں۔ جو سادھو کے گنوں کا ورنن کرنے جارہا ہوں۔ ہے پتر۔ سادھو کی بڑی مہما ہے۔ وید شاستر سنت اور مہاتما اونچی آواز سے سادھو کی پرشنسا کرتے نہیں تھکتے۔ گورو نانک دیو نے تو یہاں تک کہہ دیا ہے ؎

سادھو کے سنگ نہیں کچھ گھال درشن بھیٹت ہوت نہال

ارتھات۔ جس پنیہ آتما کو سادھو کا سنگ پراپت ہو گیا۔ اس کی خوش قسمتی کا کیا ٹھکانہ ہے جیسے چنتامنی کو پاکر کوئی کنگال نہیں رہ سکتا۔ بلکہ بغیر محنت کے وہ ایشوریہ سمپن اور دھن پدارتھ کا سوامی ہو جاتا ہے۔ اسی طرح سادھو کے سنگ سے کچھ محنت نہیں کرنی پڑتی۔ صرف ان کی سیوا۔ درشن۔ اور پرشن اُتر سے پرش آنندت یعنی کرتیہ کرتیہ ہو جاتا ہے۔ سادھو کا پہلا لکشن یہ ہے۔ کہ وہ دیا کے ساگر۔ کرپا کی مورتی۔ سہانبھوتی سے سمپن ہوتے ہیں۔ بغیر پریوجن کے سب جیووں پر دیا کرنا اُن کا سبھاؤ ہے۔ وہ کسی سے کٹھور شبدوں میں ویوہار نہیں کر سکتے۔ اُن کے چت میں پریم اور عالمگیر محبت کا سمندر ٹھاٹھیں مارتا ہوا موجزن ہوتا ہے۔ وہ کسی سے دویش نہیں کرتے۔ وہ سہن شیل اور تتکشو ہوتے ہیں۔ بھوک پیاس مان اپمان سُکھ دُکھ آدی دوندوں کو سہرش سہن کرتے ہیں۔ شم دم اپرتی تتکشا شردھا اور سمادھانتا۔ جو کھٹ سمپتی کے گن ہیں۔ وہ ان سے سمپن ہوتے ہیں۔ من کے نگرہ کو شم کہتے ہیں۔ اندریہ سنیم کا نام دم ہے۔ کنارہ کش اداس اور ایک طرف پڑے رہنے کا نام اُپرتی ہے۔ دوندوں

کے سہارنے کا نام تنکتا ہے۔ گوروادر شاستر کے وا کیوں میں ست بُدھی شردھا ہے۔ ایکاگرچت ہو کر دھاتما کے وچنوں کو شرون کرنا ہی سمادھانتا ہے۔ اکام یعنی کامنا رہت ہیں۔ ہر پر کار کی واسنا کا اُنھوں نے چھیدن کیا ہوتا ہے۔ وہی اصلی نشکا میتا پر براجمان ہے۔ ان کا سوبھاواتی کومل اور میٹھا ہے دوسروں کو موہت کرنے والا ہے۔ سب کا اُپکار کرنا اُن کی عادت ہو جاتی ہے۔

۲۔ دوہا۔ آتم وِت جوانیہ شُچی۔ نشکنچن گھمبیر

اپرمت متسر رہت۔ منی تپ شانت سُدھیر

(شرح)۔ سنتوں کے اور لکشن سنو۔ وہ آتم ویتا ہوتے ہیں۔ انھوں نے اپنے سوروپ کو تین شریروں اور پانچ کوشوں سے بھن تین اوستھاؤں کا ساکشی اور پرکاشک جانا ہے۔ انوے دیتریک کی یکتی سے اپنے آپ کو جنا ترچدا کاش سوروپ نشچے کیا ہے۔ وہ انوے دتریک کی یکتی اس پرکار ہے۔ جاگرت اوستھا میں جو اس وقت میں اپنے ہونے کا اقرار کرتا ہوں۔ "میں ہوں" روپی آتما کا یہ انوے ہے۔ سوکشم وکارن شریر کا جو بھان میں ہونا۔ وہ ان کا دتریک ہے۔ جب سوپن اوستھا آتی ہے۔ اس وقت بھی میں ہوں روپی آتما کا وہاں بھان ہوتا ہے یہی آتما کا انوے ہے۔ جاگرت اوستھا کا ستھول شریر وہاں بھان نہیں ہوتا۔ یہی ستھول شریر کا دتریک ہے۔ سوشپتی اوستھا میں انوبھو روپ کر کے آتما کا بھان ہوتا۔ پرنتو لنگ دیہہ کا اور ستھول دیہہ کا وہاں بھان نہیں ہوتا۔ یہ ان کا دتریک ہے۔ میں تینوں اوستھاوں میں سم روپ سے دِرشٹا گیاتا اور پرکاشک ہو کر ستھت ہوتا ہوں۔ میں ان اوستھاوں کو ان کے کاریوں کو جانتا ہوں۔ اس لئے میں تین شریروں اور تین اوستھاوں سے بھن ان کا ساکشی دپرکاشک ہوں۔ پانچ کوش بھی تینوں شریروں کے انترگت ہیں۔ جس طرح میں شریر نہیں ہوں نہ میرے شریر ہیں۔ اسی طرح میں کوش نہیں

ہوں نہ مجھ میں کوش ہیں۔ میں ان کوشوں سے بھی نیارہ ہوں۔

اس کے علاوہ ایک اور پرکار سے وچار ہو سکتا ہے۔ درشٹا درشیہ سے بھن ہوتا ہے۔ میں گھڑے کو دیکھتا ہوں۔ میں درشٹا ہوں۔ گھڑا درشیہ ہے۔ میں گھڑے سے بھن ہوں۔ اسی طرح میں ستھول سوکشم کارن شریروں کو اور ان کی تین اوستھا کو دیکھتا ہوں اس لئے میں درشٹا ہوں۔ شریر اور اوستھا درشیہ ہیں۔ میں شریر اور اوستھا سے بھن ہوں۔ میں شریر کوش یا اوستھا نہیں ہو سکتا۔

میرا ہونا۔ جاننا اور پرکاش کرنا تینوں اوستھاؤں میں ایک جیسا قائم رہتا ہے۔ اس لئے سدھ ہوتا ہے۔ کہ میں ست ہوں۔ جو شے تین کال میں سم رس وکار رہت رہ سکے وہی ست ہوتی ہے۔ میں جاگرت سوپن سوشپتی اوستھا میں سم رس ستھت رہتا ہوں ورتمان کال میں میرا ہونا اس بات کی دلیل ہے۔ کہ میں پہلے بھی تھا۔ اور آئندہ بھی رہونگا۔ کال میرا ناش نہیں کر سکتا۔ اس طرح میں ترکال ابادھ ست ہوں۔ جاننا اور پرکاش کرنا بھی میرا سوروپ بھوت لکشن ہے۔ کیوں کہ یہ بھی سدا ہی میرے سوروپ میں بھان ہوتے ہیں۔ اس لئے میں چت ہوں۔ سوشپتی اوستھا میں جہاں کوئی بھوگ پدارتھ اور انتہ کرن آدی اندریہ نہیں رہتے وہاں میرے نج سروپ آنند کا بھان ہوتا ہے۔ اس لئے میں آنند ہوں۔ میرا سوروپ ست چت آنند سوروپ ہے۔

اس ریتی اور یکتی سے اپنے آتما کو شریروں کوشوں اور اوستھاؤں سے نیارہ کر کے ست چت آنند روپ کر کے جاننا اور انوبھو کرنا۔ یہی آتم درشتا کا لکشن ہے۔ سنت آتم درشتا ہوتے ہیں۔ وہ اپنے آپ کو ست چت آنند سوروپ نشچے کر کے ستھت ہوتے ہیں۔ پھر وہ سنت کیسے ہیں۔ وہ انیہ ہیں۔ ارتھات ان کا ہر کام دو درشٹی سے ہتکر ہوتا ہے۔ ان کی کوئی چیشٹا ویرتھ نہیں ہوتی۔ انتر اور باہر سے وہ شدھ رہتے ہیں۔ باہر سے اشنان وغیرہ سے شریر شدھی کرتے ہیں۔ اور اندر ہردیہ کو

راگ دویش اتھوا کام کرودھ یو بھ آدی دکاروں سے صاف اور شدھ رکھتے ہیں۔ اپنی فوری ضرورت پوری کرنے کے علاوہ وہ کوئی سنگرہ نہیں کرتے ہیں۔ ایشور پران کو پورا پورا وشواس ہوتا ہے۔ وہ گھمبیر ہوتے ہیں۔ ادھات ہر ایک ان کے آشے کو نہیں جان سکتا۔ وہ سدا پرمادا پرشا اور نجیلی سے رہت ہوتے ہیں۔ وہ نن شیل اور شانتی روپی تپ کو سادھنے والے ہوتے ہیں۔ شانت جن کا سو بھاؤ ہو چکا ہے۔ اور تپ کی وہ مورتی ہیں۔ اس کے ساتھ ہی وہ بڑے دھیریہ والے ہوتے ہیں۔

۴۔ دوہا۔ جت کھٹ گن دھرتی مان کوئی۔ ماند آپ امان

ست پریتی اپنتی گت۔ کرونا شیل ندہان

(شرح)۔ ہے سو میہ۔ اس شریر کے چھ دکار یا چھ اُرمی بتلائے جاتے ہیں۔ گربھ میں آنا۔ پیدا ہونا۔ بڑھنا۔ گھٹنا۔ بڑھاپا اور مرتیہ یہ چھ دکار ہیں۔ اور جنم مرن۔ بھوک پیاس اور دکھ سکھ ان کو کھٹ اُرمی کہتے ہیں۔ ان میں جنم مرن ستھول شریر کے دھرم ہیں بھوک پیاس پران کے دھرم ہیں۔ اور دکھ سکھ من کے دھرم ہیں۔ شریر پران اور من ان کھٹ اُرمی کے دھارن کرنے والے ہیں۔ جس نے ان تینوں کو جیت لیا ہے۔ وہی سادھو ہے۔ اسی کو "کھٹ گن دھرتی جت" اوپر کے دوہے میں کہا گیا ہے۔ اسی کے اترکت سنت وید کے تات پریہ کو بھلی پرکار جاننے والے ہوتے ہیں۔ وہ دوسروں کو تو خوب آدر مان دیتے ہیں۔ پرنتو سوئم وہ مان کی چاہ نہیں رکھتے۔ نرمان اور نمر ہوتے ہیں۔ ست میں ان کی آستھا اور پریتی ہوتی ہے۔ وہ کبھی متھیا بھاشن نہیں کرتے۔ سدا ست پرائن رہتے ہیں۔ است دشٹیوں کا تیاگ کر دیتے ہیں۔ اور اپنے دیوہار میں نیتی کو سدا مکھ رکھتے ہیں۔ نیتی رائیائے) کو پاس پھٹکنے نہیں دیتے۔ وہ کرونا کی مورتی اور شیل (آچار) کی کھان ہوتے ہیں۔ مطلب یہ کہ ان کا آچار بہت اونچا اور سریشٹ ہوتا ہے۔

۵۔ دوہا۔ اُستت نندا ستر رپو۔ سکھ دُکھ ادنچ ار پنچ
برھما ترن امرت گرل۔ کنچن کانچ نہ بنچ

(شرح) سنت سم درشٹی اتھوا برہم گیانی ہوتے ہیں۔ اس لئے ان میں بھید بُدھی نہیں ہوتی۔ وہ سب جگہ اپنے ہی آتما کو دیکھتے ہیں۔ کوئی ان کی تعریف کرے یا کوئی ان کی نندا کردے نہ تو وہ استت کرنے والے سے خوش ہوتے ہیں۔ نہ نندا کو سُن کر کرودھت ہوتے ہیں۔ اس طرح اُپکار کرنے والے متر اور اپکار کرتا شترو میں بھی وہ آتم درشٹی سے بھید نہیں دیکھتے۔ گو دیوہار میں ان کا بھید صاف ظاہر ہے۔ پرنتو پرمارتھ میں وہ اس بھید کو است اور متھیا جانتے ہیں۔ اشٹ پدارتھوں کی پراپتی میں ہرش کی ورتی روپ جو سُکھ ہے۔ اور پرتی کول پدارتھوں کی پراپتی سے شوک ورتی روپ دُکھ میں بھی دُسماپرتیت ہوتی ہے۔ پرنتو سنت ان ورتیوں سے پرے ساکشی روپ سے ستھت ہو کر ان میں کوئی بھید نہیں مانتے۔ جاتی گُن آدی کرکے ادنچ پنچ یا بڑائی چھوٹائی کا بھید ہوتا ہے۔ وہ بھی دیوہار تک سیمت ہے۔ اور کلپت ہے۔ اسی طرح برہما اور تنکے میں۔ امرت اور وِش میں۔ کنچن اور کانچ میں دشمتا کی پرتیتی کے باوجود سنت جن ان کو منو کلپت است اور متھیا نسچے کرتے ہیں۔ شاستری درشٹی سے سبھی آتم وستو ہیں۔ اور برابر ہیں۔ اور گیان اُدے ہونے سے ان کی ورتی ہو جاتی ہے۔ اس لحاظ سے بھی برابر ہیں۔ اس لئے ان کے بیچ سنتوں کو بھید بُدھی نہیں ہوتی۔

۶۔ دوہا۔ سم ورتی شیتل ہردیہ۔ گت اُدویگ اُدار
سو کشم چت سو ترجگ۔ چدرُوپ نراہنکار

(شرح)۔ اوپر کتھت سادھو پُرش بھید بُدھی سے رہت ہو کر سم درشٹی ہوتے ہیں۔ اسی سے ان کا ہردیہ اتینت شیتل اتھوا شانت ہوتا ہے۔ اچھا۔ ترشنا اور چنتا

جس سے سرد سادھارن پرانی پیترت ہوتے ہیں۔ مہاتما کی نورت ہوئی ہوتی ہیں۔ اس لئے اس کا ہردیہ شدھ اور شانت ہوتا ہے۔ ان کا وکشیپ اور کشوبھ پورن روپ سے نورت ہو چکا ہے۔ وکشیپ کا ایک ماتر کارن واسنا ہے۔ جس کا سنت کے ہردیہ میں ابھاؤ ہے۔ کارن کے بغیر کاریہ نہیں ہو سکتا۔ جہاں واسنا اور اچھا نہیں ہے۔ وہاں اہنکار بھی لین ہو جاتا ہے۔ جہاں اہنکار یا کرتاپن بدھی نہیں ہے۔ وہاں کرم پھل دوندکا ابھاؤ ہو جاتا ہے۔ جہاں دوند نہیں۔ وہاں کھشوبھ کیسا۔ یہ ہلچل تو دوند میں ہوتی ہے۔ اس طرح سادھو اُدویگ سے رہت ہوتے ہیں۔ سوکشم بدھی کو وشئے کرنے سے وہ سوکشم چت والے ہیں۔ اور سرد جگت کے متر ہیں۔ سرد پرانیوں سے ہیتو کے بنا ہی پریم کرتے ہیں۔ کسی سے انکا دویش نہیں ہوتا۔ وہ اپنے کو جیداکاش سروپ مانتے ہیں۔ چیتن کو ہی اپنا شریر (دیہ) جانتے ہیں۔ پرچھن دیہہ آدی میں وہ ابھمان نہیں کرتے۔ دیہہ ابھمان یا دیہہ ادھیاس سے رہت ہیں۔

۷۔ دوہا۔ سرد متر نشکلپ من۔ تیاگی آتی سنتوکھ
اتیشوریہ دگیان بل۔ جانت بندھ ار موکھ

(شرح)۔ سادھو سب کو اپنے آتما میں اور اپنے آپ کو سب میں دیکھتا ہے۔ اس سرو آتم بھاؤ کے کارن وہ سرد متر ہیں۔ وہ سب کے متر ہیں۔ اور سب پرانی اُن کے متر ہیں۔ ان کا من کلپنا سے رہت ہے۔ وہ نردوند اوستھا میں تت سھت رہتے ہیں۔ اس لئے اُن کو کوئی کلپنا نہیں ہوتی۔ کلپنا دویت میں ہوتی ہے۔ جہاں کوئی دوسرا ہے ہی نہیں۔ اور ایک بھی گنا بنے نہیں۔ وہاں کلپنا کیونکر ہو۔ کس کو ہو اور کس کیلئے ہو۔ ادویت نشٹھ کلپنا اتیت استھتی کو پراپت ہوتے ہیں۔ وہ سہج اوستھا انوانردکلپ سمادھی میں ستھت رہتے ہیں۔

پھر وہ پرش اتی تیاگی ہوتے ہیں۔ دھن دارا گھر بار کا تیاگ تو بڑا آسان

ہے۔ تھوڑی سی چوٹ لگنے پر منش جوش میں آکر ان بھوتک پدارتھوں کا تیاگ کر دیتا ہے۔ اور یہ تیاگ بھی باہری ہوتا ہے۔ ہردیہ سے آسکتی نہیں جاتی۔ کیونکہ تیاگی ہو کر بھی وہ کٹیا بناتا ہے۔ گئو آدی کا پالن کرتا ہے۔ پُتر کے بجائے ششیہ بناتا ہے۔ سارے اوشک پدارتھ اکتر کرتا ہے۔ استریوں کا گورو بن جاتا ہے۔ اور شریہ کی سیوا کرواتا ہے۔ اس کا کھشنک ویراگ دور ہو جاتا ہے۔ اس کو تیاگ سب بھول جاتا ہے۔ وہ تیاگی کے سروپ میں گرہستی ہو جاتا ہے۔ آتام وستوؤں میں آتم ادھیاس کو دور کرنا بہت کٹھن ہے۔ دیہہ ابھمان اور اہنکار کا تیاگ ہی سرواتم تیاگ ہے۔ یہی اُپدیش رانی چڈالا نے راجہ شکھردھوج کو دیا تھا۔ ساری کتھا یوگ واشِشٹ نروان پرکرن میں دیکھئے۔

مہاتما پرش یتھا لابھ سنتشٹ رہتے ہیں۔ سنتوش ان کا پرم دھن ہوتا ہے۔ بدھی آدی ایشور یہ سے سمپن ہیں۔ اور تتو دیتا در حقیقت کی مسند پر براجمان ہیں۔ ہیں۔ اور اپنے گیان وگیان کے بل سے بندھ اور موکش کو متھیا کلپنا جانتے ہیں۔ شرتی کہتی ہے۔ "نرودھ ناش اُتپتی دیہہ کا سمبندھ بندھ دُکھ سکھ دھرم والا سادھک ممکشو اور مکت یہ سب واستو میں نہیں ہیں"۔

۸۔ دوہا۔ تو ستی گتی آنندمے۔ گُناتیت نسپریہ
وِگت کلیش سو چھندمتی۔ سنتان بھوشن انیہ

(شرح)۔ جن کی بُدھی اتی سوکشم ہے۔ اور گتی جن کی آنندمے ہے۔ ارتھات۔ جو منسا واچا کرمنا آنند میں ہی رمن کرتے ہیں۔ جن کی آنکھوں سے سرور ٹپکتا ہے۔ جن کی بانی میں مدھرتا ہے۔ جن کی سپرش کریا میں ہی شیتلتا کا لابھ ہوتا ہے۔ جو سنوے سروپ میں ستھت ہونے سے ست رج تم تینوں گنوں سے پرے ہیں۔ گنوں سے جو پربھاوت نہیں ہوتے۔ جنھیں اب کوئی پریوجن

باقی نہیں رہا۔ کسی وستے کی اچھا جن کو نہیں ہے۔ وہی سنت پرش ہیں۔ وہی سادھو ہیں۔ ان کی بُدھی نہایت شفاف سو چھند اور سو قفرّ ہوتی ہے۔ اور پانچ پرکار کے کلیشوں سے بھی وہ رہت ہوتے ہیں۔

پانچ کلیش یہ ہیں۔ (۱) اوِدیا (۲) اَسمِتا (۳) راگ (۴) دویش (۵) اُبھی نویش۔ (۱) اودیا۔ یہ دو پرکار کی کہی جاتی ہے کارن اودیا اور کاریہ اودیا۔ جیہ کے کلیش کا کارن کاریہ اودیا ہے۔ جو کہ چار پرکار کی ہے۔ (۱)۔ انتیہ وستو میں نیتہ بُدھی۔ (۲) دُکھ میں سُکھ بُدھی (۳) اُپتیجی (اپوتر) میں تیجی (پوتر) بُدھی (۴) اناتم میں آتم بُدھی۔ اس لوک سے لے کر برھما لوک تک سب لوک انتیہ یا ناشوان ہیں۔ ان کو نتش نیتہ سمجھتا ہے۔ کھیتی بیوپار آدی کاموں میں دُکھ ہوتا ہے۔ ان میں سُکھ ماننا۔ بھوگ پدارتھ سب دُکھ روپ ہیں۔ ان میں سُکھ کی بھاونا کرنی۔ یہ دُکھ میں سُکھ بُدھی ہے۔ استری پتر آدی کے شریر اپوتر ہیں ان کو پوتر جاننا۔ اپوتر میں پوتر بُدھی ہے۔ اپنا شریر اناتم وستو ہے۔ اس کو اپنا آتما جاننا۔ یہ اناتما میں آتم بُدھی ہے۔ یہ سب اودیا ہے۔ اسمتا سوکشم اہنکار کو کہتے ہیں۔ راگ نام پریتی کا ہے۔ دویش ویرودھ کو کہتے ہیں۔ ابھی نویش کا مطلب ہٹھ یا اتی آگرہ ہے۔ اس پرکار سنت لکشن کہہ چکنے پر گورو کہتے ہیں۔ یہ اوپرو کت لکشن سنتوں کے بھوشن ہیں۔ جن سے سنتوں کی بڑی شوبھا ہے۔

۹۔ دوہا۔ سنے سنو یدیہ نہیں کہہ سکوں۔ لکشن سنت جنت
پرھتو یدیہ کے کچھو۔ سنگ پرتاپ کہنت

(شرح) ششیہ سوچ رہا تھا۔ کیا سنتوں کے لکشن اتنے ہی ہیں۔ یا اس کے علاوہ اور بھی ہیں۔ کہ گورو دیو نے کہنا شروع کیا۔ ہے پتر سنت مہاتماؤں کے لکشن دو پرکار کے ہوتے ہیں۔ ایک تو وہ جو اپنے آپ سے ہی جانے جاوے ہیں۔

ان کو سنوے سنویدیہ کہتے ہیں۔ دوسرے وہ جو دوسرے شریروں سے بھی جانے جاتے ہیں۔ ان کو پرسنویدیہ کہتے ہیں۔

مریوشیا پر پڑے ہوئے بھئے اور کشوبھ کا نہ ہونا۔ چد جڑ گرنتھی کا ٹوٹ جانا د پرتیکش سروپ آنند کی پراپتی روپ جو سبے سنویدیہ لکشن ہیں۔ وہ بیں کہہ نہیں سکتا۔ ارتھات وہ بانی کا وشے نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ ان کو کوئی دوسرا نہیں جان سکتا۔ باقی جو پرسنویدیہ لکشن ہیں۔ ان میں سے کچھ تھوڑے سے میں نے تمہارے پرتی کہے ہیں۔ اب میں آگے کے اپدیش میں ست سنگ کی مہما کہونگا۔ تم دھیان دے کر سنو۔

۱۰۔ دوہا۔ ست سنگت بج کلپترو۔ سکل کامنا دیت

امرت روپی وچن کہہ۔ یتوں تاپ ہر لیت

(شرح)۔ کلپ ترو یا کلپ برکش ایک ایسے درخت کو کہتے ہیں۔ جس کے نیچے جاکر آپ جو بھی من میں کامنا کریں گے۔ وہ فوراً پورن ہو جائے گی۔ ہمارے ساہتیہ میں تین چار وستو کی کلپنا صرف آدرش کے روپ میں کی گئی ہے۔ واستو میں ان کا کوئی استیتو نہیں ہے۔ پارس منی جس کے چھونے سے لوہا سونا ہو جاتا ہے۔ آج تک وہ پارس نہ کسی نے دیکھا ہے نہ پایا ہے۔ وہ پستکوں میں درشٹانت کے روپ میں اُپلبدھ ہوتا ہے۔ دوسرے راج ہنس جو دودھ پیتے ہیں۔ اور موتی کھاتے ہیں۔ اگر دودھ میں پانی ملا ہوا ہو تو وہ ان کو الگ الگ کر دیتے ہیں۔

جہاں پارس سنت کی مہانتا کا آدرش ماتر ہے۔ وہاں راج ہنس دویکی پرش کا پرتیک معلوم ہوتا ہے۔ اس کی کتھائیں بھی پستکوں میں پڑھنے کو ملتی ہیں۔ سرشٹی میں جو بڑی سفید لمبی گردن والی بطخ ہے۔ اسی کو راج ہنس کہا جاوے۔ تو اس میں ہنس والے گن نہیں ہیں۔ اس ہنس کی بھی ہمارے گرنتھ کاروں کی پرانی کلپنا ہے۔

اسی طرح کلپ برکش کی بھی ایک کلپنا محض ہے۔ وہ کلپ برکش بھی اگر پورن ست مہاتما کو کہا جائے تو بجا ہے۔ جن کی شرن میں جاکر جیووں کے منورتھ پورے ہوتے ہیں۔ چوتھے کام دھینو گئو ہے۔ جو من چاہا پھل دیتی ہے۔

چونکہ ست سنگ میں منو کلپت پھل ارتھات زوانِ سکھ کی پراپتی ہوتی ہے اور بھرم روپی دُکھوں کا ناش ہوتا ہے۔ اس لئے ست سنگ کو کلپ برکش کے سمان بتایا ہے۔ جس سے سروکامناؤں کی پورتی ہوتی ہے۔ ست سنگ میں نشکام مہاتما پرشوں کے امرت کے سمان بدھر وچنوں سے گیان کی اُتپتی ہوتی ہے۔ اور نج آتما کی انوبھوتی۔ جس سے منش تین تاپ کے دُکھوں سے چھوٹ جاتا ہے۔ اور نجانند روپی پرم سُکھ کی شیا پر وشرام کرتا ہے۔

تین پرکار کے تاپ جو پُرش کو دُکھی کرتے ہیں۔ وہ یہ ہیں۔ ادھیاتمک ادھی بھوتک اور ادھی دیوگ یہ کیونکہ یہ منش کو تپاتے ہیں۔ اس واسطے ان کو تاپ کہتے ہیں۔ ہرش شوک راگ دویش۔ بھوک پیاس سے جو دُکھ ہوتا ہے۔ وہ ادھیاتمک کہلاتا ہے۔ چور۔ ڈاکو۔ سانپ۔ بچھو۔ شیر آدمی سے جو دُکھ ہوتا ہے۔ وہ ادھی بھوتک کہا جاتا ہے۔ اور بھونچال۔ بارش۔ بجلی کے گرنے سے۔ وبا کے پھیل جانے سے۔ برفباری وغیرہ سے جو آفات ناگہانی آجاتی ہیں وہ ادھی دیوک دُکھ کہے جاتے ہیں۔

ست سنگ دوارہ منش کے کئی بھرم دور ہوتے ہیں۔ شنکاؤں کا نوارن ہوتا ہے۔ نج سروپ کا بودھ پراپت ہوتا ہے۔ جس سے منش کو اتی پرسنتا اور اہلاد کی پراپتی ہوتی ہے۔ اور وہ باہیہ سہائتا کے بغیر ہی شانت اور ترپت دشا میں سمتھت رہتا ہے۔ اور اپنے آپ میں پورن انوبھو کرتا ہے جس سے آشا ترشنا اور چنتا کے پاش سے رہت ہوتا سدا سکھی ہوتا ہے۔

۱۱- دوہا- پد وندن تن اگھ ہرن . تیرتھ ئے پد ہوئے
سمبھاشن چت سانت کر . کرپا پرم پد ہوئے

(شرح)- جہاں سنت ست پرش براجمان ہوتے ہیں- وہی استھان پوتر ہوتا ہے. اور جہاں ان کا دربار ہوتا ہے- وہی ست سنگ ہے- ایسے ست سنگ میں جاکر ہم ان کے چرن کملوں کی وندنا کرتے ہیں- ان کے آگے جو ہم اپنا سر جھکاتے ہیں- تو گویا ہم اپنے شریر کے پاپوں کا ناش کر رہے ہیں- سنتوں کے چرن تیرتھ روپ ہوتے ہیں- جس طرح تیرتھوں پر جاکر نش اپنے پاپوں سے توبہ کرکے گنگا جل کے ایک اچمن دوارہ شدھ اور پوتر ہو جاتا ہے- اسی طرح گیان کے سوریہ مہاتماؤں کے چرنوں میں اپنے اہنکار کو ارپن کر دینے سے نش کا انتہ کرن شدھ ہو جاتا ہے- اور وہ گیان کا ادھکاری ہو جاتا ہے-

سنتوں کی بانی' ان سے وارتالاپ' ان کے ساتھ بات چیت جگیاسو کے ہردیہ سے سنتے وچار روپی اندھکار کا ناش کر دیتی ہے- بے سمجھی اور اگیان دور ہوکر گیان کا اُجالا ہوتا ہے- جس سے چت کو شانتی کی پراپتی ہوتی ہے- اور ان کی کرپا سے پرم پد اتھوا موکش کی پراپتی ہوتی ہے-

۱۲- دوہا- ست سنگت سُکھ سندھو ور- مُکتا نج کیولیہ
آشئے پرم اگادھ اتی- پیٹھے من دل ملیہ

(شرح)- ست سنگ سکھ کے سمندر کی نیائیں ہے- جیسے سمندر میں بڑے بڑے قیمتی موتی ہوتے ہیں- اور اس میں اگادھ جل ہوتا ہے- اسی طرح ست سنگ روپی سمندر میں کیولیہ موکش روپی مکتا منی رہتی ہے- جو کہ اس سندھو میں غوطہ لگانے والوں کو پراپت ہوتی ہے- اور ست سنگ میں گمبھیر وشیوں پر وارتالاپ ہوتا ہے- جن کا آشئے بہت گہرا یعنی اگادھ ہوتا ہے- ایسے ست سنگت روپیا

روپی سمندر میں جو پرویش کرتے ہیں۔ وہی اپنے من کے میل کو دھو ڈالتے ہیں۔ ارتھات ست سنگ سے موکش کی پراپتی ہوتی ہے۔ ست سنگ سے اگادھ وشئے ارتھات آتم وستو کا گیان ہوتا ہے۔ اور ست سنگ سے ہی من روپی شترو جیتا جا سکتا ہے۔

۱۳۔ دوہا۔ ست سنگت سکھ پلک جو۔ مکت نہ تا سو سمان
پرہادک اندر آدی بھو۔ نیٹ الپ یہ جان

(شرح)۔ ست سنگ کے ایک پل کا سکھ موکش کے سکھ سے بھی ادھک ہے۔ برہادک اندر اور چکرورتی راجہ کا جو سکھ ہے۔ وہ ست سنگ کے سکھ کے مقابلے میں تچھ اور ہیچ ہے۔ ایسا جاننا چاہئے۔ کوئی یہ پوچھ سکتا ہے۔ ست سنگ سکھ موکش سے بڑھ کر کیونکر ہو سکتا ہے۔ ان سے ہماری یہ پرارتھنا ہے۔ کہ ست سنگ سے تو سروپ گیان اور سروپ گیان سے موکش آنند کی پراپتی ہوتی ہے۔ پرنتو موکش سے کسی دیگر موکش انتر کی پراپتی نہیں ہوتی ہے۔ اس لحاظ سے ست سنگ سکھ ادھک مہتو والا ہے۔ اس کی مثال ایسے ہی ہے۔ جیسے رام کا نام سوئم بھگوان رام سے زیادہ مہتو اور شکتی رکھتا ہے۔ ایسا مہاتما پرش کہتے ہیں۔ کیونکہ نام نے جن اسنکھ پرشوں کا جنم سپھل کر دیا ہے۔ اسی سے بہت ہی کم لوگوں کو بھگوان رام کے جیون میں لابھ ملا ہوگا۔ اس طرح نام نامی سے سریشٹ ہے۔

۱۴۔ دوہا۔ جگت موہ پھانسی اجر۔ کٹے نہ آن اپائے
جو نت ست سنگت کرت۔ سہج مکت ہو جائے

(شرح)۔ اگرچہ جگت کے پدارتھوں میں جیو کا موہ اس کیلئے ایک ایسی پھانسی ہے۔ جو اجر ہے۔ اور کسی دوسرے اپائے کرم اپاسنا آدی سے دور نہیں ہوتی۔ پھر بھی ست سنگ ہی ایک ایسا کارگر اپائے ہے۔ جس سے آتم گیان پراپت ہوتا ہے۔

اور گیان سے یہ پھانسی سوئم ہی کٹ جاتی ہے۔ نش کمت ہو جاتا ہے۔ اس کے سرو بندھن کا ناش ہو جاتا ہے۔ اس لئے نت پرتی ست سنگ میں جانا چاہئے۔

۱۵۔ دوہا۔ کام دھینو ار کلپتر د ۔ جو سیوت پھل ہوئے
ست سنگ چھن ایک میں۔ پرانی پاوے سوئے

(شرح) جو پھل از قسم دھرم ارتھ اور کام کام دھینو اور کلپ برکش کی چرکال تک سیوا کرنے سے پراپت ہوتا ہے۔ وہ ایک گھڑی کے ست سنگ سے پرش کو پراپت ہو جاتا ہے۔ گویا ست سنگ سے دھرم ارتھ کام اور موکش چاروں پدارتھ مل جاتے ہیں۔ اور پرش جیو نمکت ہو کر یہاں جیون یاپن کرتا ہے۔ سوئم سکھ انو بھو کرتا ہے۔ اور اپنے سمپرک میں آنے والے پرانیوں کو بھی سکھی کرتا ہے۔ ایسی ست سنگ کی مہما ہے۔

۱۶۔ دوہا۔ پارس میں اور سنت میں بڑو انتر د جان
وہ لوہا کنچن کرے۔ یہ کرے آپ سمان

(شرح)۔ کلپ برکش اور کام دھینو تو منوکامنا پورن کرنے میں کچھ دیر لگاتے ہیں۔ اور اس میں کچھ سیوا آدی درکار ہے۔ مگر پارس تو ترنت ہی لوہے کو سونا بنا دیتا ہے۔ یہ نہ دیر لگاتا ہے۔ نہ سیوا چاہتا ہے۔ اس لئے یہ کام دھینو اور کلپ ترد سے ادھک فتو والا ہے۔ پہلے دوہوں میں ست سنگ کو کلپ برکش کے سمان بتلایا ہے۔ اس لئے پارس ست سنگ سے زیادہ اہمیت رکھتا ہو گا۔ ایسا کسی کو شک ہو سکتا ہے۔ اس شک کے نوارن ارتھ ہی یہ دوہا کہا گیا ہے۔ کہتے ہیں۔ پارس اور سنت میں بہت بڑا فرق ہے۔ بڑا انتر ہے۔ ایسا تم جانو۔ وہ بھید کیا ہے۔ کہ پارس تو لوہے کو اپنے سپرش سے صرف سونا ہی بناتا ہے۔ پرنتو سنت مہاتما جیسے آپ برہم روپ ہیں۔ ویسے جگیاسو کو بھی اپنے جیسا یعنی برہم روپ کر دیتے ہیں۔ اس لئے ست سنگ اور سنت پرش پارس سے ادھک ہیں۔ یہی نتیجہ

کرنا چاہیئے۔

۱۷۔ دوہا۔ ودھی وت یگیہ کرت سدا۔ جے دوج اُتم گوت
سادھو نکٹ چل جات ہی۔ سو پھل پگ پگ ہوت

(شرح) اوتم گوتر والا جن کا یگیو پویت سنکار ۸ برس کی آیو سے پہلے ہو چکا ہو۔ ایسے برہمن وید کی ودھی انوسار اگنی ہوتر آدی یگیہ کر کے جس پھل کو پراپت ہوتے ہیں۔ وہی پھل سادھو ست پرش کے سمیپ جاتے ہوئے ایک ایک قدم پر جو پرتھوی پر رکھا جاتا ہے۔ ملتا ہے۔ اس لئے ست سنگ کی مہایگیہ آدی کریاؤں سے کہیں ادھک ہے۔

۱۸۔ دوہا۔ دیا آدی دھرم سب۔ جپ تپ سنیم دان
جو پراپتی ان سبن تے۔ سو ست سنگ پربان

(شرح)۔ گائتری اور پرنو آدی کا بار بار اچارن کرنا جپ کہلاتا ہے۔ سو دھرم کا پالن اور انوسٹھان ہی تپ ہوتا ہے۔ تپانے کی کریا کا نام تپ ہے۔ شریر من بانی کے تپ بھن بھن ہیں۔ شریر سمبندھی ورن آشرم کے دھرموں کا پالن کرنا شریر کا دھرم ہے۔ من کو دیرشٹ کلپنا سے باز رکھنا۔ نرو کلپ ہونے کا ابھیاس من کا تپ ہے۔ بانی کا مون اتھوا بانی کا سنیم کم بولنا آدی بانی کا تپ ہے۔ اندریوں کا اپنے اپنے وشیوں سے اُداسینتا اتھوا اندریوں کا نرودھ ہی اندریہ سنیم ہے۔ دوسروں کے دُکھ دیکھکر سوئم دُکھی ہونا اور ان کا دُکھ دور کرنے کا پریتن کرنا۔ دیا کہلاتا ہے۔ اپنی کمائی سے کچھ پدارتھوں کا تیاگ کرنا یعنی دوسرے ضرورتمندوں میں تقسیم کرنا دان ہے۔ ان سب دھرموں کی کمائی سے جو پھل پراپت ہوتا ہے۔ وہ سب ست سنگ سے پراپت ہو جاتا ہے۔ ایسا تم سمجھو۔ کیونکہ کیول ست پرش کے سنگ سے دیا آدی سرو دھرموں کی اتھوا سرو شبھ گنوں کی اپلبدھی ہو جاتی ہے۔

خالی جپ تپ آدی سادھنا سے ہو سکتا ہے۔ کرتا پن کا ابھمان بڑھ جاوے۔ مگر ست سنگ دوارا دیہہ ابھمان بہت کمزور ہو جاتا ہے اور اس کے ساتھ شبھ گنوں کی کمائی سے منش کے انتہ کرن کی شندھی میں بہت مدد ملتی ہے۔ اس لئے یہ سب دھرم ست سنگ کے انتر گت آجاتے ہیں۔ اور ست سنگ سب گنوں اور دھرموں کی کھان ہی ہے۔ ایسا جاننا چاہئے۔

۱۹۔ دوہا۔ تیرتھ گنگا آدک سبھے۔ کر نشچے سیوئے جو
سو کیول ست سنگ میں۔ پرانی پھل پیوے جو

(شرح) جو پھل گنگا آدک سبھی تیرتھوں میں نشچے کر کے اشنان وغیرہ سے پرانیوں کو ملتا ہے۔ وہی انتہ کرن کی شدھی روپی پھل ست سنگ کرنے ماتر سے پرانی کو مل جاتا ہے۔ یہ تو سرو دوت ہی ہے۔ کہ تیرتھوں کا سیون انتہ کرن کی شدھی نمت ہوتا ہے۔ گھر بار سے دور جا کر چت میں ویراگ کی ورتی کو دھارن کر دیو مندروں اور مہاتما پرشوں کے درشن سے اتھوا پرا کرتک سوندریہ سے ہردیہ پگھل جاتا ہے۔ اور موہ روپی زنجیریں ڈھیلی ہو جاتی ہیں۔ منش کو اپنے نج کے دشئے میں وچار کرنے کا اوسر مل جاتا ہے۔ وہ کہاں سے آیا ہے۔ کہاں جائے گا۔ اس کا کرتویہ کیا ہے۔ اور وہ کیا کر رہا ہے۔ اس نرا تشے سکھ کی پراپتی کیونکہ ہوگی۔ اس طرح کے وچار کے اُتپن ہوتے ہی پرش کا ایک نیا جنم ہوتا ہے۔ اس کا من صاف ہو جاتا ہے۔ اور یہی پھل صرف ست سنگ کے سیون سے بہت جلدی اُپلبدھ ہوتا ہے۔ کیونکہ وہاں تو پرتی دن انہی وشیوں پر نئے نئے وچار دیئے جاتے ہیں۔

۲۰۔ دوہا۔ برہما دک دیوا سکل۔ تن پھ جو پھل ہوت
ست سنگت میں سہج ہی۔ دنگ ہی ہوت اُدیوت

(شرح)۔ برہما۔ وشنو۔ مہیش آدی دیوتاؤں کی اُپاسنا سے جو من کی ایکا گرتا دی

پھل پراپت ہوتاہے۔ وہی من کی ایکاگرتا ست سنگ میں اناياس ہی اُدے ہوجاتی ہے۔اس میں کوئی دیر نہیں لگتی۔ دیوا اُپاسنا میں تو بہت کشٹ سہن کرنا پڑتاہے۔ اور بہت کال کے پریشرم کے بعد اُپاسنا پھلی بھوت ہوتی ہے۔ لیکن ست سنگ میں تو من کے وش کرنے کے سگم اُپائے بتلائے جاتے ہیں۔ اور ست پرشوں کے سنگ اور ان کی کرپا درشٹی سے چت بہت جلدی ایکاگر ہونے لگتاہے۔ اس طرح ست سنگ میں محنت کم ہے۔ پھل زیادہ ہے۔ اس لئے ست سنگ کی مہما اُپاسنا سے بھی ادھک ہے۔

۲۱۔ دوہا۔ ویدآدک ودیا سبے۔ پادے پڑھے جو کوئے
ست سنگت چھن ایک میں۔ ہوئے سو الوبھولوئے

(شرح)۔ چار وید۔ چار اُپ وید۔ چھ ویدانگ۔ چھ درشن شاستر۔ ۱۸ پران اور انیہ انیہ سمرتی روپی دھرم شاستر جتنی یہ ویدک ودیا ہے۔ ان سب کے پڑھنے سے صرف ایک پھل نشچت روپ سے پراپت ہوتاہے۔ اور وہ ہے برہم آتم ایکتو یا برہم اور آتما کی ایکتا یا ابھید گیان۔ یہی پھل ست سنگ میں تھوڑے کال میں پراپت ہوجاتاہے۔ آتما اور برہم کا ابھید گیان ست سنگ دوارہ شیگھر پراپت ہوتاہے۔ اسی لئے جگت گورو آدی سوامی شنکر آچاریہ جی اس آشے کو لکھ رکھ کر نیچے کا اشلوک کہا تھا۔

شلوک "شلوک اردھین پروکشیامی یدکتنگ گرنتھ کوٹی بھی
برہم ستیم جگن متھیا۔ جیو و برہمیو ناپرا "

ارتھات "کوٹی (کروڑ) گرنتھوں میں جو کچھ کہا گیاہے۔ وہ میں آدھے شلوک میں کہتا ہوں۔ برہم ست ہے۔ جگت متھیا ہے۔ اور جیو نشچے کرکے برہم ہی ہے۔ انیہ یا بھن نہیں ہے"

۲۲- دوہا۔ کم سمیرو کیلاس کم سب تر دتر ہے رہنت
ست سنگت گری ملیہ سم۔ ست ترو ملیہ کرنت

(شرح)۔ کہتے ہیں سمیرو سونے کا پہاڑ ہے اور کیلاش چاندی کا پہاڑ ہے۔ پر تو وہاں جو برکش آدی ہیں۔ وہ ویسے کے ویسے ہی ہیں۔ وہ سونے یا چاندی کے نہیں ہو جاتے۔ جبکہ جن پربتوں میں کوئی سگندھی یکت پدارتھ ہوتے ہیں۔ جیسے وہاں آدی۔ ان پربتوں پر پیدا ہونے والے درخت بھی سگندھی والے ہو جاتے ہیں۔ یا جس جنگل میں کوئی چندن کا برکش ہوتا ہے۔ اس کے اردگرد نزدیک کے سارے درخت چندن کی خوشبو سے سگندھی والے ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح سنت جن بھی چندن کے برکش اتھوا سگندھی والے پربت کے سمان ہیں۔ کیونکہ وہ بھی اپنے سمپرک میں آنے والوں کو اپنے جیسا ہی آتم آنند روپی سگندھی سے سگندھت کر دیتے ہیں۔ اس لئے سمیرو اور کیلاش کی سنت سے تلنا نہیں ہو سکتی۔

۲۳- دوہا۔ مکتی دوار پالک چتر۔ سم سنتوکھ وچار
چوتھو ست سنگت دھرم۔ تہا پوجیہ نہ وہار

(شرح)۔ مکتی روپی مندر کے چار دوار پال مہرشی واشسٹ نے بھگوان رام کے پرتی کہے تھے۔ شم۔ سنتوش۔ وچار اور چوتھا ست سنگ جس کو دھیروان لوگ مہا پوجیہ بتلاتے ہیں۔ چونکہ ست سنگ سے باقی تینوں کی پراپتی ہو جاتی ہے۔ اس لئے ست سنگ کی مہا دھکتا ہے۔

۲۴- دوہا۔ مکتی کرن بندھن ہرن۔ بہت تین جگ بھوید
پے یہ کوٹی اُپائے کر۔ ست سنگت کر تو یہ

(شرح)۔ یدپی موکش کی پراپتی اور بندھن کی نورتی کے انیک سادھن

دھرم شاستروں میں بتلائے گئے ہیں۔ تتھاپی مہان پرشوں نے بھی نرنہ کیا ہے۔ کہ انیک اُپائے کرکے ممکشو کو ست سنگ ہی کرنا یہ ہے اس میں ایک کارن یہ ہے۔ کہ باقی ہر پرکار کے سادھن کے واسطے وشیش ادھکار کی اوشکتا ہوتی ہے۔ پرنتو ست سنگ میں ادھکار کو نہیں دیکھا جاتا۔ وہاں تو آتم ودیا کی ورشا ہی ہوتی ہے۔ اور اس واتاورن میں موڑھ بھی بار بار وہی باتیں سن کر چتر سجان ہو جاتے ہیں۔

۲۵۔ دوہا۔ اور دھرم جتنیک جگت۔ آہی سکام سروپ
سادھن گیان اُدیوت کو۔ ہے ست سنگ انوپ

(شرح) سنسار میں اور جتنے دھرم یا سادھن ہیں۔ وہ سب سکام روپ ہیں۔ ارتھات وہ پرلوک سے وشئے جنیہ سکھوں کے دینے والے ہیں۔ ایک ست سنگ ہی ایسا اُتم اور انوپم سادھن ہے۔ جس سے گیان کے اُدے ہونے میں ذرا دیر نہیں لگتی۔ اس لئے جگیاسو جنوں کو ست سنگ کا سیون کرنا چاہئے۔

۲۶۔ دوہا۔ شرتی سمرتی شری مکھ کہیو۔ ست سنگ جگ سار
اناتھ ساوے وشمتا۔ ورشاوے سو وچار

(شرح) شری اناتھ داس جی کہتے ہیں۔ شرتی اور سمرتی میں بھی اور شریمد بھاگوت میں بھگوان شری کرشن نے اپنے مکھاربند سے کہا ہے۔ کہ "جگت میں ست سنگ ہی سار ہے"۔ کیونکہ شدھ برہم وچار پرگٹ کرکے بھید بدھی کو دور کرتا ہے۔ ست سنگ کی مہما اپار ہے۔ ست سنگ کی اُپما جہاز سے دی جاتی ہے۔ جس کو سنتوں نے جگیاسو جنوں کے بھوساگر سے پار جانے کیلئے تیار کیا ہے۔ اور اس جہاز کے کھیوٹ یا ملاح وہ سنت ست گورو سو ئم آپ ہیں۔ اب جن کو شوق اور شردھا ہے وہی اس جہاز میں سوار ہو کر سنسار ساگر سے پار اتریں گے۔

۲۷ - دوہا - دیہہ مال وچار کو تلک سہت وشرام
اتی بھیو کہہ سنت گن۔ ہیں جو آتما رام

(شرح) آتما میں رمن کرنے والے آتمارامی جو سنت ہیں۔ ان کے گن اور لکشن کہہ کر وچار مالا کا دوسرا وشرام سماپت کرتا ہوں۔

(سنت مہما ورنن نام دوسرا وشرام سماپت ہوا)

تیسرا وشرام

گیان بھومکا ورنن

۱ - دوہا - بھو بھگوان گن سادھو کے میں جانے نردہار
نرپکشنک سنکلپ گت۔ ہیں سکھ سندھو اپار

(شرح) سادھو کے لکشن سن کر شسیہ نے یوں کہنا شروع کیا۔ ہے بھگوان میں نے سنتوں کے لکشن آپ کی کرپا درشٹی سے بھلی پرکار جان لئے ہیں۔ سنت اپیکشا سے رہت اور سنکلپ شونیہ ہوتے ہیں۔ اور وہ اپار سکھ کے سمندر ہیں برہم اور آتما کے ابھید گیان کی پراپتی سے وہ شریرادھیاس سے سروتھا مکت ہو جاتے ہیں۔ ان کا من پنگو ہو جاتا ہے۔ وہ سنکلپ وکلپ نہیں کرتا۔ جس کے کارن سادھو پرش نروکلپ اوستھا میں ستھت رہتے ہیں۔ یہی منوناش ہے۔ جہاں من ہی امن ہو گیا۔ تو اب اچھّا اور واسنا کس کو اور کیونکر ہو۔ جب سب کچھ چیتن آتما ہی ہو گیا۔ تو واسنا کا کیا کام۔ واسنا تو دویت میں ہی ہوتی ہے۔

ایکتا ہیں نہ اچھا ہے۔ نہ کلپنا ہے۔ نہ کرم پھل ددند ہیں۔ نہ کرتاپن کی بدھی ہے۔ اس طرح سادھو کا واسنا کھشے بھی ہوا ہوتا ہے۔ اور برہم آتما کے سمیک گیان کو پاکر وہ تتوگیہ تت دیتا برہم گیانی ہوئے ہیں۔ جس سے نت ہی سروپ آنند میں مگن رہتے ہیں۔ آتما میں ہی جن کی کریا ہوتی ہے۔ آتما میں ہی جو رت رہتے ہیں۔ اور اپنے آپ میں ہی جن کی سرد کامنائیں پورن ہو گئی ہیں۔ جس طرح ندیاں جب سندھو میں جا گرتی ہیں۔ ان کی تمام دوڑ یا کلپنا اور کامنا شانت ہو جاتی ہے۔ شانت اور گھمبیر اتھاہ جل ندھی میں شامل ہو کر وہی روپ ہو جاتی ہیں۔ وہاں قطرہ قطرہ نہیں رہتا اور ندی ندی نہیں رہتی۔ سب ہی جل روپ ہوتا ایکتو کا نتیہ پردرشن کرتا ہے۔ یہی حال سنتوں کا ہے۔ ان کا اہنکار ادھیاس دیہ آتم بدھی سب لین ہو جاتے ہیں۔ وہ اپنی کوئی ویشٹھی روپ میں دشیش ستا نہیں رکھتے۔ وہ اپنے کو سامانیہ ستا ہی مانتے ہیں۔ اور سمشٹی میں اپنے ویشٹی سروپ کو لین کر دیتے ہیں۔ اسی لئے شرتی نے کہا ہے "برہم دیتا برہم ہی ہوتا ہے"+

۲۔ دوہا۔

ہوں کامی وے سُمتی چت۔ موہے نہ آدے بُوجھ
کیسے ہت اُپدیش کی۔ پرے گیل رُخ سوجھ

(شرح)۔ ہے شری گورو۔ میں تو وشے آسکت واسناؤں میں ڈوبا ہوا کامی پرش ہوں اور سنت جن کام جت ارتھات کامنا سے رہت اور چیتن سروپ میں نشٹ ہیں۔ جس سے ہم دروددھی سوبھاؤ والے ہیں۔ ہمارا آپس کا سمبندھ کیونکہ ہو سکے گا۔ گر آپ کہیں کہ سنت تو سوبھاؤ سے کرونا کے ساگر اور کرپا سندھو ہوئے ہیں اور سب سے سمان پریم کرتے ہیں۔ ان میں دویش کا لیش ماتر بھی نہیں ہے۔ تو میں اپنے کو اگیہ جان پاتا ہوں۔ میں پرشن کرنا ہیں جانتا۔ اس لئے آپ کرپا کر کے یہ بتادیں۔ کہ مجھے موکش پراپتی کے سادھن روپ گیان کی پراپتی کیونکر ہو گی۔

۳۔ دوہا۔ کہت سنت جے سہج ہی ۔ بات گیت رچی بین
نے تیرے تن دُکھ ہرن ۔ دائیک سب سکھ دین

(شرح) ششیہ کی شنکا کو سُن کر گورو دیو بولے ۔ ہے ششیہ ۔ تمھارا وچار ٹھیک نہیں ہے ۔ سنتوں کا دربار سب کیلئے کھُلا ہے ۔ اور وہاں نت پرتی کوئی نہ کوئی چرچا ہوتی رہتی ہے ۔ یہ ضروری نہیں ۔ کہ وہاں تم ہی پرشن کرو ۔ تبھی تمھارے سنشے نوارن روپ اُپدیش ملے گا ۔ وہاں اکارن ہی سہج سوبھاؤ ہی سنت کچھ بات چیت کرتے ہیں اور کسی پریمی کو لکھ رکھ کر پرشن اُتر کرتے ہیں "تم کون ہو ۔ شریر ہو ۔ یا شریر سے بھن ہو" ایا دی ۔ اور کچھ شبد گا کر سنا دیں گے ۔ اور کچھ شاستروں کے واک بھی اُچارن کریں گے ۔ پھر برہم سُکھ کو دینے والے مہا داکیہ شرون کرائیں گے ۔ جو تمھارے سب دُکھوں اور کلیشوں کو ہرنے والے ہیں ۔

آپ نے دیکھا ہو گا ۔ جہاں کوئی ست پرش براجمان ہوتے ہیں ۔ وہاں شردھالو پریمی ان کے نزدیک جمع ہوتے ہیں ۔ ہر روز صبح و شام ان کی ایک پرکار کی مجلس لگتی ہے ۔ وہ اپنے سروپ آنند کے سرور میں مخمور بیٹھے رہتے ہیں ۔ جگیاسو سوال کرتے ہیں ۔ اور وہ سہج سوبھاؤ جواب دیتے ہیں ۔ دوسرے لوگ بڑے باہوش ہو کر ان کے وچنوں کو شرون کرتے ہیں ۔ ان کے مکھار بند سے کیا کیا نکل رہا ہے ۔ پوری سماد ہانتا کے ساتھ ایک ایک وچن کو اس طرح گرہن کرتے ہیں ۔ جس طرح چاتک میگھ کی گرجنا ہوتے ہی ورشا کی بوند کیلئے لالائت ہو کر اوپر کی اور مکھ رکھ کر اُڈانیں لگاتا ہے اور بوند گرتے ہی منہ میں گرہن کر لیتا ہے ۔ اس طرح کی چاتک ورتی سے جو جگیاسو سادھو سنگ کرتے ہیں ۔ وہ بہت جلدی تتو گیان کو پراپت کر کے برہم سُکھ کا انوبھو کرتے ہیں ۔

۴۔ دوہا۔ بولت سہج سوبھاؤ جے۔ وچن منوہر سنت
سپت بھومکا گیان کی۔ تن ہی میں درسنت

(شرح)۔ جیساکہ اوپر دو وچن ہوا ہے۔ سنت جن سوبھاؤک ہی من کو مگدھ کرنے والے وچن بولتے ہیں۔ ان ہی وچنوں میں اربھات روزمرہ کی بات چیت میں ہی گیان کی سات بھومکا کو بھی درشاتے ہیں۔

۵۔ دوہا۔ بھو بھگون میں دکھت اتی۔ اور کچھو سہلے
سپت بھومکا گیان کی۔ کہو مجھے سمجھائے

(شرح)۔ ششیہ نے کہا۔ ہے بھگون۔ میں بہت دکھی ہوں۔ مجھے کوئی اپار کھشک پرتیت نہیں ہوتا۔ مجھے سمجھا کر گیان کی سات بھومکا بتلا دیں۔

۶۔ دوہا۔ شبھ اچھا سوچارنا تنوماننسا سو ہوئے
ستواپتی اسنسکتی۔ پدارتھا بھاونی سوئے

۷۔ دوہا۔ تریا ستیم بھومکا۔ ہے ششیہ یہ نردھار
جو کچھ اب سنتے کریں۔ درنوں سوئی پرکار

(شرح)۔ گورودیو نے کہا۔ ہے ششیہ۔ گیان کی سات بھومکا کے نام اس پرکار ہیں۔ (۱) شبھ اچھا (۲) سوچارنا (۳) تنوماننسا (۴) ستواپتی (۵) اسنسکتی (۶) پدارتھا بھاونی (۷) تریا۔ ان کو تو اچھی طرح سے جان لے۔ ان کے درشنے میں اگر تجھے کوئی اور سنشے ہو۔ یا اگر تم کچھ پوچھنا چاہتے ہو۔ تو کہو۔ تاکہ میں اسی وشے کو مکھ رکھ کر آگے کی داستان آرمبھ کروں۔

۸۔ دوہا۔ بھو بھگون لگھومتی سو مم۔ رہسیہ لہیو نہیں جات
بھن بھن تانے کہو۔ گیان بھومکا سات

(شرح)۔ ہے بھگون۔ ششیہ نے کہا۔ میری بدھی بڑی کنٹھت ہے۔ میں رہسیہ

کو بھلی پرکار نہیں جان پاتا ہوں ۔ آپ کرپا کر کے گیان کی ساتوں بھومکا کا بھن بھن کر کے ورنن کریں ۔

۹ ۔ دوہا ۔ دشے دیکھے بھئی دولیشٹا ۔ گورتیرتھ انوراگ
تاں تے شبھ اچھا کہی ۔ کتھا شرون من لاگ

(شرح) ۔ دشے انت والے ہیں ۔ انیتہ ہیں ۔ آنے جانے والے ہیں ۔ ایک رس نہیں رہتے ۔ دکھ سادھیہ ہیں ۔ انت میں پرنیام جن کا دکھ پرد ہے ۔ اینے دوشوں کو دیکھ کر جب پرش کو دشے میں دولیش بھاونا ہوتی ہے ۔ اور ان کو دش دت تیاگ کرنے کی اچھا تیبر ہوتی ہے ۔ گورو اور تیرتھوں میں پریتی اُتپن ہوتی ہے ۔ بھوگ پدارتھوں میں راگ نہ ہونے سے سنساری بندھنوں سے ویراگ وان ہو کر سدگورو کے شرن میں جا کر ست شاستر کی کتھا آدی کے شرون میں چت کی پرورتی ہو جاتی ہے ۔ گھر کے کام کاج میں اب ویسا من نہیں لگتا ۔ جتنا سادھو سنگ ست شاستر کے وچار اور ایکانت سیون میں لگتا ہے ۔ جب ایسی دشا ہوتی ہے تو اس کو گیان کی پہلی بھومکا شبھ اچھا کہتے ہیں ۔

۱۰ ۔ دوہا ۔ بھگوت رتی گتی آن ستی ۔ پریم یکت نت چت
گن گاوت پُلکت ہردیہ ۔ دن دن سرس سوہت

(شرح) ۔ بھگوت کتھاؤں کے شرون سے بھگوان میں پریم انوراگ ۔ بھگوت گیان کے سوائے کسی انیہ سادھن سے موکش پراپت نہ ہوگا ۔ اس نشچہ کا ابھاؤ ۔ ایشور کے سروپ میں چت کا پریم یکت ستھر ہونا ۔ پربھو کے گن گان کرکے انھواسن کر شریر کا پُلکت ہونا ۔ اور دن پرتی دن ہردیہ میں پربھو میں ادھک پریتی کا آدر بھاؤ اسے شبھ ٹکشن جہاں جگیاسو میں پرتیت ہوں ۔ وہاں گیان کی شبھ اچھا نام پہلی بھومکا جاننی چاہیئے ۔

۱۱۔ دوہا۔ دُوجی کہی وچارنا۔ اُپجیو تو و چپا ر
ہوئے اِکانت شودھن لگیو۔ کو ہوں کو سنسار

(شرح)۔ پہلی بھومکا کے پرِی پکو ہونے سے اتھوا ست سنگ کے درڑھ ابھیاس سے جب جگیاسو کے ہردیہ میں تتو وچار اُتپن ہونے لگتا ہے۔ کہ ست کیا ہے۔ است کیا ہے۔ یہ سنسار کیا ہے۔ کہاں سے اُتپن ہوا ہے اور کس نے اس کو رچا ہے یا از خود ہے۔ اور میں کون ہوں۔ تب ایکانت میں جاکر اس پرکار وچار کرتا ہے۔ میں کون ہوں۔ کیا میں ستھول شریر ہوں۔ اگر میں ستھول شریر ہی ہوتا۔ تو ست شاستروں میں جو جیو کا پرلوک گمن کہا گیا ہے۔ وہ کیونکر ممکن ہو سکتا ہے۔ کیونکہ ستھول شریر تو یہاں ہی جلایا یا دبایا جاتا ہے۔ اس لئے میں ستھول شریر نہیں ہوں۔ تو کیا میں سوکشم شریر ہوں۔ سوکشم شریر ہی لوک پرلوک میں گمن کرنے والا ہے۔ اگر میں سوکشم شریر ہی ہوتا۔ تو سشپتی اوستھا میں سوکشم شریر لین ہو جاتا ہے۔ اور میں تو سوشپتی میں بھی انوبھوروپ سے ستھت رہتا ہوں۔ ورنہ اس گہری نیند کے سکھ اور بیخبری کی خبر کون دیتا۔ اس سے سِدھ ہوتا ہے۔ کہ میں سوکشم شریر بھی نہیں ہوں۔ تو کیا میں کارن شریر ہوں۔ کارن شریر نام اگیان کا ہے۔ میں تو سشپتی میں بھی جاگتا ہوں اور انوبھوروپ ہو کر جانتا ہوں۔ میں سوشپتی کے اگیان کو جانتا ہوں۔ اگر میں کارن شریر ہوتا۔ تو میں اگیانی ہوتا۔ یہ تینوں شریر اور اگیان میرے درشیہ ہیں۔ میں ان کا درشٹا ہوں۔ درشٹا درشیہ نہیں ہوتا۔ بلکہ اس سے بھن ہوتا ہے۔ اس لئے میں کارن شریر بھی نہیں ہوں۔ اس ریتی سے میں تین شریروں سے نیارہ ہوں۔

پانچ کوش ان تینوں شریروں کے انترگت ہیں۔ (۱) ان مے کوش ستھول شریر کو کہتے ہیں (۲) پران مے کوش (۳) منومے کوش (۴) وگیان مے کوش یہ تینوں مل کر سوکشم شریر ہوتے ہیں (۵) آنند مے کوش۔ کارن شریر کو کہتے ہیں۔ پہلے

سدھ ہو گیا ہے کہ میں شریر نہیں ہوں۔ اسی ریتی سے میں پانچ کوش بھی نہیں ہوں۔ کیا میں کرتا بھوگتا ہوں۔ کریا سادیو (انگ والے) پدارتھوں میں اور ساکار دستوؤں میں سمجھو ہے۔ نردیو اور نراکار میں کریا کا ابھاؤ ہے۔ میں تو نہ شریر ہوں نہ کوش ہوں۔ نہ میں شریروں کی تین اوستھا جاگرت سوپن اور سوشپتی ہوں۔ کیونکہ میں ان کا بھی درشٹا ساکشی اور پرکاشک ہوں۔ میرا کوئی آکار اور اویو پرتیت نہیں ہوتا۔ اس لئے میں اکرتا ہوں۔ کرتا نہیں ہو سکتا۔ جو کرتا ہے وہی بھوگتا ہے۔ یہ قاعدہ ہے۔ چونکہ میں اکرتا ہوں میں ابھوگتا ہوں۔

اس کے بعد وچار کا پرکار اس طرح ہوتا ہے۔ سرو شریروں کے اندر میں ایک روپ ہوں یا نانا ہوں۔ وید بھگوان نے جیو برہم کے ابھید کا ورنن کیا ہے۔ اگر آتما نانا ہو ویں۔ تو پھر ابھید سدھ نہیں ہو سکتا۔ اس کے علاوہ سوکشم نراکار نروکار نکتی کے کھنڈ کھنڈ نہیں ہو سکتے۔ اس لئے میں سرو شریروں میں ایک اور اکھنڈ ہوں۔ پرنتو میں جیو برہم سے ابھن کیونکر ہوں۔ یہ میں نہیں جانتا۔ اس کیلئے مجھے ست گورو کی شرن جانا چاہئے۔ اتھوا ست سنگ میں جا کر گوش ہوش سے ان کے امرت روپی وچنوں کو شرون کرنا چاہئے۔

جب "میں کون ہوں" یہ پوری طرح وچار ہو چکا۔ تو سامنے سنسار روپ جو درشٹی گوچر ہو رہا ہے۔ اس کے نسبے میں سوچنے لگا۔ یہ سنسار کیا ہے۔ کیونکہ اس کی اُتپتی ہوئی ہے۔ کس کے آشرے یہ کھڑا ہے۔ جیو رچت ہے۔ یا ایشور رچت ہے وہ کون سا سنسار ہے۔ جو ست شاستروں میں دکھدائی کہا گیا ہے۔

ایشور رچت سنسار کیلئے شرتی میں ایسے واک ہیں: "ندا لکشنت ایکو ہم بہو سیام پرجائیے"۔ اس پرمیشور نے اچھا کی میں ایک ہوں۔ بہت پرجا روپ ہو جاؤں اس پرکا سنکلپ کرتے ہی اس سے شبد سہت آکاش کی اُتپتی ہوئی۔ آکاش سے

وایو کی اُتپتی ہوئی۔ وایو میں سپرش گن تو اپنا تھا۔ اور شبد آکاش کا گن بھی موجود ہوا۔ وایو سے اگنی اُتپن ہوا۔ اس میں تین گن تھے۔ روپ اس کا اپنا گن تھا۔ شبد اور سپرش اپنے کارن روپ آکاش اور وایو کا۔ اگنی سے جل کی اُتپتی ہوئی۔ جل میں چار گن ہوئے۔ رس اس کا اپنا گن ہے۔ اور شبد سپرش اور روپ اپنے تین کارنوں کے۔ جل سے پرتھوی کی اُتپتی ہوئی۔ پرتھوی میں پانچوں گن تھے۔ گندھ اس کا اپنا گن ہے۔ شبد سپرش روپ اور رس اپنے کارنوں کے گن ہیں۔ اس طرح ۵ مہابھوت اور پانچ تن ماترا کی اُتپتی ہوئی۔

ان پانچ مہا بھوتوں کے ستو انش سے انتہ کرن کی اُتپتی ہوئی۔ انتہ کرن کے چار پرکار کے کاموں سے اتھوا رتی بھید سے اس کے چار نام ہو گئے۔ من بدھ چت اور اہنکار۔ اسی طرح بھوتوں کے رجو انش سے پانچ پران (پران اپان دیان اُدان اور سمان) اُتپن ہوتے ہیں۔ ہردیہ گدا نابھی کنٹھ اور سر دشریان کے ستھان ہیں۔ بھوک پیاس۔ مل موتر تیاگ۔ کھائے پئے ان جل کا پچانا۔ ہچکی وشو اس اور رس جمع کرنا۔ اور رس کو سب انگوں میں پہنچانا یہ ان پرانوں کے کام ہیں۔

اسی طرح پانچ گیان اندریہ مہابھوتوں کے ستو گن انش سے اُتپن ہوئے بتلائے گئے ہیں۔ آکاش کے ستو گن انش سے شروتر۔ وایو کے ستو انش سے توچا۔ اگنی کے ستو انش سے نیتر۔ جل کے ستو گن انس سے رسنا۔ اور پرتھوی کے ستو انش سے گھران کی اُتپتی ہوئی۔ اسی ریتی سے سوکشم سرشٹی کی رچنا ہوئی۔

اس کے بعد ایشور اچھا سے ۵ بھوتوں کا پنچی کرن ہوا۔ ایک ایک بھوت کے تمو انش کے دو دو حصے ہو گئے۔ ایک ایک حصہ تو جیسے کا تیسا ہی رہا۔ اور دوسرے آدھے حصوں کے پھر چار چار حصے (بھاگ) ہو گئے۔ اس طرح ایک ایک بھوت کے ۵-۵ بھاگ ہوئے۔ ایک آدھا۔ اور چار ⅛ حصہ۔ پھر ان کا آپس میں ملن

اس پرکار ہوا۔ کہ ایک بھوت کا آدھا بھاگ۔ باقی چار کے بھو ٹا (⅛) بھاگ ایک ایک آپس میں مل گئے۔ اس کو پنچی کرن کہتے ہیں۔ ان پنچی کرت بھوتوں سے ستھول برہمنڈ کی رچنا ہوئی ہے۔ سب لوک منڈل دیو دیتیہ منش آدی آدی شریر سب ہی ستھول برہمنڈ کے انترگت آتے ہیں۔

اس پرکار کی ایشور رچت جو سرشٹی ہے۔ وہ دُکھ سکھ کی ہیتو نہیں ہے۔ پرنتو جیو رچت سرشٹی دُکھ سکھ کا ہیتو ہے۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے۔ جیو سرشٹی کونسی ہے۔ اور وہ کیونکر رچی جاتی ہے۔ ایشور رچت سرشٹی جس کی رچنا کا ورنن ہو چکا ہے۔ اس کے اوپر ایک دوسری نہ جیو اپنے سنکلپ ارتھات کلپنا دوارا رچتا ہے۔ اور وہ اس سرشٹی کے پدارتھوں کو نام روپ اور سمبندھ دیدیتا ہے۔ مثلاً ایشور سرشٹی کی ناری کو وہ ماتا۔ پتری۔ بہو۔ پتر ودھو۔ چاچی۔ تائی۔ ماسی نانی دادی۔ ایتادی نام دیتا ہے۔ اسی طرح کسی کو پتا۔ بھراتا۔ چاچا۔ تاؤ۔ دادا۔ نانا۔ ماما وغیرہ ٹھہراتا ہے۔ کسی کو اپنا اور کسی کو بیگانہ کسی کو متر اور کسی کو شترو مانتا ہے۔ اب جہاں تک منش کی کلپنا کام کرتی ہے۔ وہ پدارتھوں کے ساتھ اپنے سمبندھ قائم کرتا ہے۔ اس کی میں اور میری کی حدود بڑھتی جاتی ہیں۔ بے جان پدارتھوں میں بھی جہاں اس کا حق ملکیت یعنی میراپن جاگ اُٹھتا ہے۔ وہ بھی اس کی سرشٹی میں شامل ہو جاتے ہیں۔ اور یہ سب مل کر جیو کی سرشٹی بن جاتے ہیں۔ جیو کو انہی سے دُکھ اور سکھ کی پراپتی ہوتی ہے۔ ایشور سرشٹی کی جو وستو جیو کی سرشٹی میں شامل نہیں ہوئی اور جیو نے اس کے ساتھ اپنا سمبندھ نہیں ستھاپت کیا۔ وہ اسے دُکھ سکھ نہیں دیتی۔ ہمارے سمبندھ کر کے کوئی ہمارا متر ہے اور کوئی شترو ہے۔ اور اس کے اترکت ہزاروں پرش اس جگہ میں رہتے ہیں۔ جن سے ہماری کوئی جان پہچان اور راہ و رسم نہیں۔ وہ ہماری سرشٹی کے انترگت نہیں رہتے۔ ان سے ہم کو نہ دُکھ ہوتا ہے۔ اور نہ سکھ۔ نہ ان

سے ہم کو کسی پرکار کا بھے ہی ہے۔ البتہ متر سے ہم سکھ کی چاہ رکھتے ہیں۔ اور شترو سے ہم بھے بھیت رہتے ہیں۔ اور اس سے دُکھ بھی ملتا ہے۔

درشٹانت = کہتے ہیں۔ دو پرشوں کے دو پُتر بدلیش گئے ہوئے تھے۔ ان میں سے فرض کرو ایک کا پُتر مر گیا۔ اور دوسرے کا پُتر زندہ ہے۔ جس کا پُتر زندہ ہے۔ وہ بڑا اقبال والا ہو جانے پر آپ اپنے پتا کو چِٹھی لکھے۔ جس میں اپنی ترقی جاہ و مال کا ذکر کرے اور دوسرے کے پُتر کے مرنے کا سماچار لکھ کر بھیجے۔ اب یہ چِٹھی جب جیتے پُتر کے پتا کو ملے۔ تو وہ کسی سے اس کو پڑھا دے۔ اور وہ پڑھنے والا غلطی سے یا جان بوجھ کر ان کو دُکھی کرنے کی غرض سے اُلٹا ہی سماچار سنا دیوے۔ کہ تمہارا پُتر مر گیا ہے۔ اور دوسرے کا پُتر بڑا دھنی اور سکھی ہو گیا ہے۔ اب جس کا پُتر زندہ ہے۔ وہ پتا تو رونا چلانا شروع کر دیگا۔ جس کا پُتر مر گیا ہے۔ وہ خوش ہونے لگے گا۔ ایشور سرشٹی کے جیتے پُتر کا سکھ نہیں ہوتا اور ایشور سرشٹی کے مرے ہوئے کا دُکھ نہیں ہوتا۔ منومے خیالی جو پُتر اس کا ہی دُکھ سکھ ہوتا ہے۔ ایشور سرشٹی کا پُتر تو کب کا مر گیا تھا۔ اس کے مرتے ہی دُکھ ہونا چاہئے تھا۔ وہ تو ہوا نہیں جونہی خیال میں پُتر دوارا منومے پُتر کا مرتیو سماچار ملا۔ اپنے سنکلپ سے ہی دُکھی ہونے لگا۔ اسی لئے جیو جگت کو است متھیا خیالی اور منو کلپت کہتے ہیں۔ اور یہی جیو سرشٹی دُکھ اور سکھ کی ہیتو ہے۔

اس طرح سے وچار کرنا ہی سوچار نا نام کی دوسری بھومکا گیان کی ہے۔ جس میں جگیاسو سوتنتر روپ سے وچار کرنے یوگیہ ہو جاتا ہے۔ وہ صرف اسی لئے ہی کسی بات کو ست نہیں مان لیتا۔ کہ وہ کسی مہاپرش نے کہی ہے۔ یا کسی ست شاستر میں لکھی ہے۔ بلکہ وہ اس پر سوئم وچار کرتا ہے۔ اور وچار کے پھل سروپ جب اس کی شدھ تیبر بدھی اس کو ٹھیک مانتی ہے۔ تب وہ اس کے وشواس کا

انگ ہو جاتی ہے۔

۱۲۔ دوہا۔ تو انسا سو تیسری۔ من کو پر تیا ہار!!
ستھر ہوئے شدھ سوروپ کی۔ راکھے نت سنبھار

(شرح) پرش من کو باہیہ اور انترک وشیوں سے روک کر سوروپ میں ستھر ہوتا ہے۔ اور تت ہی اپنے آتم سوروپ کی بھاونا کرتا ہے۔ یہی تیسری بھومکا تو مانسا ہے۔ اس بھومکا والا اپرام چت ہو کر وچرتا ہے۔ بھوگ پدارتھوں کو وکاری اور ناشوان جان کر ان میں آسکتی سے رہت ہو جاتا ہے۔ سب کو سکھ دینے کی چیشٹا کرتا ہے۔ دوسروں کے دُکھ دیکھ کر دُکھی ہوتا ہے۔ اور کسی کو دُکھ نہیں دیتا۔ سدا اپنے آتم سروپ میں جاگرت رہتا ہے۔ اور اسنگ ورتی سے جیون یاپن کرتا ہے۔ سنت مہاتماؤں کی سیوا میں تت پر رہ کر جو پھل آدی ساتوک بھوجن ملتا ہے۔ وہی کھا لیتا ہے۔ اور جہاں کہیں جگہ ملے وہیں سو جاتا ہے۔ شریر کا ابھمان بالکل نہیں رکھتا۔ نہ ہنکار رہتا کر اس کا بھاؤ اس پر کار ہوتا ہے۔ ”میں نہ کرتا ہوں نہ کراتا ہوں“۔ نہ میں کسی کو دیتا ہوں۔ نہ کسی سے کچھ لیتا ہوں۔ سب ایشور کی آگیا ہے۔ اپنے آدھین کچھ بھی نہیں۔ اس کو سامانیہ اسنگ ورتی کہتے ہیں۔ اس ورتی والا جو کچھ دان یگیہ اور تپ کرتا ہے۔ وہ ایشور ارپن کرتا ہے۔ اپنا ابھمان کچھ نہیں کرتا۔ اور کہتا ہے۔ سب ایشو کی شکتی سے ہوتا ہے۔ یہی اسنگ ورتی جب پری پکو ہو جاتی ہے۔ تو اس کے وچار اس طرح کے ہو جاتے ہیں۔ میں کچھ نہیں کرتا۔ میں کیول چدا کاش سروپ آتما ہوں۔ مجھ میں کریا نام کو بھی نہیں۔ میں نسنگ یہ اسنگ ادویت آتما ہوں۔ اس طرح وہ نر داس انج اونا تی سرو شبد ارتھ سے رہت کیول شونیہ آکاش میں سنھت ہوتا ہے۔ ایسے چت سے رہت چیتن میں جو سھت ہوتا ہے۔ اس کو سر لیشٹ اسنگ کہتے ہیں۔ اسی کو

وشیش اسنگ ورتی والابھی کہتے ہیں۔ اس کی کوچیشٹا درشٹی آتی ہے۔ توبھی اس کے ہردے میں پدارتھوں کی بھاونا کا ابھاو ہوتا ہے۔ پدارتھوں میں ست بُدھی کا ابھاو رہتا ہے۔ جیسے جل میں کمل درشٹی بھی آتا ہے۔ پرنتو اونچا ہی رہتا ہے۔ تیسے ہی وہ کریا میں دِچرتا درشٹی آتا ہے۔ پرنتو اسنگ رہتا ہے۔

یہ تیسری بھومکا گیان کے نکٹ بنتی ہے۔ اور وچار وان ان بھومکاؤں میں سقت ہوکر اپنی بُدھی کو بڑھاتے ہیں۔

۱۲۔ دوہا۔ چترتھی ستواپتی یہ۔ انو بھو اُدے ابھنگ
آتما جگ درسیو پھلے۔ جیوں مدہ سندھو ترنگ

(شرح) تیسری بھومکا میں جو اپنے برہم سروپ کی سمرتی روپی برہم ابھیاس کی دڑرھتا ہوتی ہے۔ تو اسی برہم چنتن کے پھل سروپ ستنشے دپریہ رہت شُدھ اودیت بودھ میں نشٹھا پراپت ہوتی ہے۔ یہی آتم ساکشات کار ہے۔ اس کے بعد نام روپ آتمک پرپنچ بھلے ہی درشٹی گوچر ہوتا رہے۔ وہ پرتیتی متھیا ہی نسچے ہوتی ہے۔ جس سے اب پرش کی اس میں آسکتی نہیں ہوسکتی۔ اس کا اُداہرن اس پرکار دیتے ہیں کہ مرگ ترشنا کا دھوکا صرف ایک بار ہوتا ہے۔ جب یہ جان لیا۔ کہ یہ ریت ہی چمک رہی ہے۔ اور وہاں پانی نہیں ہے۔ تو پھر دوبارہ وہاں پانی کی چمک کو دیکھ کر بھی پرش دھوکا نہیں کھاتا۔ وہ اسے متھیا پرتیتی مانتا ہے۔ یا جس طرح سمندر میں ترنگ بھی متھا ہی پرتیت ہوتے ہیں۔ ترنگ جل روپ ہیں۔ جل سے بھن اُن کی کوئی ستا نہیں۔ جل ہی ترنگ روپ میں دکھائی دیتا ہے۔ اس طرح جل میں ترنگ بُدھی متھیا ہے۔ اسی طرح چوتھی بھومکا والا آتم نشٹھ ہوکر جگت کو متھیا نسچے کرتا ہے۔

۱۴-دوہا- چھیوتن ابھمان جب۔ نشچے کیئو سوروپ
اسنسکتی یہ بھومکا - پنچم مہا انوپ

(شرح)۔ چوتھی بھومکا میں جو برہم آتم ایکتو کا نشچہ درڑھ کیا ہے۔ اسی کے ادھک ابھیاس سے اپنے شریر میں اہنگتا اور ممتو کا ابھاو ہو جاتا ہے۔ ارتھات اپنا شریر اس طرح پرتیت ہوتا ہے۔ جیسے دوسرے کا ہو۔ اس میں دیہہ ادھیاس کی پورن نورتی ہو جاتی ہے۔ اور پرش ہر پرکار کی آسکتی سے رہت ہو جاتا ہے۔ کیونکہ سب آسکتیوں کا کیندر تو ایک ماتر یہ شریر ہی ہے۔ جب ادہشٹان ہی نہ رہا تو اس کے آشرت آسکتی کہاں رہ سکتی ہے۔ سادھک کی یہی اوستھا اُپکار رہت آسنسکتی نام کی پانچویں بھومکا ہے۔

۱۵- دوہا- کہے پدارتھ بُدھی لون۔ سب کو ہوئے ابھاؤ
یہ پدارتھ ابھاونی۔ کھشٹی بھومی لکھاؤ

(شرح)۔ برہم ابھیاس کی زیادہ درڑھتا سے جب پدارتھوں میں پدارتھ بُدھی نہیں رہتی۔ نام روپ کے ہوتے ہوئے ادہشٹان روپ سے برہم ہی درشٹی آتا ہے۔ جس طرح صراف کو تمام نام روپ آتمک بھوشنوں کے ہوتے ہوئے سب سورن ہی پرتیت ہوتا ہے۔ شریر من اندر یہ بُدھی آدی سب کچھ برہم ہو جاتا ہے۔ برہم سے بھن کچھ بھی باقی نہیں رہ جاتا۔ یہی پدارتھوں کا ابھاؤ روپ پدارتھ ابھاونی نام کی چھٹی بھومکا ہے۔

۱۶- دوہا- بھاو ابھاو نہ تہاں کچھو۔ سپتم تُریا ہیں
میں تُو تہاں نہ سنبھوے۔ کہا ہے کہا ناہیں!

(شرح) سادھنا کی وہ انتم اوستھا جسے تُریا کہتے ہیں۔ ساتویں بھومکا گیان کی ہے۔ یہ اپنے آپ سے سادھن کے جاننے یوگیہ ہے۔ اس کا کتھن نہیں

ہو سکتا۔ جس طرح گونگا گڑ کھا کر اس کا سواد نہیں بتلا سکتا۔ اسی طرح اس اوستھا کو پراپت ہو کر پرش اپنے آپ میں لین ہو جاتا ہے۔ وہاں میں، تو، یہ وہ آدی دویت دیوہار اسمبھو ہو جاتا ہے۔ وہاں نہ بھاؤ ہے نہ ابھاؤ ہے۔ نہ ست ہے۔ نہ است ہے۔ نہ جڑ ہے۔ نہ چیتن ہے۔ نہ گیان ہے نہ اگیان ہے۔ نہ پاپ ہے نہ پُن ہے۔ ارتھات وہ سرو شبدارتھوں سے رہت اوستھا ہے۔ شرتی نے کہا ہے۔ "برہم وت برہمیو بھوتی"۔ برہم کو جاننے والا برہم ہی ہو جاتا ہے۔ اس طرح سادھک برہم گیانی ہو کر برہم ہی ہو جاتا ہے۔ اور اس کے وشے میں شرتی نے کہا ہے۔ "جس کو من اور بانی نہ پراپت ہو کر نورت ہو جاتے ہیں"۔ یہی تریا نام کی سپتم بھومکا ہے۔

تُریا کے شبدارتھ چوتھے کے ہیں۔ اوستھاؤں کے سمبندھ میں یہ نام دیا گیا ہے۔ شریر کی تین اوستھائیں جاگرت۔ سوپن اور سشپتی ہیں۔ اور چوتھی تُریا سوروپ آتما اتھوا چیتن سروپ ہے۔ یہ درحقیقت نہ اوستھا ہے۔ نہ بھومکا ہے۔ بلکہ سوروپ چیتن کی چیتنا ہے۔ جس میں سبھی کا نام بھی تُریا کہا جانے لگا ہے۔

١٧۔ سورٹھا۔ پرگٹ کری گورو دیو سپت بھومکا گیان کی
اناتھ ہٹے رج بھیو۔ چت دے کرت وچار جو

(شرح) شری اناتھ داس جی کہتے ہیں۔ کہ ستگورو نے کرپا کر کے گیان کی سات بھومکا پرگٹ کر کے کہہ دیں۔ جو کوئی چت کو ایکاگر کر کے ان کو بھلی پرکار وچار کرے گا وہ اپنے واستوک سوروپ کو جان لیویگا۔ اتھوا وہ آتم ساکشات کار کر پائے گا۔

١٨۔ دوہا۔ ترتیو مال وچار۔ ہرن سکل سنتاپ
گیان بھومکا پرگٹ کر۔ بھو شانت اب آپ

(شرح) ۔ وچار مالا گرنتھ کا تیسرا وشرام جو سب پرکار کے کلیشوں کو دور کرنے والا ہے ۔گیان کی سات بھومکا کو پرگٹ کر کے اب آپ شانت ہوتا ہے ۔ اربھات تیسرا وشرام سماپت ہوا۔

(سپت گیان بھومکا نامی تیسرا وشرام سماپت ہوا)

چوتھا وشرام

(گیان سادھن ورنن)

۱۔ دوہا۔ بھگوان میں جانیو بھلے ۔ سپت بھومکا گیان
نرل گیان اُدیوت کو ۔ سادھن کون پران

(شرح) ۔گیان کی سات بھومکا کو جان کر ششیہ کو گیان پراپتی کے سادھنوں کو جاننے کی اِچھّا ہوئی ۔ اس آشے سے اس نے یوں کہا ۔ ہے بھگون میں نے گیان کی سات بھومکا کو بھلی پرکار جان لیا ہے، اب آپ کرپا کر کے مجھے نرُپادھی نرو شیش شدھ برہم کے گیان پراپتی کے سادھن تبلائیں ۔ کن کن سادھنوں سے برہم گیان کی پراپتی ہوتی ہے ۔ اتھوا برہم گیان میں ادھکار پراپت ہوتا ہے ۔ تاکہ میں بھی ان سادھنوں کی کمائی کر کے برہم کو جان سکوں ۔

۲۔ دوہا۔ بھگون بھرم نسے نہیں ۔ کہہ دیپک کی بات
پورن گیان اُدے بنا ۔ ہردے بھرم نہیں جات

(شرح)۔ ہے بھگون۔ اگر کچھ لوگ اندھکار میں بیٹھ کر اگر دیپک کی چرچا کرتے رہیں۔ یا تیل بتی اور چراغ کی باتیں کریں۔ کہ ان کے میل سے روشنی ہوتی ہے۔ ان کی باتوں سے اندھکار دور نہیں ہوتا۔ اور پرکاش پرکٹ نہیں ہوتا۔ جب تیل بتی ڈال چراغ کو روشن کیا جائے۔ تو اس کی روشنی سے اندھیرا دور ہوجاتا ہے۔ اسی طرح سے ہے گورودیو میں مانتا ہوں کہ پورن گیان اُدے ہوئے بنا ہردے دیش میں جو بھرم روپی اندھکار ہے۔ وہ دور نہیں ہوسکتا ہے۔ اس لئے آپ کرپا کر کے ان سادھن دشیش کو بتلائیں جن سے گیان روپی دیپک روشن ہوسکے۔

۳۔ دوہا۔ پرتھمے جگت آسکتی تج۔ دارا ست گرہ دت

دش دت دشئے بسار جگ۔ راگ دویس ایت

(شرح) بشسٹھ کی پرارتھنا سن کر گورودیو نے کہا۔ ہے دتس۔ سب سے پہلے بھوگ پدارتھوں کا ادہشٹان روپ جو جگت ہے اس میں اپنی آسکتی کا تیاگ کر اور استری پُتر دھن اور گھربار میں بھی تو اپنی آسکتی کا تیاگ کر۔ کیونکہ جب تک تیرے انتہ کرن میں شریر روپی سنسار اور استری پُتر دھن اور گھربار میں آسکتی بنی رہے گی۔ تیرا من انہی میں رمن کرے گا۔ تیرا چت ان کا ہی نت چنتن کرے گا۔ بدھی ان کو ہی سکھ روپ جان کر اُن سے سکھ پراپتی کی لالسا کرے گی۔ اور تیری ساری آیو انہی دشیوں اور بھوگ پدارتھوں کی پراپتی اور رکشا کے یتن پریتن میں بیت جاوے گی۔ یہ آسکتی برہم گیان کی ورودھی ہے۔ گیان پراپتی میں بڑی بادھا ہے۔ پنچ دشی کار نے کہا ہے۔ کہ جیو دشئے آنند میں گرست اور جگت میں آسکت ہوکر کبھی بھی اپنے سوکم پرکاش آتم سوروپ کو نہیں جان سکتا،، رشی اشٹاوکر نے راجہ جنک کو بھی یہی اُپدیش دیا تھا،، ہے تات۔ اگر تو مکتی کا طالب ہے۔ تو دشیوں کو دش کے سمان تیاگ دے،، اس لئے

ہے شتشیہ۔ تم وشیوں کو زہر سمجھو۔ وشے رس روپی وش سے ہی منش اناتم میں آتم ابھمان کرتا ہے۔ اور اپنے آپ کو بھول جاتا ہے۔ جس سے جنم مرن روپی آداگون کے دُکھوں کا پاتر ہوتا ہے۔ لہذا وشیوں کا پرتیاگ کرو۔

اس کے علاوہ جو تمھیں کچھ پدارتھوں میں راگ بُدھی ہے۔ اور کچھ سے دویش ہوتا ہے۔ جن وستوؤں کو تم سکھ دائیک مانتے ہو۔ ان کی اِچھا کرتے ہو۔ اور ان کو پانا چاہتے ہو۔ ان میں تمھاری آسکتی ہو جاتی ہے۔ جن وستوؤں کو اپنے پرتی کول اور دکھدائی جانتے ہو۔ ان سے سدا دور رہنا اور بچنا چاہتے ہو۔ یہی تمھارا ان کے پرتی دویش ہے۔ جب تک راگ دویش کی برتیاں اُٹھتی رہتی ہیں۔ تمھاری بُدھی سم اور اڈول نہیں رہ سکتی۔ نت چلائمان رہتی ہے۔ اور بُدھی کے چنچل ہونے سے سکھ کہاں ہو سکتا ہے۔ منش سدا اشانت اور وکشپت چت رہتا ہے۔ اور گیان کے اُدے ہونے میں یہ راگ دویش پرتی بندھک سدھ ہوتے ہیں۔ اس سے ان کا بھی تیاگ کرنا چاہئیے۔

۴۔ دوہا۔ پرتیہ اتی پریہ جو جانی نہ۔ کرت پربتی ادھکائے
تے شبھ اتی متی مت حگ۔ ورتھا دھری نہ کائے

(شرح)۔ ششیہ من ہی من سوچ رہا تھا۔ کہ گورودیو نے آسکتی کا تیاگ تو بتلا دیا۔ پرنتو وہ کیونکہ سِدھ ہو گا۔ یہ نہیں بتلایا۔ اور میں جانتا بھی نہیں ہوں اتنے میں گورودیو نے کہا۔ ہے سومیہ۔ پدارتھوں میں راگ اور آسکتی اس لئے ہوتے ہیں۔ کہ ہم ان کو ست سمجھتے ہیں۔ اور اُن میں سکھ کی بھاونا رکھتے ہیں۔ ان کی آسکتی تیاگ کرنے کا سہل ڈھنگ یہ ہے۔ کہ ان میں دوش درشٹی اپین کی جائے۔ جب بُدھی میں انکا متھیا تو اور وکاری سروپ نشچے ہو جائیگا۔ تب ہمارا راگ ان پدارتھوں سے ہٹ جائے گا۔

اسی سلسلے میں سب سے پہلے استری کے دوشن بکھان کرتے ہیں۔ انھوں نے کہا۔ جو منش استری کو بہت پیاری سمجھ کر ان کے ساتھ بہت پیار اور محبت کو بڑھا لیتے ہیں۔ اور ان کے پریم جال میں اس طرح پھنس جاتے ہیں۔ کہ وہ اُن کے بے دام غلام ہو کر جیون کو برباد کرتے ہیں۔ وہ بڑے مورکھ اور بُدھی ہین پرش ہیں۔ اُنھوں نے منش جنم کو دیرتھ ہی کھو دیا۔ جس شریر سے موکش سدھی ہو سکتی تھی۔ اس کو دشے واسنا میں نشٹ کر دیا۔ استری شریر کے جگیاسو یہی دو شش پرش کے شریر میں آردپٹ کریں اور دیکھیں۔

۵۔ دوہا۔ استھی مانس اور رودھر توک۔ کشمل نکھ شکھ پور!
نِردھن اشچی ملین تن۔ تیاگ آگ جیوں دور

(شرح)۔ ہے ششیہ۔ استری شریر ہاڑ مانس رکت اور چمڑی ان اپوتر وستوؤں سے پاؤں کے ناخنوں سے لیکر سر کی چوٹی تک بھرپور رہے۔ اوپر سے یہ شریر اپوتر اور ملین ہے۔ درگندھی یکت پدارتھ اس میں بھرے رہتے ہیں۔ آنکھوں سے گد۔ کانوں سے میل۔ ناک سے گندگی۔ منہ سے لار۔ رودم رودم سے پسینہ۔ گدا اور لنگ سے ٹٹی اور پیشاب۔ جہاں گھاؤ ہو جائے۔ وہاں پیپ اور کرمی کیڑے پڑ جاتے ہیں۔ اس طرح کا یہ گندہ شریر ہے۔ اس میں رہ مورکھتا ہے۔ پھر اس شریر کا کیا بھروسہ ہے۔ کسی وقت گر جائے۔ کیونکہ یہ چھن چھن ناش کی اور جا رہا ہے۔ انت میں یہ راکھ کی ڈھیری ہو جاتا ہے۔ جل جانے کے بھے سے جس طرح لوگ آگ سے دور رہتے ہیں۔ اسی طرح پرش کو استری روپی اگنی سے اور استری کو پرش روپی اگنی سے سدا دور رہنا چاہئے۔

یہاں کوئی شنکا کر سکتے ہیں۔ کہ اگر نر اور ناری اس طرح کا تیاگ کر دیں گے تو منش سماج کی وردھی کیونکر ہو گی۔ ان کو جاننا چاہئے۔ کہ یہ اُپدیش برہم گیان

کے جگیا سو کو دیا جا رہا ہے۔ اور اُن ہی پر لاگو ہے۔ باقی لوگ نہ اس کے ادھکاری ہیں۔ اور نہ وہ اس پرکار کا تیاگ کر سکتے ہیں۔

۶۔ دوہا۔ آہی وش تن کاٹے چڑھے۔ ایہ چیتوت چیتہ جاے
گیان دھیان پن پران ہو۔ لیت مول یت کھاے

(شرح)۔ سانپ کا زہر تو شریر کو کاٹنے پر یعنی سپرش سے شریر میں چڑھتا ہے۔ پرنتو کام روپی زہر استری کے چنتن ماتر سے شریر میں پرویش کر جاتا ہے۔ اس لئے استری چنتن کو بھی میتھن کہا ہے۔ استری سپرش سے تو سارا گیان دھیان اور پران روپی دھن کا ناش کر دیتی ہے۔ میتھن کرنے سے پرانوں کی گتی بڑھ جاتی ہے۔ اس لئے پرانوں کا ادھک دیہ ہوتا ہے۔ یہی پرانوں کا کھایا جانا ہے۔ کسی کوی نے کہا ہے
جب پنڈت پڑھتے پرپھسرے اُکتی یکتی سب ہی بسرے
ان دوہوں میں استری جاتی کی نندا نہیں کی گئی۔ بلکہ کام روپی وکار کی نندا کی گئی ہے۔ چونکہ یہ گرنتھ پرشوں نے رچے ہیں۔ اور زیادہ تر پرش ہی ان کا ادھین کرتے ہیں۔ اس لئے گرنتھ کارنے کیول پرش جگیا سوؤں کی درشٹی سے استری شریر کی نندا کی ہے۔ تاکہ جگیاسو کو کام ورتی سے ورجت کیا جا سکے۔ استری جگیاسوؤں کو پرشوں کے شریر میں ایسی ہی دوش درشٹی کرنی چاہئے۔ تاکہ وہ بھی کام کے آکشیپ سے بچ کر برہم گیان کو سہل پراپت کر سکیں۔

۷۔ دوہا۔ میتھن اشٹ پرکار جو۔ اناتھ کہیو شرتی چاہیں
ان تے بچ وپریت جو۔ برہم چریہ کہیں تاہیں

(شرح) شری اناتھ داس جی کہتے ہیں۔ یہ آٹھ پرکار کے میتھن میں شرتی کے آدھار پر کہہ رہا ہوں۔ ان آٹھ پرکار کے میتھن سے وپریت جو آچار ہے۔ اسے ہی برہم چریہ کہنا چاہئے۔ اتھات دہی برہم کی پراپتی میں سہائیک آچار ہے

دہی سدا چار ہے۔ اتھوا برہم چریہ ہے۔

۸۔ دوہا

سرون سمرن کیرتن چتون بات اکنت

درن سنکلپ پرتین تن پراپتی است کہنت

(شرح)۔ جن آٹھ پرکار کے میتھن کا ساتویں دوہے میں ورنن ہوا تھا۔ ان کے نام یہ ہیں۔ (۱) سرون۔ استری کے سوندریہ آدی گنوں کا دوسروں سے شرون کرنا۔
(۲) سمرن۔ سنے ہوئے استری کے روپ گن سمبندھی واکوں کو اکیلے میں بیٹھ کر یاد کرنا۔
(۳) کیرتن۔ انہی گنوں کا دوسروں کے پرتی کتھن کرنا۔ یا اپنے دل ہی دل میں گن گان کرنا۔
(۴) چتون۔ جس استری کے گنوں پہ مگدھ ہوا ہے۔ اس کے روپ کا چنتن کرنا۔
(۵) اکنت۔ پھر اچھا کرنی۔ کہ کہیں اکیلے میں بات چیت کرنے کا موقعہ ملے۔ اور یتن کر کے ایکانت میں بات چیت کرنا۔
(۶) درڑھ سنکلپ۔ استری کو پراپت کرنے کا درڑھ سنکلپ کرنا۔ میں ضرور اسکو پاکر رہونگا۔
(۷) پرتین۔ استری کی پراپتی کیلئے درڑھ سنکلپ ہو کر پرتین کرنا۔ کوشش کرنا۔
(۸) پراپتی۔ جب پرتین پھلی بھوت ہو کر اشٹ وستو کی پراپتی کرا دے اور وستو کا اُپ بھوگ کیا جاوے۔

یہ کام واسنا کی آٹھ صورتیں ہیں۔ کامی لوگ انہی کے دوارا اپنی واسنا کی پورتی کرتے ہیں۔ اور جگیاسو کیلئے یہ سب ہی تیاگ کرنے یوگیہ ہیں۔ ان کے وپریت جو بھاؤ ہیں۔ وہی برہم چریہ کے لکشن جاننا چاہیئے۔

۹۔ دوہا۔

سُت میٹھی باتیں کہے۔ منو موہنی منت

سن سن آنند پا دئی۔ وش ہوت مڈھ جگ جنت

(شرح)۔ استری دوش درشن کے بعد پُتر کے موہ میں دوش درشاوتے ہیں پُتر جب توتلی زبان سے میٹھی میٹھی باتیں کرتا ہے۔ تو ماتا پتا ان کو شرون کر کے اس طرح موہت

ہوتے ہیں۔ مانو یہ کوئی موہنی منتر ہیں۔ انہی باتوں کو بار بار سن کر جو آنند مانتے ہیں۔ اور پتر کے دش میں ہوتے ہیں۔ وہ اس جگت میں موڑھ جیو ہیں۔ وہ دُکھ ہی بھوگیں گے۔ کسی کوی نے کہا ہے سو دوہا۔

کر دچاریوں دیکھئے پتر سدا دُکھ روپ سکھ چاہت جو پوت تے تے موڑھن کے بھوپ

منش اپنے آرام کیلئے استری اور پتر کا غلام ہو جاتا ہے۔ اور آخری عمر میں جب شریر جرجر ہو جاتا ہے۔ اعضا کمزور ہو جاتے ہیں۔ اندریاں شتھل ہوتی ہیں۔ جس وقت دراصل سیوا اور آرام کی ضرورت ہوتی ہے۔ کوئی پوچھتا بھی نہیں۔ بلکہ ہنسی اور مذاق کرتے ہیں۔ یا دھتکار دیتے ہیں۔ اپمان کرتے ہیں۔ اس وقت منش اپنی کرنی پہ پریشان ہوتا ہے۔ دانت پیستا ہے۔ مگر کیا کر سکتا ہے۔ غصہ کر کے اپنا ہی سر نوچتا ہے۔ اور سینہ جلاتا ہے۔ کوئی اس کی پرواہ نہیں کرتا۔ اس لئے واجب ہے۔ کہ منش شروع سے ہی اپنی ساری کریا سوئم اپنے شریر سے کرنے کی عادت ڈالے۔ دوسروں پر اپنا بوجھا نہ ڈالے۔ اس سنسار میں کوئی کسی کا نہیں۔ سب اپنے اپنے مطلب کے ساتھی ہیں۔ گورونانک دیوجی کا فرمان ہے۔

جگت میں جھوٹی دیکھی پریت۔ اپنے ہت سے سب جگ باندھیو۔ کیا دارا کیا میت

کیا استری کیا پتر اور کیا متر سبھی اپنے اپنے ہت کے پورتی کیلئے یتن کر رہے ہیں۔ جہاں سے کسی کی اچھا پورتی کی آشا ہوتی ہے۔ وہاں ہی وہ اپنا سمبندھ جوڑ لیتا ہے اور جب اپنا مطلب نکل جاتا ہے۔ فوراً پیٹھ پھیر لیتے ہیں۔ اس لئے کہا ہے۔ کہ جو دوسروں پر بھروسہ کرتے ہیں۔ وہ اس جگت میں مورکھ اور موڑھ ہیں۔ اپنے آپ کو مسافر جان کر سدا ہی منزل پر نگاہ رکھنی چاہئے۔ راستہ کی دلکش اشیا اور دل فریب نظاروں میں نہیں پھنس جانا چاہئے۔ ورنہ پچھتانا پڑے گا۔

۱۰۔ دوہا۔ کاج اکاج لہیو نہیں۔ کہیو موہ۔ درڑھ بندھ
نگورد کھوج مگ نہ چھیو۔ بھو سندھو متی اندھ

(شرح) جنہوں نے استری اور پتر میں آسکتی اُتپن کرکے اپنے آپ کو درڑھ بندھن سے بدہا مان کرلیا ہے۔ اور موہ کی پٹی ان کی بدھی روپی آنکھوں پر اس قدر پکی ہو گئی ہے کہ انکو نہ تو یہ سوچ ہوتی ہے۔ کہ مجھے کیا کرتویہ ہے۔ اور کیا نہیں کرنا چاہئے۔ میرا منش شریر دہارن کرنے کا کیا لابھ ہے۔ اس کا کبھی وچار ہی نہیں کیا اور نہ ہی ست گورو کی تلاش کی ہے۔ اور نہ ست مارگ کو کھوجنے کا یتن ہی کیا ہے۔ جس سے تتو گیان کی پراپتی ہو کر منش کرتیہ کرتیہ ہو جاتا ہے۔ اس طرح کے وویک ہین پرش سنسار ساگر میں غوطے کھاتے رہتے ہیں۔ اس لئے ان کو موڑھ کیا گیا ہے۔

منش اور پشو میں صرف گیان شکتی کی ادھکتا ہے۔ ورنہ بھوگ بھوجن بھے اور نندرا تو دونوں یونیوں میں ایک جیسی ہیں۔ جن پرشوں میں گیان اور وویک نہیں۔ وہ منش چولے میں پشو ہی ہیں۔ اس وشئے میں ایک کوی نے کہا ہے۔ دوہا۔
ندرا بھوجن بھوگ بھے۔ یہ پشو پرش سمان نرن گیان نج ادھکتا گیان بنا پشو جان

۱۱۔ سورٹھا۔ اندھ کوپ سم گیہہ۔ پچھیو نہ جانیو مرم سٹھ
بندھیو پشو وت یہہ۔ سُت تریا کریڈا مرگ بھیو

(شرح)۔ استری پتر من وشش درشانے کے بعد اب گھر کا دُکھد سوروپ دکھلاتے ہیں۔ کہتے ہیں۔ گھر جس کو منش اپنا واس ستھان مانتا ہے۔ اور جس کا نرمان اپنے آرام کی خاطر کرتا ہے اندھے کوئیں کی طرح دُکھدائی ہے۔ جس کنوئیں میں پانی نہ ہو۔ نہ بہت گہرا ہو۔ اندر روشنی نہ جا سکے اس کو اندھ کوپ کہتے ہیں۔ جس طرح اندھے کوپ میں گر کر کوئی سکھی نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح گھر میں رہ کر ممتا کی رسی سے بندھا ہوا کوئی سکھی نہیں ہو پاتا۔ اس بھید کو نہ جان منش ساری آیو اسی

گھر کے بھرن پوشن میں لگا دیتا ہے۔ اینٹ پتھر چونے میں اس کا ممتو جاکر پھیل جاتا ہے۔ اور دن رات اسی کے بناؤ سنگار میں لگا رہتا ہے۔ دھن اور سمے خرچ کرتا ہے۔ پرنتو اتنا ہی بندھن درڑھ ہوتا جاتا ہے۔ اس گھر میں رہنے والے استری پتر آدی کے سنیہہ روپی رسّی سے بندھا ہوا انکو پرسن کرنے کیلئے انت یتن کرتا ہے۔ سیوک کی نیائیں سیوا کرتا ہے۔ گھر والے بھی اس سے زیادہ سے زیادہ کام لینے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ اپنے کنبہ والوں کا پشو بن جاتا ہے۔ ایسا موڑھ ہو جاتا ہے۔ کہ وہ یہ نہیں سمجھ سکتا۔ کہ استری پتر آدی سب سمبندھی اپنے اپنے آرام کی خاطر اس سے پریتی کرتے ہیں۔ اور وہ ان سے آشا کرتا ہے۔ کہ وہ سب بڑھاپے میں اس کی سیوا کریں گے۔

۱۲۔ دوہا۔ درویہ دُکھدتیں بھانت یہ۔ سنپت مانت کرور
دِسریو آتم گیان دھن۔ سب سکھ سمپت مُور

(شرح)۔ استری پتر اور گھر کے سمان یہ لکشمی اتھوا دھن بھی بہت دُکھدائی ہے۔ اس کو جو سمپتی مانتے ہیں۔ وہ بڑے دُشٹ ہیں۔ کیونکہ اس دھن کے سنچے کرنے سے منش آتم گیان روپی دھن کو بھول جاتا ہے۔ جو کہ برہم سکھ روپی سمپتی کی پراپتی میں ہیتو ہے۔ دھن کا اُپیوگ صرف روٹی اور وستر کیلئے ہے۔ جس سے منش کی شریر یاترا سکھ پورک ویتیت ہو جاوے۔ اس سے ادھک اس کا کوئی لابھ نہیں۔ جو لوگ دھن کا سنگرہ کرتے ہیں۔ وہ گویا اپنے آپ کے شترو ہیں۔ کیونکہ جب دھن میں موہ ہو جاتا ہے۔ تو پرش دھن کو جمع کرنے کیلئے اپنے آرام و سکھوں کا بھی پریتاگ کر دیتا ہے جس سکھ کیلئے دھن کی ادھیکتا تھی۔ وہی سکھ اس سے پراپت نہ کیا۔ تو اس کے سنچے کرنے سے کیا لابھ ہوگا۔ یہ کوئی نہیں سوچتا۔ اس شریر کا بھی کوئی بھروسہ نہیں۔ اور دھن بھی ایک جگہ ستھر روپ میں نہیں ٹکتا۔ اس واسطے ان کا آپس میں ویوگ

ہونا ضروری (انوار یہ) ہے۔ ساری عمر دُکھ برداشت کر کے اس کو جمع کیا اور بھوگ
کئے بغیر یہ جب ناش ہو جائے گا۔ تو کتنا دُکھ ہو گا۔ پھر دھن کی زیادتی منش کے دیہہ
ابھمان کو بہت کڑا کر دیتی ہے۔ گردن اکڑ جاتی ہے نمرتا دیا شیل آدی سدگن اس
دھنی سے دور بھاگ جاتے ہیں۔ بھوگ ولاس کا وہ شکار ہو جاتا ہے۔ اور جب یہ
دھن جاتا ہے۔ تو منش کی کمر توڑ کر جاتا ہے۔ بعض اوقات تو منش کے پران بھی ساتھ
لے جاتا ہے۔ اسی لئے گیانی مہاپرشوں نے دھن کی نندا کی ہے۔ جگیا سو جنوں کو دھن
سے پریتی نہیں کرنی چاہئے۔ کنتو اس کا سدا اپیوگ کرنا چاہئے۔

۱۳۔ دوہا۔ بھوا اُدّم پرانی کرے۔ اتی کلیشتا ہیت
جڑے تو رکشا نِت دُکھ۔ جائے تو پران سمیت

(شرح)۔ دھن کمانے کیلئے منش بیوپار۔ نوکری۔ مزدوری آدی انیک پرکار
کے اُپائے کرتا ہے۔ جن سے اتی کلیش کی پراپتی ہوتی ہے۔ اور اگر پیٹ کاٹ کر
کسی طرح دھن جمع ہو جاوے تو پھر اس کی رکشا کی چنتا لگی رہتی ہے۔ کہیں چور اس
کو چرا نہ لے جاویں۔ اگنی کر کے ناش نہ ہو جائے۔ یا سرکار کوئی ٹیکس وغیرہ کے روپ
میں نہ لے لے۔ اس طرح دھن کے اکٹر ہونے میں بھی کلیش ہی ہے۔ اور اگر
بدقسمتی سے دھن کا ناش ہو جائے۔ کاروبار میں نقصان ہو جاوے۔ مقدمہ یا
بیماری گھر میں آ جاوے۔ یا چوری ہو جاوے۔ تو دھنی پرش کا اکثر دل ہی بیٹھ جاتا
ہے۔ اور اُن کو پران سے بھی ہاتھ دھونے پڑتے ہیں۔ وہ دھن منش کی جان
بھی ساتھ ہی لے جاتا ہے۔ جس دھن کے اکٹر کرنے میں کلیش ہے۔ رکھشا کرنے
میں اور ناش میں اتھوا خرچ کرنے میں کلیش ہے۔ اس کا تیاگ ہی کرنا چاہئے۔
اس کے موہ میں نہیں بندھنا چاہئے۔

۱۴۔ دوہا۔ تاں تے ان کو سنگ تو۔ چھپا ڈکشل جیہا ن
مانو وش تے سرپ تے ٹھگ تے چھپٹو ندان

(شرح)۔ اوپر کے دوہوں میں استری۔ پتر۔ اور گرہ دھن ہیں زوش اور دُکھ سدھ کیا ہے۔ ہے ششیہ ایسے دُکھدائی سمبندھوں کا تو اپنے کلیان کے نمت تیاگ کر۔ اگرچہ کلیان سکھ کو کہتے ہیں۔ اور وہ اشٹ دستو کی پراپتی سے ہوتا ہے۔ پھر دُکھ کی نورتی بھی سکھ روپ ہوتی ہے۔ جس طرح اگر کسی پرش کو زہر دیا جائے یا سانپ ڈس لے۔ سانپ ہی کے ڈسنے کا بھے ہو۔ اور وہ کبھی ڈاکوؤں کے وش ہو جاوے اور کسی طرح ان سے بچ جاوے۔ تو اپنے کو بڑا سکھی مانتا ہے۔ اسی طرح ان سمبندھوں کے تیاگ سے بھی پرش سکھی ہو سکتا ہے۔

۱۵۔ دوہا۔ جگت کھید میں پرے جن۔ کیول دکھ تا ماہیں
ست ست پُن ست کہوں۔ سکھ پُن سپنے ہو ناہیں

(شرح)۔ ہے ششیہ۔ یہ جگت کھید سروپ ہے۔ جو لوگ اس کے موہ چکر میں پھنسے ہیں ان کو کیول دُکھ اور کلیش کی پراپتی ہوئی ہے۔ میں پورے زور سے ست کہتا ہوں۔ کہ اس سنسار میں تو سوپن میں بھی سکھ نہیں ہے۔ اس لئے اس کو مہان پرشوں اور سنتوں نے دُکھ کا ساگر۔ بھو جل۔ مایا جال وغیرہ نام دیئے ہیں۔ یہ ایک چھلاوہ ہے۔ جو سب کو دھوکا دیتا ہے۔ یہ وہ جادو ہے۔ جس سے سب موہت ہو کر موڑھ بن جاتے ہیں۔ یہ موہنی سروپ ہے۔ جس کو دیکھ کر اگیانی مگدھ ہو اپنے واستو سروپ کو ہی بھول جاتے ہیں۔ اس لئے دُکھ کی نورتی اور سکھ کی پراپتی کیلئے اس سنسار ساگر کا من سے ہی تیاگ کر دینا چاہیئے

یہاں کوئی شنکا کر سکتا ہے۔ کہ جگت کا تیاگ کیونکر ہو سکتا ہے۔ جہاں شریر رہے گا۔ وہاں ہی اس کا سنسار ہو گا۔ یہ شریر جو اس سنسار یا جگت کا ہی ایک انگ

ہے۔اس سے باہر کہاں جا سکتا ہے۔اس کا اتر یہ ہے۔کہ تیاگ کا سمبندھ من سے ہے نہ کہ شریر سے۔شریر خواہ کہیں بھی رہے۔اگر من میں وستو کا موہ یا ممتو نہ ہو۔تو وہ اس وستو کا تیاگ ہی تو ہو جاتا ہے۔جن کے ہردیہ میں کرتا پن کا ابھمان نہیں ہے۔اور سرو جگت کا تیاگ ہے۔اسی واسطے من سے تیاگ کرنے کو کہا گیا ہے۔

۱۶۔دوہا۔ جگ سمندر آسکتی جل۔کام آدک جل جنت

بھنور بھرم تامیں پھریں۔دکھ سکھ لہر اننت

۱۷۔دوہا۔ چنتا بڑوا اگن جہیں۔ترشنا پریل سمیر

جیسے جہاز جاں میں پریو۔تیسے کم دھیر سمیر

(شرح)۔سنسار کو سمندر کا النکار دے کر ورنن کرتے ہیں۔یہ جگت روپی سمندر ہے۔آسکتی اس میں جل ہے۔کام کرودھ لوبھ آدی پانچ وکار۔آشا۔ترشنا اور چنتا آدی اس سمندر میں بڑے بڑے جل جنتو ہیں۔جو کہ مگرمچھ ابتادی کی نیائیں جیو کو ہڑپ کر جاتے ہیں۔سنشے دپریہ سہت اگیان یا بھرم اس سمندر میں بھنور پڑتے ہیں۔جس میں اپنے آپ کو تیراک اور چترماننے والے بھی پھنس جلتے ہیں۔اور دکھ سکھ روپی بے شمار لہریں اس میں ہر سمے اٹھتی رہتی ہیں۔وشے چنتن روپی اس ساگر کی بڑوا اگنی ہے۔اور وشے بھوگوں میں اترپتی روپی ترشنا اس سمندر سے بلوان وایو کے سمان ہے۔گویا ترشنا روپی طوفان ہے۔جس پرش کا شریر روپی جہاز ایسے بھیانک سمندر میں پڑا ہو۔اس کو دھیریہ کیونکر پراپت ہو سکتا ہے۔یعنی وہ کبھی بھی بے فکر نہیں ہو سکتا۔ہر وقت بھے میں رہتا ہے۔کہ نہ معلوم جہاز کس وقت ڈوب جائے گا۔اس لئے جگت میں سکھ کی آشا کرنا موڑ کھتا ہے۔

۱۸- دوہا۔ اپناچیت دُراش بھیو - پر ادگن در سنت
درشٹی دوش تے پرگٹ جیوں ببب شسی گگن لہنت

(شرح) - ہے ششیہ - آنکھوں میں جب پیلیا روگ سے تپلیاں پیلی ہوجاتی ہیں۔ ہر طرف پیلا دکھائی دیتا ہے۔ اور لوک اُکتی بھی ہے۔ ساون کے اندھے کو ہر طرف سبزہ ہی درشٹی گوچر ہوتا ہے۔ یا دوشی درشٹی سے کسی کو آکاش میں دو چندرما پرتیکش پرتیت ہوتے ہیں۔ اسی طرح اپنے چت کے دوش یکت ہونے سے دوسرے شریروں کے دوش نظر آتے ہیں۔ جو ست وادی ہے سدا ست وچن بولتا ہے۔ کبھی جھوٹ نہیں کہتا۔ وہ سب کو ست وادی مانتا ہے اور سب کی باتوں پر ست پرتیت کرتا ہے۔ جس کا ہردیہ چھل کپٹ سے رہت شدھ ہے۔ وہ کہیں بھی چھل کپٹ نہیں دیکھتا۔ یدھشٹر کو ساری سرشٹی میں کوئی متھیا بھاشن کرنے والا نہیں ملا تھا اور دُریودھن کو کوئی ست وادی نہیں نظر آیا تھا۔ اس کا کارن اوپرو کت قاعدہ ہے۔

۱۹- دوہا۔ تاں تے تن ابھمان تج۔ اجہ پھانسی بڑا آ ہے
گیان روپ سنسار کر - بھول نہ گھیئے تا ہے

(شرح)۔ جیودں کو دیہہ ابھمان کرکے ہی جگت میں آسکتی اُتپن ہوتی ہے۔ جو دُکھ سکھ کا ہیتو ہوتی ہے۔ اگرچہ یہ دیہہ ابھمان روپی روگ اس جیو کو انادی کال سے ہورہا ہے۔ اور بہت پرانا ہونے سے اس کے لاعلاج ہونے کی شنکا ہوتی ہے۔ پھر بھی برہم گیان سے اس کا ناش ہو جاتا ہے۔ جس سے سنسار لوپ ہو جاتا ہے۔ ایک دفعہ جب گیان اُدے ہو کر سنسار روپی بھرم کا ناش ہو جائے گا۔ تو پھر بھول کرکے بھی اس میں تھیں آسکتی نہیں ہو گی۔ اس لئے ہے ششیہ۔ یہ تو دیہہ ابھمان کا تیاگ کر۔ تو دیہہ نہیں ہے۔ تو آتم سروپ

چیتن وستو ہے۔

۲۰۔ دوہا۔ سکھ برہما اندر آدی کے۔ شوان وشٹھ دت تیاگ
نام ماتر سکھ اُونی کے۔ بھول نہ ان انوراگ

(شرح)۔ برہما اندر آدی دیوتاؤں کے سکھ بھی تچھ اور کھشن بھنگر ہیں۔ اور ان کا انت بھی دُکھ روپ ہے۔ جس طرح کتے کے وشٹھا کو سبھی تیاگ دیتے ہیں۔ اتھوا اس سے گھرنا کرتے ہیں۔ اسی طرح ان کو دُکھ مولک اتھوا است جان کر تیاگ دینا چاہئے۔ دیوتاؤں کے سکھ کے مقابلے میں پرتھوی لوک کے سُکھ تو اور بھی تچھ اور نام ماتر ہیں۔ ان میں تو صرف سکھ کا آبھاس ماتر ہی پرتیت ہوتا ہے۔ اسی لئے اس کو نام ماتر سکھ کہا ہے۔ پرتھوی لوک اور دیو لوک کے جو سکھ است متھیا استھر دکاری اور دُکھ مشرت ہیں۔ ان میں بھول کر بھی پریتی نہیں کرنی چاہئے۔

ششیہ نے جب یہ سنا کہ وشیوں کے سکھ نام ماتر ہیں۔ اور واستو میں دُکھ روپ ہیں اُس کو اچنبھا ہوا۔ اور اُس نے شنکا کر دی۔ ہے بھگوان آپ کیسے کہتے ہیں۔ کہ وشیوں میں سکھ نہیں۔ سروسادھارن کا یہی انوبھو ہے کہ وشیوں کے سیون سے سکھ پراپت ہوتا ہے۔ جب جب اندریوں کا اپنے وشیوں سے سنیوگ ہوتا ہے۔ تب تب ہی سکھ کی اُپلبدھی ہوتی ہے۔ اس لئے ہے بھگون میری شنکا کا آپ نوارن کریں۔

گورودیو نے کہا۔ ہے ششیہ۔ تمہارا انوبھو ٹھیک نہیں ہے۔ کیونکہ یکتی اور پرمان سے ایسا سدھ نہیں ہوتا۔ یکتی اس پرکار ہے۔

(۱) اگر وشیوں میں آنند ہوتا۔ تو ایک وشے کی پراپتی سے جو کوئی پرتی آنند وان ہو تو اس کو دوسرے وشے کی اِچھّا نہیں ہونی چاہئے۔

یا دوسرے دشئے کی اچھا ہونے پر اس اِچھّا کی پورتی کے بنا بھی آنند ہونا چاہئے۔ لیکن ایسا ہوتا نہیں۔ جو آنند دشئے کے سنیوگ سے ہوتا ہے۔ وہ تھوڑی دیر میں ہی ماترا میں گھٹنے لگتا ہے۔ اور انت میں اس کا ابھاؤ ہو جاتا ہے۔ اگر دشئے میں آنند ہوتا۔ تو وہ دشئے کے ہوتے ستھائی روپ سے پرش کو ملنا چاہئے تھا۔ لیکن چونکہ وہ آنند آگما پائی ہے۔ اس لئے صرف مورتی روپ آبھاس ماتر سکھ ہے۔ اس سے سِدھ ہوتا ہے۔ کہ دشئے میں آنند نہیں۔

(۲) دودھ بڑا میٹھا اور سوادشٹ پدارتھ ہے۔ سب کو دودھ پینے سے آنند ملتا ہے۔ پرنتو ملیریا بخار والے کو دودھ کڑوا لگتا ہے۔ اور اُسے آنند کی پراپتی نہیں ہوتی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ پدارتھوں میں آنند نہیں ہے۔

(۳)۔ دو پرش پیپل کے چھاؤں میں آرام کر رہے تھے۔ ایک کو پیاس لگی۔ اس نے ادھر ادھر جاکر کنواں تلاش کیا۔ کہیں سے رسی اور لوٹا لایا۔ اور پانی نکال کر پیا۔ جس سے اس کو شانتی اور آنند کی پراپتی ہوئی۔ دوسرا آدمی بالکل شانت اور آنند یکت بیٹھا رہا۔ پہلا آدمی پیاس لگنے سے پہلے بالکل شانت اور خوش تھا۔ پیاس لگنے سے اس کے آنند کو پریشانی نے ڈھک دیا تھا۔ اور پانی پینے سے صرف پانی کی اِچھّا دور ہوئی ہے۔ جس سے پریشانی ہٹ گئی۔ اور وہی آنند جو پہلے موجود تھا ظاہر ہو گیا۔ دوسرا آدمی بغیر پانی پئے شانت اور خوش ہے۔ ثابت ہوتا ہے۔ کہ خوشی یا آنند وشیوں میں نہیں +

(۴)۔ کسی پرش کا پریہ پتر بدیش میں گیا ہوا تھا۔ چرکال کے بعد جب گھر لوٹ کر آیا تو اس کو مل کر اُسے بہت آنند کی پراپتی ہوئی۔ اب وہی پُتر

ہر روز ... ا کے پاس رہتا ہے۔ لیکن ہر روز اس کو ویسے آنند کی پراپتی نہیں ہوتی ... ن اوقات جھگڑا بھی ہو جاتا ہے۔ جو دُکھ کا کارن ہوتا ہے۔ اس لئے وشیوں ... کھ نہیں۔

... ھی کال میں جو یوگ آنند ہوتا ہے۔ وہ کسی وشئے کے سمبندھ سے نہیں ... ا۔ کیونکہ وہاں کوئی وشئے یا پدارتھ نہیں ہوتا۔ اگر وشیوں میں ہی آنند ہوتا تو سمادھی اوستھا میں آنند کا بھان نہیں ہونا چاہئے۔ مگر ہوتا ہے۔ اس لئے پدارتھوں میں سکھ نہیں ہے۔

(۶) سوشپتی اوستھا میں نش ... آنند کا انوبھو ہوتا ہے۔ وہ بھی نہیں ہونا چاہئے۔ کیونکہ وہاں کوئی وشئے آدی نہیں ... ۔ اس سے بھی یہی سدھ ہوتا ہے۔ کہ وشئے بھوگوں میں آنند نہیں ہے۔

اس کے علاوہ شرتی پرمان یہ ہے۔ وید میں ... ہے "آتم سروپ آنند کو لیکر سارے آنند والے ہوتے ہیں۔"

(سوال) وشیوں میں آنند نہیں تو بھاستا کیوں ہے۔

(جواب)۔ وشئے اتھوا پدارتھ میں آنند نہیں۔ یہ یکتی اور پرمان سے سدھ ہو چکا ہے۔ مگر وشیوں میں آنند کا بھان اس لئے ہوتا ہے۔ چیتن سروروپ اور سرو ویاپک ہے۔ وہ تمام وشیوں اور پدارتھوں میں ودیمان ہے۔ وشئے اور چیتن کا تادآتم سمبندھ ہونے سے ایک کے گن دوسرے میں پرتیت ہوتے ہیں۔ آنند چیتن کا لکشن ہے۔ اور وہ پدارتھ میں بھان ہوتا ہے۔ کیونکہ چیتن پدارتھ کے ساتھ مل کر تداکار ہو جاتا ہے۔ اور پدارتھ کے نام روپ گن چیتن میں آروپت ہوتے ہیں۔

(سوال)۔ مانا کہ چیتن سروپ آنند ہی وشئے میں بھاسمان ہوتا ہے۔ مگر

اَنیہ ونی وستو کی پرتیتی تو ہونی نہیں چاہئے۔ جیسے بندھیا کا پتر۔ خرگوش کے سینگ۔ ان کی پرتیتی ہرگز نہیں ہو سکتی۔ وشے میں آنند نہیں۔ تو وہ پرتیت نہیں ہونا چاہئے۔ اگر یہ کہا جاوے۔ کہ چیتن سروپ نتیہ آنند کی وشے (پدارتھ) میں انودھینیہ اُتپتی ہوتی ہے۔ تو یہ ٹھیک نہیں۔ اس کے علاوہ سدھانت میں انیتھا کھیاتی کو مانا نہیں گیا۔ جس کے انوسار دوسرے دیش میں ستھت یا پڑی ہوئی دستو دوسرے دیش میں پرتیت ہوتی ہے۔ یا ایک شے دوسرے شے کے روپ میں پرتیت ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر کوئی سچا سانپ برہم پوری کے جنگل میں موجود ہے۔ لیکن آنکھوں کے دوش سے رتنی کینٹ میں پنجاب سندھ چھیتر کے احاطہ میں یاتری کو رسی میں وہ دکھائی دینے لگے۔ جس کو دیکھ کر درشٹا کہے۔ یہ سانپ ہے۔ رسی والی جگہ سانپ نہیں ہے۔ وہ تو دوسرے دیش میں ہے۔ اور دوسرے دیش سے اس کی پرتیتی کا ہونا انیتھا کھیاتی ہے۔ چونکہ انتھا کھیاتی ویدانت سدھانت میں مانیہ نہیں ہے۔ اس لئے یہ کہنا ٹھیک نہیں ہے۔ کہ دشے کی اپادھی والے چیتن کے سروپ آنند کی ہی وشے میں پرتیتی ہوتی ہے۔

(جواب) اگرچہ سدھانت نے انیتھا کھیاتی کو نہیں مانا ہے۔ پھر بھی جہاں ادھشٹان اور آروپیہ وستو دونوں ایک ہی ورتی کا وشے ہوں۔ یعنی یکبارگی ایک ساتھ ہی دکھائی دیتے ہوں۔ وہاں انیتھا خیاطی ہی مانی گئی ہے۔ مثلاً لال شربت کا برف کے سفید یا بے رنگ گلاس میں رکھا ہے۔ گلاس اس سے لال رنگ کا پرتیت ہو رہا ہے۔ اب گلاس اور لالی دونوں ہی ایک ورتی کے وشے ہیں۔ اس لئے ایک وستو کی انیہ میں پرتیتی روپ انیتھا کھیاطی ہی یہاں ماننی پڑتی ہے۔

جہاں انیتھا کھیاتی میں پرتکش ورودھ ہو۔ تو وشے اُپہت سروپ

آنند کا وشے میں انروچنیہ سمبندھ ہوتا ہے۔ کیونکہ آنند کا سروپ سے سمبندھ تو چیتن میں ہے۔ آنند چیتن کا سروپ بہوت لکشن ہے۔ جہاں آنند دکھائی دیتا ہے۔ وہاں ہی چیتن کی ستا ماننی پڑے گی۔ پرنتو جب وہ آنند کسی وشے اتھوا پدارتھ میں دکھائی دیتا ہے۔ جو کہ است جڑ اور دکاری ہے۔ جو لکشن چیتن کے لکشنوں کے دپریت ہیں۔ تو وہاں انروچنیہ کھیاتی ہی ماننی پڑتی ہے۔ وشے میں آنند کی انروچنیہ اپتی ہوتی ہے۔

اگر تم یہ کہو۔ کہ ورتی جس پدارتھ کو وشے کرتی ہے۔ اسی کے آکار ہو جاتی ہے اس پرکار۔ پدارتھ آکار ورتی سے ہی پدارتھ میں سروپ آنند کا بھان ہوتا ہے۔ اسی ریتی سے مارگ میں جو ہم برکش آدی دیکھتے ہیں۔ تو ورتی برکش آکار ہوتی ہے۔ تو وہاں بھی آنند کا بھان ہونا چاہیئے۔ سو تمہارا کہنا ٹھیک نہیں۔ کیونکہ آنند تو صرف ابھلاشت وستو کو وشے کرنے سے پرتیت ہوتا ہے۔ سب وستوؤں میں جن کی ابھلاشا نہیں کی گئی۔ آنند کی پرتیتی نہیں ہوتی۔

کھیاتی کا مطلب پرتیتی یا اظہار ہے۔ جس سے کوئی وستو جانی جا کر پرسدھ ہوتی ہے۔ کھیاتی پانچ پرکار کی ہے۔

(۱) است کھیاتی۔ رسی میں جو سانپ کا وہم ہو جاتا ہے۔ اس وہمیہ پرتیتی کو شونیہ وادی است کھیاتی مانتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے۔ کہ جس ستھان میں رسی ستھت ہے۔ وہاں سانپ ہے ہی نہیں۔ اور اسی طرح دوسرے ستھان میں بھی سانپ است ماترہ ہے۔ نیست مطلق ہے۔ ایسے است سانپ کی رسی سے گھری ہوئی جگہ میں پرتیتی است کھیاتی ہے۔ یعنی است وستو کی دوسری ست وستو میں پرتیتی ہی است کھیاتی ہے۔

(۲) آتم کھیاتی۔ وگیان وادی کہتے ہیں۔ ہم جس شئے کو دیکھتے ہیں۔ اس کا

روپ ہمارے وگیان یا بُدھی سے باہر کہیں موجود نہیں ہوتا۔ مثلاً رسی میں سانپ کی دِکھیہ نمود میں سانپ تو باہر کہیں بھی موجود نہیں ہوتا۔ وہ صرف درشٹا کی بُدھی میں ہوتا ہے۔ اس طرح دنیا کی ساری چیزیں بُدھی یا وگیان سے بھن نہیں بلکہ بُدھی ہی ان تمام چیزوں کی صورت کو اختیار کرتی ہے۔ یہی وگیان یا بُدھی ان کی صورت میں نظر آتا ہے۔ لہذا درشٹا اپنی بُدھی کے ہی ایک روپانتر کو دشے کرتا ہے یا دیکھتا ہے۔ اسی لئے اس کو آتم کھیاتی کہتے ہیں۔

(۳) انیتھا کھیاتی۔ نیائے اور ویشیشک درشنوں نے انیتھا کھیاتی کو مانا ہے۔ انیہ دیش میں ستھت وستو کا انیہ دیش میں پرتیت ہونا انیتھا کھیاتی ہے۔ اس کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔

(۴)۔ اکھیاتی۔ سانکھ وادیوں کا یہ مت ہے۔ کہ اگر است وستو کی پرتیتی سمبھو ہوتی تو خرگوش کے سینگ اور بانجھ عورت کے بیٹے کی بھی پرتیتی ہونی چاہیئے تھی۔ لیکن ہوتی نہیں اس لئے است کھیاتی مانیہ نہیں ہو سکتی۔ انیتھا کھیاتی بھی ٹھیک نہیں۔ کیونکہ علم معلوم کے مطابق ہوا کرتا ہے۔ معلوم رسی ہے۔ علم سانپ کا ہوتا ہے۔ اس لئے معلوم اور علم دونوں کا وِرودھ ہے۔

سانکھ کے مطابق رسی میں سانپ کی بھرانتی پرتیتی میں دوہرا گیان ہوتا ہے۔ رسی کا سامانیہ گیان۔ یعنی۔ یہ اور سانپ کا وشیش گیان۔ یہ دونوں مل کر "یہ سانپ ہے" ایسی جو پرتیتی ہے۔ وہ اکھیاتی ہے۔ رسی کا تو پرتیکش گیان

"یہ ہے" کے روپ میں ہوتا ہے۔ اور سانپ کا سمرتی روپ گیان ہے۔ جو کہ درشٹ کے بھےاور نیتر دوش (اندھیرے) کے کارن اُتپن ہوتا ہے۔ ان دونوں کے ملاپ سے رسی میں سانپ کا بھرم ہوتا ہے۔ یہی اکھیاتی ہے۔ اسی مت کے انوسار سانپ کی پرتیتی محض سمرتی ماتر ہی ہے۔ اگر یہ واقعی ٹھیک ہوتی۔ تو رسی میں سانپ کے بھرم سے ڈر یا بھرم نہیں ہونا چاہیئے۔ کیونکہ سانپ یا شیر کے گیان کی سمرتی ماتر سے کوئی ڈر کر بھاگتا نہیں۔ نہ یہ ہے۔ کہ رسی کی جگہ میں سانپ کی پرتیتی ہوتی ہے۔ نہ کہ سمرتی گیان کی۔ اس لئے اکھیاتی بھی قابل تسلیم نہیں ۔

انرِوچنیہ کھیاتی ۔ سدھانت میں یعنی ویدانت میں انروچنیہ کھیاتی کو مانیتا دی گئی ہے۔ پرتیتی یا نمودادی اس طرح ہوتی ہے۔ انتہ کرن کی برتی آنکھوں کے راستے باہر جا کر پدارتھ آکار ہوتی ہے۔ یعنی دوسرے شبدوں میں پدارتھ کے ساتھ مل کر رسی کی صورت اختیار کرتی ہے۔ جس سے وشئے کا آدان دور ہوتا ہے۔ اور اس کی پرتیتی ہونے لگتی ہے۔ مگر دیکھنا پرکاش کے بغیر ممکن نہیں۔ جہاں رسی میں سانپ کا وہم ہوتا ہے۔ وہاں برتی آنکھوں کے [illegible] باہر نکل کر رسی سے تدروپتا کو پراپت کرنا چاہتی ہے۔ لیکن [illegible]ندھیرے کی وجہ سے ایسا نہیں کر پاتی۔ اس لئے آدان دور نہیں ہوتا۔ اس وقت رسی میں ستھت چیتن کے اگیان یا اودیا میں ہلچل پیدا ہوتی ہے۔ جس سے وہ اودیا ہی سانپ کی صورت اختیار کرتی ہے۔ اور رسی کے ستھان میں سانپ

دکھائی دیتا ہے۔

اگر اودّیا کا کاریہ سانپ ست ہوتا۔ تو رسّی کے گیان سے اس کا بادھ نہیں ہونا چاہئے۔ لیکن گیان سے چونکہ سانپ کا بادھ ہوجاتا ہے اس لئے سانپ ست نہیں ہے۔ اور اگر سانپ بالکل است ہوتا۔ تو اسے خرگوش کے سینگ کی طرح پرتیت نہیں ہونا چاہئے۔ پرنتو وہ پرتیت ہوتا ہے۔ اس لئے وہ است بھی نہیں۔ بلکہ ست اور است دونوں سے بھن انروچنیہ یعنی ناقابل بیان ہے۔ اس پرکار انروچنیہ چیزوں کی پرتیتی کو انروچنیہ کھیاتی کہتے ہیں۔

۲۱۔ دوہا۔ دھاید چاتک دھوم سے۔ سواتی بوند کو مان
مورکھ پر یہ وچار بن۔ بھئی درگن کی ہان

(شرح)۔ جس طرح کوئی چاتک پکشی دور سے دھواں دیکھکر اس میں بادل کا بھرم کرے اور بھرم بدھی سے سواتی بوند کا نسچہ کر کے وہ اڑان لگا کر اس دھوئیں میں پرویش کر جائے۔ تو اس وچار رہت کر کے پھل سروپ اس کو بوند پراپتی نہیں ہوتی۔ اور الٹا نیتروں کی ہانی ہوجاتی ہے۔ اس طرح بنا وچار کے ہی وشیوں میں آنند کی پرتیتی ہوتی ہے۔ جو ان میں رمن کرتے ہیں۔ ان کو اس سے کلیش کی پراپتی ہوتی ہے۔ یہ پرتیتی ایسی ہی ہے۔ جیسے مرگ ترشنا کا جل۔ نیتر دوش سے آکاش میں دوسرا چندرما۔ آکاش کی نیلما اور گندھرو نگر۔ ان سے لابھ تو کچھ نہیں ہوتا ہاں ان میں ست بدھی کرنے سے کلیش ضرور ہوتا ہے۔

۲۲۔ دوہا۔ ناری پرائی سوپن میں۔ بھگتی اتی سکھ پائے
اسے سکھ سوں جانی جگ۔ وش بھئے ہیں وچار

(شرح)۔ جیسے وچار رہت بکشی جال کے نیچے دانہ یا چوگ دیکھ کر اپنی کھشدھا نورتی ارتھ چوگ کو کھانے میں لگ جاتے ہیں۔ تو اپنے آپ کو جال میں پھنسا لیتے ہیں۔ ایسے سرو شے سکھ رہت ہیں۔ وچار شونیہ پرش ہی ان میں سکھ دیکھتے ہیں اور ان میں پرورت ہوتے ہیں۔ اور ان کے غلام ہو کر زندگی میں دُکھ ہی برداشت کرتے ہیں۔ انھیں نہ تو ترپتی ملتی ہے۔ نہ آنند کی پراپتی ہوتی ہے۔ وشیوں کی آگ اُن کو دم بدم جلاتی چلی جاتی ہے۔ ان کی واسنائیں بڑھتی چلی جاتی ہیں۔ جس سے ان کے دُکھوں کا کبھی انت ہی نہیں ہو پاتا۔

۲۴۔ دوہا۔ شوان سوے تیہ کو سنگ کر۔ رہت گھری ارجھائے
جگ پرانی تاکو ہنسیں۔ اپنو جنم دہائے

(شرح)۔ کتا اپنے سوبھاؤ انوسار کتیا سے سمبھوگ کر کے ایک گھڑی کیلئے پھنس جاتا ہے۔ جس کو دیکھ کر جگت کے موڑھ جن ہنستے ہیں۔ مگر وہ وچار ہین پرش اپنی اور نہیں دیکھتے۔ ان کو اپنے کرتیوں پر لجا کیوں نہیں آتی۔ شوان تو چھ مہینہ میں صرف ایک بار جب کتیا گرما جاتی ہے۔ اور بچے پیدا کرنے کی اِچھّا ہوتی ہے۔ تو وہ کام واسنا کے انوسار سمبھوگ کرتا ہے۔ اور پھر بھی کلیش کو پراپت ہوتا ہے۔ اور ہم منشوں کا سارا جنم ہی ان بھوگ روپی کریا میں وتیت ہو جاتا ہے۔ اس کے پھل سروپ ہم کو کتنا کشٹ بھوگنا پڑے گا۔ اس کا ہم مطلق وچار نہیں کرتے۔

۲۵۔ دوہا۔ ۔ اناتھ وبار وشے رس۔ سنتن جان ملین
نان اُچھشٹ سورتی کرے۔ کامی کاک ادھین

(شرح)۔ شری اناتھ داس جی کہتے ہیں۔ سنتوں اور گیانی منیشی مہا پرشوں نے وشیوں میں دوش درشٹی کر کے انھوا ان کو ملین اپوتر اور متھیا جان کر ان کا

تیاگ کر دیا ہے۔ اس طرح سے یہ سارے پدارتھ پہلے پرشوں کے دوارا بھوگے جانے کا کارن جوٹھے تو ہیں۔ یعنی اپوتر ہیں۔ اور پھر ان کا تیاگ کرنے کے کے یہ تے کی ہوئی وستو کے سمان ہیں۔ اور جو اگیانی پرش انہی بھکت اور تیکت دشیوں میں الجھتے ہیں۔ وہ گویا تے کی ہوئی وستو کا ہی اُپ بھوگ کر رہے ہیں۔ اور جگت میں اپنی ہی قے کو صرف کتا ہی کھاتا ہے۔ اور کوئی نہیں گرہن کرتا۔ یا کوا ایک ایسا پکشی ہے جو گندی وستوؤں کو بھی کھا جاتا ہے۔ اور اسی واسطے اس کو نیچ سوبھاؤ کہتے ہیں۔ اس لئے دشیوں اور بھوگیہ پدارتھوں میں رس لینے والے کامی پرش کوے کے سمان نیچ ہیں۔

گیان وان سنتوں کا ویراگ درڑھ بدھ اور دشیوں میں دوش درشٹی اور متھیا بدھی کے کارن تر تیبر ویراگ ہوتا ہے۔ وہ پیت نہیں ہوتا اس لئے وہ دوبارہ دشیوں میں نہیں پھنستے۔ اگیانی کا ویراگ مند ہوتا ہے۔ کسی کارن وش تھوڑی دیر کیلئے دوش درشٹی سے ویراگ ہوتا ہے اور کال انتر میں وہ دور بھی ہو جاتا ہے جیسے استری سمبھوگ کے انتر سب کو اس کریا میں گلانی ہوتی ہے۔ اور دوش دکھائی دیتے ہیں۔ پر تو بہت جلدی منش بھول جاتا ہے۔ اور پھر اس بھوگ کریڑا میں رت ہو جاتا ہے۔ یہی دوسرے بھوگوں کے بارے میں جان لیں۔

۲۶- دوہا۔ جگ اڈنبر سوں جب جہاں۔ اُپجے برکھ نہ دید
باک کا پچری سرپ جیوں۔ چھوٹے نیچ جگ کھید

تشریح۔ جہاں تک اس بھو ساگر سنسار کا سمبندھ ہے۔ یہ اس وقت تک ہی قائم رہ سکتا ہے۔ جب تک منش کے ہردیہ میں وچار اور ویراگ کی ابھی نہیں ہوئی۔ جب وچار کے آدھار پر درڑھ ویراگ ہوتا ہے۔ تو سرو بھوگیہ پدارتھوں

سمیت سنسار رس اور پھیکا لگتا ہے۔ جس سے تیاگ کی بھاونائیں پربل روپ میں پرگٹ ہوتی ہیں۔ اور منش نہایت سرلتا سے پورن تیاگی ہو جاتا ہے۔ اور سنسار کے دُکھوں سے چھوٹ جاتا ہے۔ جس طرح سانپ اپنی پکی ہوئی چمڑی کو ایک دم اتار پھینکتا ہے۔ اس سے اسے کوئی کشٹ نہیں ہوتا۔ بلکہ سکھ کا انوبھو ہوتا ہے۔ جگت آڈمبر کا اس طرح من سے تیاگ کر کے گیانوان سہج سکھ کو پراپت ہونے ہیں۔

۲۷۔ دوہا۔ پاپ چھین تپ دان بل۔ ہردیہ شانت گت راگ
وشے واسنا تیاگ کر۔ بھیو ممکشو بڑ بھاگ

(شرح)۔ اس ہو کتی کے اچھک جگیا سو کے بھاگ کی سراہنا کہاں تک کی جاوے۔ جس نے شاستر ودھی انوسار شبھ کرموں کو کر کے پاپوں کا ناش کیا ہے۔ انت کرن کی ملینتا جن کی نورت ہوئی ہے۔ یعنی شدھ ہردے والے ہیں۔ اپنے شریر اندریہ اور من کو جنھوں نے سنیم اور تپ روپی اگنی میں تپایا ہے۔ جو شم دم آدی سادھن سمپن ہیں۔ جس سے ان کا چت ایکاگر اور شانت ہے اور پدارتھوں میں راگ بڑھی جاتی رہی ہے۔ ارتھات جو وویک اور ویراگ یکت ہیں۔ اور ساتھ ہی وشیوں کی واسنا کا جنھوں نے دمن کیا ہے۔ جو ابھرام چیت ہیں۔ اور کھٹ سمپتی روپی سادھن کے سدھ ہیں۔ ایسے سادھن سمپن جگیا سو بہت بھاگیہ وان ہیں۔

۲۸۔ دوہا۔ سوادھکاری گیان کو۔ شرون گیان مے گرنتھ
سو تب لگ جب لگ بھلے۔ سمجھے پنتھ اپنتھ

(شرح)۔ ایسا جو چاروں سادھنوں سے سمپن جگیا سو ہے۔ وہی گیان کا سچا ادھکاری ہے۔ وہی گیان ارتھات ویدانت کے گرنتھوں کا نشچے پور وک شرون کر سکتا ہے۔ اس کو واجب ہے۔ کہ وہ ویدانت واکیوں کا تات پر یہ

(مدعا) نشچے روپ سے جاننے کا یتن کرے۔ اپنشد جو گیان کے گرنتھ ہیں ان کا شرون
اور منن کرنا چاہئے۔ پرنتو کب تک جگیاسو کو ان کا شرون منن کرنا ضروری ہے۔
اس وشئے میں کہتے ہیں۔ یہ شرون آدی ابھیاس اس وقت تک جاری رہنا چاہئے۔
جب تک بُدھی سے سنشے اور وپریہ کی نورتی نہیں ہو جاتی۔ اتھوا پنچہ اور اپنچہ
کی بھلی پرکار سمجھ نہیں لگ جاتی۔ یعنی جب تک یہ بات نشچہ نہ بیٹھ جاوے۔ کہ ویدانت
واکیہ ادویہ برہم کا ودیچن کرتے ہیں۔ اور انیہ ناشوان اور انتیہ سورگ آدی
کا نہیں۔

۲۹۔ دوہا۔ تتو مسی اہم برہم اسمی۔ ایتادک مہا واکیہ
گورمکھ شرون کرے بھلے۔ سار اسار ہتاک

(شرح)۔ شششیہ نے کہا۔ کہ اُپنشد واکیوں سے ادویہ برہم کا نشچہ تو ضرور پراپت ہوگا۔
پرنتو برہم آتم ایکتو برہم اور آتما کا ابھید کیونکر نشچے ہوگا۔ جس کو سن کر گورو دیدین
کہنے لگے۔ ہے بیٹا۔ گورو مکھ سے "تتوم اسی" مہا واک کے شرون کرنے سے
جگیاسو کے ہردیہ میں "اہم برہم اسمی" روپی گیان کی اُتپتی ہوتی ہے۔ مطلب
یہ ہے۔ کہ جب سدگورو ششیہ کو جیو اور برہم کے لکشن علیٰحدہ علیٰحدہ بتلاتا ہے۔
تو اُپدیش کے انت میں مہا واکیہ "وہ برہم تو ہے" کہہ کر سنا دیتا ہے۔ جس
سے جگیاسو کو فوراً یہ گیان ہو جاتا ہے۔ کہ "میں برہم ہوں"۔

یہ گیان اس ریتی سے اُتپن ہوتا ہے۔ "تتوم اسی" (وہ تو ہے) مہا واک
میں تین پد وہ۔ تو۔ ہے یا تت۔ توم۔ اسی ہے۔ وہ (تت) پد کا ویچیہ ارتھ
مایا کی اُپادھی والا۔ جگت کا کارن۔ سروگتا دھرم والا ست سم گیان سروپ
ایشور چیتن ہے۔ اور تو کا ارتھ اودیا کی اُپادھی والا۔ انتہ کرن کے وشیش
والا۔ اہم شبد ارتھات میں میں کرنے والا۔ الپ شکتی اور ایکتا دھرم والا

چیتن جیو ہے۔ اسی یا ہے ان دونوں کی ایکتا کرتا ہے۔

ان دونوں کے چیتن بھاگ میں سماتا ہے۔ اور دھرموں میں واُپادھی میں بھید اور دشمتا ہے۔ دشم بھاگ کا تیاگ کر کے سم بھاگ کا گرہن کرنے سے دونوں ہی چیتن سروپ سدھ ہوتے ہیں۔ اس طرح جیو اور ایشور کی ایکتا سدھ ہو جاتی ہے۔ اس کو بھاگ تیاگ لکشنا کہتے ہیں۔ اسی سے جگیا سو کو "میں برہم ہوں" ایسا گیان ہوتا ہے۔

لکشنا تین پرکار کی کہی گئی ہے۔ جہتی۔ اجہتی۔ اور جہتی اجہتی یا بھاگ تیاگ جس میں شبد کا پورا ارتھ تیاگ کر کے دوسرا ارتھ گرہن کیا جائے۔ وہ جہتی لکشنا ہوتی ہے۔ جیسے گنگا میں گرام ہے۔ یہاں گنگا کا ندی ارتھ کا تیاگ کر کے تٹ پر گرام ہے۔ ایسا مطلب لیا جاتا ہے۔

جہاں کچھ شبد کا درچیہ ارتھ لیا جائے اور کچھ اس میں دوسرا اسیپ ارتھ شامل کیا جائے۔ وہ اجہتی لکشنا ہوتی ہے جیسے کسی نے کہا۔ کوؤں سے دہی کی رکشا کرو۔ اس کا مطلب ہے۔ کوے۔ بلی۔ کتے سب سے دہی کی رکشا کرو۔ صرف کوے سے نہیں۔

بھاگ تیاگ لکشنا میں شکتیہ ارتھ کے ایک بھاگ کا تیاگ کر کے دوسرے بھاگ میں شبد کا جو سمبندھ ہے اس کو بھاگ تیاگ کہتے ہیں۔ مثلاً "یہ دہی دیودت ہے"۔ اب دیودت کو پہلے کسی کال میں ہردوار میں دیکھا تھا۔ اب اس کو رشی کیش میں دیکھ کر یہ کہا گیا۔ کہ یہ دہی دیودت ہے۔ یہاں اور وہ میں کال کا اور دیش کا انتر ہے اس کا تیاگ کر کے باقی بھاگ میں سماتا ہے۔ اس کا گرہن کرنا۔ دیودت کی ایکتا کو پرتی پادت کرتا ہے۔

جس طرح تتوم اسی مہاواک میں جیو ایشور کی ایکتا سدھ کی جاتی ہے۔

اسی طرح ایم آتما برہم۔ پرگیانم آنندم برہم۔ اہم برہمی اسمی ان مہاواکوں میں بھی جیو ایشور کی ایکتا جان لینی چاہیئے۔ نراُپادھی نردشیش ساماننیہ چیتن سروپ میں ایکتو سدھ ہوتا ہے۔ یہ یاد رکھنا چاہیئے۔

۳۰۔ دوہا: جگ پرانی وچھیپ چت۔ تجو دور تن سنگ
بیٹھو اکنت سوتنتر ہوئے۔ کرے منن سرد انگ

(شرح)۔ اُدتم ادھکاریوں کو تو مہاواک کے شرون مات رسے سنشے دپریہ رہت شدھ گیان کی پراپتی ہو جاتی ہے۔ پرنتو مدھیم شرینی کے ادھکاریوں کو ایکدم ابھید کا نشچے پراپت نہیں ہوتا۔ اور ان کی سنشے برتی بنی رہتی ہے۔ ان کو ابھید میں درڑھتا کے ارتھ منن کرنا ضروری ہے۔ اس لئے منن کا سروپ تبلاتے ہیں۔

ایسے جگیاسو کو واجب ہے۔ کہ وہ سنسار کے چنچل من والے وکشپت چت پرشوں کا سنگ تیاگ دے۔ اور ایکانت میں سخت ہو کر من اور اندریوں کو وش میں کر کے سرو اور سے سوتنتر ہو دے۔ پورن ریتی سے منن کرے یعنی ابھید کو سدھ کرنے والی اور بھید کا بادھ کرنے والی یکتیوں سے برہم چیتن روپ منن کرے۔ وہ یکتیاں اس پرکار ہیں۔

(۱) شرتی واک برہم اور آتما میں ابھید کا بودھ کراتے ہیں۔ مثلاً برہم کو اور آتما کو شرتی ست چت آنند بتاتی ہے۔ جب سروپ بھوت لکشن ایک ہیں۔ تو برہم اور آتما ایک ہی وستو کے دو نام ہیں۔

(۲) برہم کو ایک اور ادوتیہ بتلایا گیا ہے۔ جیسے "ایکمیو ادوتیم" "نیہ نانا ستی کنچن"۔ برہم ایک اور ادوتیہ ہے۔ نانا تو بالکل نہیں ہے۔ پھر کہا ہے۔ "سروم کھلودم برہم"۔ یہ سب کچھ برہم ہے۔ "ایشاواسیم اِدم سروم"۔ یہ سب کچھ ایشور سے اوت پروت ہے۔ "جو آتما میں سب کو اور سب میں آتما کو دیکھتا ہے۔

وہی پنڈت دھیر پرش ہے اسی کی درشٹی ست ہے۔ اس سے سدھ ہوتا ہے۔ کہ ویدنے برہم اور آتما کو ایک وستو ماتر نردیش کیا ہے۔

(۳) برہم دیاپک اور برہت یعنی بہت بڑی دراٹ وستو کو کہتے ہیں۔ اگر آتما نام کی وستو اس سے بھن ست ہو۔ تو اس میں بڑے دوش ہیں۔ ایک یہ کہ برہم دیاپک نہیں رہے گا۔ دوسرے یہ جس دلیش میں آتما ہوگا۔ وہاں برہم نہیں ہو سکتا برہم ایک دیشی سدھ ہوگا۔ جو کہ سدہانت سے غلط ہے۔ اور آتما بھی ایک دیشی اور محدود ہوگا۔ دیش کال سے پرچھن وستو وکار وان اور ناشوان ہوتی ہے۔ برہم کو اوکاری اور اوناشی وید نے کہا ہے۔ اس لئے برہم اور آتما میں بھید نہیں ہے۔

(۴) برہم ست ہے۔ ہستی مطلق ہے۔ ست ہمیشہ ایک ہی ہوتا ہے۔ ترکال ابادھ ہوتا ہے۔ ہر پرکار کے بھید اور پرچھید سے رہت ہوتا ہے۔ اور ایک سے جب دو ہوئے پھر لطف یکتائی نہیں۔ ایسا کسی کوی نے کہا ہے۔ وہ ٹھیک ہی ہے۔ جب اور جہاں دو وستو ہوں گی۔ وہاں ایکتا نہیں ہوتی۔ وہ ایک دوسرے کے پرچھید سے پرچھن ہوئے اور آکار وکار والے سدھ ہو کر است ٹھہرتے ہیں۔ یہ تو ہم جانتے ہیں۔ کہ ہم فطرتاً ست ہیں۔ کیونکہ است کا وجود نہیں ہوتا اور ست کا کبھی ناش نہیں ہوتا۔ ہمارا وجود یا ہماری ہستی اس وقت یہ ثابت کر رہی ہے۔ کہ ہم اوناشی ہیں۔ پہلے بھی تھے۔ اور آئندہ بھی رہیں گے اس لئے برہم اور آتما ایک ہی وستو کے دو نام ہیں۔

اس پرکار یکتیوں سے آتم برہم ابھید کو درڑھ کرنے کیلئے منن کرنا چاہئے۔

اب سنتے ابھی دو پرکار کا ہوتا ہے۔ ایک پرمان یعنی وید اُپنشد میں سنک۔ اوپر کی یکتیوں سے پرمان گت سنتے دور ہوتا ہے۔ دوسرا پرمیہ گا سنشے ہے۔ جو کہ دو پرکار کا ہوتا ہے۔ شرتی پرتی پادت وستو پرمیہ کہلاتی ہے۔ دو پرکار کا

پرمیہ سنشے یہ ہے۔ آتم سنشے اور اناتم سنشے۔ کیونکہ ویدمیں دونوں پرکار کی دستوؤں کا ورنن ہے۔ انیک پرکار کے سنشے ہوتے ہیں۔ مثلاً آتما برہم سے بھن ہے یا ابھن۔ ابھن ہے۔ تو سدا ابھن ہے یا موکش کال میں ابھن ہوتا ہے۔ سدا ابھن ہے۔ تو آنند آدی ایشور یہ سے یکت ہے۔ یا آنند سے رہت ہے۔ آنند یکت ہے۔ تو آنند آدگ گن ہیں۔ یا سروپ بھوت لکشن ہیں۔ اس طرح کے بہت شک پہلے جگیاسوؤں کو ہوتے رہے ہیں۔ اور آئندہ بھی ہوں گے۔ ایک ہی ڈھنگ سے ان کی نورتی ہو سکتی ہے۔ اور وہ منن ہے۔ منن کرنے میں کوتاہی نہیں کرنی چاہیئے۔

۳۱۔ دوہا۔ نت پرتی کرت وچار کے۔ سنھرتا پاوے چت
بدھ اُدے چھن چھن کرے۔ جانیو نت انت

(شرح)۔ نت پرتی اوپروکت یکتیوں دوارا برہم چینتن روپی وچار کرنے سے سنشے دپریہ رہت بدھ (گیان) کی پراپتی ہوتی ہے۔ جس سے برہم آتما کا ابھید روپ جو پرمیہ ہے۔ اس میں سنھتی ہوتی ہے۔ سنشے رہت ہو کر چت کی چپلتا دور ہو جاتی ہے۔ اور بدھی سنھرتا اور سمتا پد پر براجمان ہوتی ہے۔ جگیاسو کو بھلی پرکار یہ نشچے درڑھ ہو جاتا ہے۔ کہ برہم آتما کا ابھید نت ہے اور بظاہر دکھائی دینے والا بھید انتیہ ہے۔ جو وچار سے دور ہوتا ہے۔

۳۲۔ دوہا۔ شدھ سوروپ پرکاش میں۔ کچھ پرولیشنا ہوئے
سادھن پائی پرورڑتا۔ ندھیاسن کئے سوئے

(شرح)۔ شرون منن کے لگاتار ابھیاس سے پرمان اور پرمیہ گت سنشے تو ضرور دور ہو جاتے ہیں۔ پرنتو چرکال کے دیہہ ادھیاس اور واسنا کے ابھیاس کے کارن اپنے میں کرتا بھوگتاپن کی بدھی بنی رہتی ہے۔ اس کی پرتیتی جگیاسو کے ہردے

سے دور نہیں ہوتی۔ ایسی اناتما کارو رتی کو دور کرنے کیلئے برہما کارورتی کی ستھتی کیلئے ندھیاسن کرنا چاہیئے۔ ندھیاسن کس کو کہتے ہیں۔ سنو۔ جب شرون منن آدی سادھن پری پکو ہو جاتے ہیں۔ سنشئے کی نورتی ہو جاتی ہے۔ دیہہ ابھمان کھیشن ہو جاتا ہے۔ برہم چنتن کے دردھ ابھیاس سے برتی برہم آکار ہو جاتی ہے۔ برہم کا چنتن کرتے کرتے برہم روپ ہو جاتی ہے۔ یہی شدھ سروپ کے پرکاش میں پرویش ہے۔ اسی کو ندھیاسن کہتے ہیں۔

۴۳۔ دوہا۔ کام آدک سمتا اُدے۔ بھئے سُویاہی پرکار۔
نشٹ آگم پرانی سبھے۔ ہوت الپ سنچار

(شرح)۔ مسلسل برہما کارورتی روپی سمتا کے اُدے ہونے سے جو پھل ہوتا ہے۔ اس کا بیان کر رہے ہیں۔ کام کرودھ لوبھ اور بھے آدی جو ورتیاں پہلے پرش کے ہردیہ میں اُتپن ہوتی ہیں۔ وہ ندھیاسن کے ابھیاس سے بہت کم اُٹھتی ہیں۔ جیسے راتری کے آگمن سے پرشوں کا آنے جانے کا سنچار بہت تھوڑا الپ روپ میں ہوتا ہے۔ مطلب یہ کہ پھر پرش کام آدک برتیوں سے چلائمان نہیں ہوتا۔ ستھر چت ہو جاتا ہے۔ وہ سم بُدھی رہتا ہے۔

۴۴۔ دوہا۔ شُنے شُنے ساکشاتتا۔ اُدے بھئی جب جاہی
ہے ناہیں شبھ اشبھ سکھ۔ دُکھ نہیں دیتا ہی

(شرح)۔ شرون۔ منن۔ ندھیاسن کرتے کرتے جب کسی پرش کو تتو گیان اُدے ہو کر آتم ساکشات کار ہو جاتا ہے۔ تب اس کو کچھ کرنے کو باقی نہیں رہ جاتا۔ اس پر شاستر کے ودھی نشیدھ روپی حکم (ودھان) لاگو نہیں ہوتے۔ وہ کرم پھل دوند سے بہت اوپر اُٹھ جاتا ہے۔ اب اس کی ستھتی اپنے چد اکاش سروپ میں ہوتی ہے۔ جس میں اُس کو دُکھ سکھ کا بھان نہیں ہوتا۔

اگرچہ "میں دُکھی"، "میں سکھی" اس پرکار کا بھان بڑے بڑے ودوانوں کو بھی ہوتا ہے۔ پھر بھی تتوگیہ پرش ویہ ادھیاس سے مکت اور ملین اہنکار سے رہت ہو جاتا ہے۔ وہ اپنی میں کو شریر۔ من۔ بدھی یا انتہ کرن سے نہیں جوڑتا کہ وہ نت کو نشتھ چیتن ہی اپنے کو جانتا ہے۔ وہ دُکھ سکھ کو انتہ کرن کے دھرم مانتا ہے۔ اور اپنے سچدانند سوروپ میں دُکھ سُکھ نہیں دیکھتا۔

۳۵۔ دوہا۔ چلی پوتری لون کی۔ تھاہ سندھو کو لین
انادآپ آپے بھئی۔ پلٹ کہے کو بین

(شرح) جیسے نمک کی پتلی سمندر کے جل ماپنے کیلئے رسی سے باندھ کر جل میں پھینک دیں تو وہ جل روپ ہو جاتی ہے۔ پھر جل سے باہر نہیں آسکتی۔ نہ جل کی تھاہ کی خبر دیتی ہے۔ اسی طرح گیان ابھیاس سے برہم روپ کو پراپت ہو کر پھر جیوبھاؤ کو پراپت نہیں ہوتا۔ بھگوان نے گیتا میں بھی کہا ہے "جہاں جاکر واپس نہیں لوٹتے۔ وہی میرا پرم دھام ہے۔ وہ پرم دھام یہی برہم سروپ کی پراپتی ہے۔"

۳۶۔ دوہا۔ الم تُریا وشرام یہ۔ سادھن گیان الاپ
پڑھے یا ہی اناپاس ہی۔ لکھے برہم چدآپ

(شرح) گیان سادھن روپ چوتھا وشرام یہاں سماپت ہوتا ہے۔ اس کے وچار اور منن سے اناپاس ہی پرشی اپنے آپ کو برہم سوروپ انوبھو کرنے لگتا ہے۔

(چوتھا وشرام گیان سادھن ورنن نام سماپت ہوا)

پانچواں وشرام

جگت آتم ورنن

۱۔ دوہا۔ سادھن گیان لہیو بھلے۔ بھگوان تمہی پرساد
کیہہ پرکار آتما جگت۔ موہن ادھک وشاد

(شرح)۔ ششیہ نے کہا۔ ہے بھگوان۔ آپ کی اپار دیا سے میں نے گیان کے سادھن اچھی طرح جان لئے ہیں۔ مگر میرا من جگت اور آتما کے سمبندھ کے وشے میں بہت کھید یکت ہو رہا ہے۔ میں نہیں جانتا۔ کہ آتما اور جگت کا کیا سمبندھ ہے۔ آتما میں جگت ستیہ ہے اتھوا است ہے۔ اور است ہے تو پرتیت کیونکر ہو رہا ہے۔ آپ کرپا کر کے میرے اس سنشے کا نوارن کریں۔

۲۔ دوہا۔ اُہو پتر کیجئے نہیں۔ نجک ایسو بھرم
کہاں جگت ایشور کہاں۔ یہ سب من کے دھرم

(شرح)۔ گورودیو نے کہا۔ ہے پُتر۔ تم بھول کر ایسا بھرم موہک وچار نے من میں نہ لاؤ۔ کہ یہ جگت ست ہے۔ واستو میں جگت کلپنا ماتر ہے۔ ست وستو ایک ہے۔ اسی ایک وستو میں من جگت روپی بداربھوں کی کلپنا کرتا ہے۔ جس طرح لکڑی کے بڑے شہتیر میں کوئی بڑھئی میز کرسیوں کی کلپنا کرتا ہے۔ آتم ستا نراکار۔ نروکار ایک شدھ اور

ادویت ہے۔ اکھنڈ ایک رس اور نرویپ ہے۔ نراے انائے اور نرنجن ہے۔ آنند مے۔ جیوتر مے۔ اور شانتی مے ہے۔ چداکاش سروپ اور چنماتر وہ ستا ہے۔ اس میں دویت کی گندھ بھی نہیں۔ اسی پرم چیتن ستا میں ایشور جیو پرکرتی جگت مایا سنسار بندھ موکش جنم مرن۔ نرک سورگ اپ ورگ وغیرہ سب کلپنا ماتر ہیں۔ ان کی واستوک ستا کوئی نہیں۔

ہے شنشیہ۔ ذرا اپنے خیال کو روک کر دیکھو۔ اس حالت بے خیالی میں کیا وہاں کوئی سنسار پرتیت ہوتا ہے۔ گہری نیند میں جہاں انتہ کرن پران میں لین ہو جاتا ہے۔ من بدھی کام نہیں کر رہے ہوتے۔ اس وقت صرف آتما انوبھو روپ سے موجود ہوتا ہے۔ کیا وہاں ایشور جیو اور جگت کی کوئی کلپنا ہوتی ہے۔

لوک اکتی ہے۔ کہ "آپ مرے جگ پرلے"۔ جب تک ہم ہیں ہمارا سنسار بھی ہے۔ ہماری مرتیو کے ساتھ ہی جگت کا پرلے ہوتا ہے۔ گویا ہم ہی اس جگت کے ادھشٹان ہیں۔ اور جگت ہمارے سوروپ میں ادھیست ہے۔ ادھیست ادھشٹان میں است ہوتا ہے۔ اس لئے آتما میں جگت است ہے۔

۲۔ دوہا۔ راگ دویش من کے دھرم۔ تُو تو من ناہی ہوئی
نروکلپ دیا پک امل۔ سکھ سوروپ تو سوئی

(شرح)۔ ہے شنشیہ۔ جس طرح جگت کی پرتیتی من کر کے ہوتی ہے۔ اسی طرح راگ دویش بھی من کے دھرم ہیں۔ اور تُو سوروپ سے من نہیں ہے۔ تو من کا ساکشی درشٹا اور گیاتا ہے۔ نروکلپ ارتھات وکلپ سے رہت پورن۔ دیاپک مایا مل سے رہت شدھ اور آنند سوروپ ہے۔

ست چت آنند جو برہم ہے وہی تو ہے۔ تو یہ شریر ما تر ہی نہیں ہے۔ جس طرح ایک شریر میں دیاپ رہا ہے اسی طرح سرو شریروں میں سنھت ہو کر پرکاش کرتا ہے۔ سرو نام اور سرو روپ تمھارے ہیں۔ اور نام، روپ سے نیارے بھی تم ہی ہو۔

۴۔ دوہا۔ جگ تو میں تو جگت میں۔ یوں رے تج ہنکار
میں میرو سنکلپ تج۔ سکھ سے ادنی دہار۔

(شرح)۔ ہے پریمی۔ یہ جگت میں تو یہ وہ آدی شدروپ اور کلپت ہے۔ اور پہلے کہا گیا ہے۔ کہ کلپت سو تم انست ہوتا ہے۔ اس کی پرتیتی ادہشٹان کے بنا نہیں ہوتی اس لئے میں تو روپ جگت کا ادہشٹان تو ہی ہے۔ اپنے اس دھوسو روپ کو جان کر میں کرتا بھوگتا ہوں۔ میں شریر ہوں۔ یہ دستو میری ہیں۔ اس طرح کا دیہہ ابھمان اور میں میری کے سنکلپ کا تیاگ کر۔ اور شانت چت ہو کر سکھ پورک پرتھوی پر دہار کر۔

۵۔ دوہا۔ اگیان نیند سپنو جگت۔ بھیو سکھد کہاں تر سیہ
گیان بھیو جاگیو جبے۔ درشٹا درشٹی نہ درشیہ

(شرح)۔ اگر تم کہو۔ کہ کلپت جگت کی پرتیتی کیونکر ہوتی ہے۔ تو سنو۔ جس طرح نیند کے وقت سوپن سنسار کہیں سکھدائی اور کہیں دکھدائی پرتیت ہوتا ہے۔ اور جاگ جانے پر پرتیت نہیں ہوتا۔ بلکہ است اور کلپت ثابت ہوتا ہے۔ اسی طرح جب تک نش اگیان روپی نیند میں سویا رہتا ہے۔ جگت روپی سوپن کی پرتیتی ہوتی ہے۔ اور گیان روپی سوریہ کے پرکاش سے اگیان روپی نیند ٹوٹ جاتی ہے۔ تو اگیان کا کاریہ روپ جگت ناش کو پراپت ہوتا ہے۔ اس میں درشٹا درشن۔ درشیہ گیاتا گیان اور گے۔ آدی کی تریٹی نہیں رہتی۔

اگر کہو کہ تو گیانی کو کیا سنسار کی پرتیتی نہیں ہوتی۔ اس کیلئے یوں سمجھو۔ کہ جس طرح سوپن سنسار کی سمرتی جاگرت کے گیان کی بادھک نہیں ہوتی۔ اسی طرح سنسار کی پرتیتی تو گیہ کے گیان میں کوئی بادھا نہیں ڈالتی۔ یا مرگ ترشنا کے جل سے اگیانی تو دھوکا کھا جاتا ہے۔ لیکن جس نے ایک دفعہ اس کی حقیقت کو جان لیا ہے۔ ایسا گیانی مرگ ترشنا کے جل کی پرتیتی کے باوجود دھوکا نہیں کھاتا۔

۶۔ دوہا۔ گھودھا پپاسا شوک پن۔ ہرش جنم ار انت
یہ کھٹ اُرمی دھرم تن۔ آتما رہت انت

(شرح) یہ کھٹ اُرمی شریر کے دھرم ہیں۔ بھوک پیاس۔ ہرش شوک۔ جنم مرن بھوک پیاس پران کے دھرم ہیں۔ ہرش شوک من کے دھرم ہیں۔ اور جنم مرن ستھول شریر کے دھرم ہیں۔ اور انت آتما ان کھٹ اُرمیوں سے رہت نت شدھ ایک رس پرتیت ہوتا ہے۔ وہی تمہارا سروپ ہے۔

آتما کو انت کر کے بودھ کیا ہے۔ جس کا انت نہ ہو۔ وہ آنت ہوتا ہے۔ انت دیش کال اور وستو کر کے تین پرکار سے ہوتا ہے۔ چونکہ آتما سرو ویاپک ہے۔ ایسا شرتی کہتی ہے۔ اس واسطے دیش کے پرچھید سے آتما پرچھن نہیں۔ وہ سرو دیشی ہے۔ آتما نتیہ ہے۔ اس کا تینوں کال بادھ نہیں ہوتا۔ اس لئے کال کے پرچھید سے رہت ہے۔ سرو روپ ہے۔ اس واسطے وستو پرچھید سے بھی رہت ہے۔ لہذا دیش کال اور وستو کی پرچھید سے رہت ہے اور انت ہے۔

۷۔ دوہا۔ جنم استی ار ور دھی پن۔ ویرنم چھے تن ناش
کھٹ وکار یہ دیہہ کے۔ آتما سو تم پرکاش

(شرح)۔ جنم۔ ہونا۔ بڑھنا۔ پرنیام۔ گھٹنا۔ ناش۔ یہ چھ وکار شریر کے ہیں۔

آتمان سے رہت ان کا ساکشی اور درشٹا اپنے پرکاش سے سوئم پرکاشت پرنیت ہوتا ہے۔ وہی تم ہو۔ تم اس شریر کو اس کے وکاروں کو دیکھتے ہو۔ جانتے ہو۔ دیکھنا اور جاننا کسی پرکاش میں ہوتا ہے۔ وہ پرکاش تمھارا اپنا ہے۔ تم پرم چیتن تتو ہو۔ جڑ شریر نہیں ہو۔

۸۔ دوہا۔ چداکاش ادوے امل۔ شانت ایک نوروپ
جنم مرن کت سنبھوے۔ کت ہنکار انوپ

(شرح) ہے ششیہ۔ جو آکاش کے سمان ویاپک اور سوکشم چیتن ہے۔ ادویت۔ نرمل شدھ شانت سوجاتی وجاتیہ سوگت بھید رہت ایک چد وستو ہے۔ وہی تیرا سوروپ ہے اس میں جنم مرن آدی وکار کیونکر ممکن ہو سکتے ہیں۔ ایسے انوپم آتما میں تو اس پرکار" میں جنمتا مرتا ہوں" اہنکار کیونکر کرتا ہے۔ جنم مرن آدی شریر دوں کے وکار اور دھرم ہیں۔ تمھارے سوروپ میں ان کی کلپنا بھی نہیں ہو سکتی تم تو نروکلپ اور نربیہ ہو۔

۹۔ دوہا۔ وشے بھوگ سوستھان تن۔ سادھک اندریہ جوئے
تاہی بھوگتا بدھی من۔ تو نہ چیتنے ہوئے

(شرح)۔ شبد سپرش آدی وشے روپ بھوگ ہیں۔ اور شریر ان کے بھوگنے کا ستھان ہے۔ اور یہ گیان اندریاں نیتر تو چا آدی ان وشیوں کے بھوگنے میں سادھک یا سہائیک ہیں۔ من بدھی سہت سوکشم شریر ہی بھوگتا ہے۔ تو ان سب کا پرکاشک چیتن ان سے نیارہ ہے۔ اس لئے نہ تو کرتا ہے نہ بھوگتا ہے تو اکرتا ابھوگتا چد آتما ہے۔

۱۰۔ دوہا۔ کارن لنگ ستھول تن۔ من بدھ اندریہ پران
ایہہ جڑ تو ہے لہیں نہیں۔ تو چیتنہ پرمان

(شرح)۔ اودیا روپ کارن شریر۔ ۵ پران۔ ۵ گیان اندریہ۔ ۵ کرم اندریہ اور من و بدھی کل مل کر سترہ تتوں کا سنگھات روپ سوکشم شریر۔ اور ان سے کوش ستھول شریر۔ یہ تینوں دیہہ تجھے جان نہیں سکتے کیونکہ یہ جڑ ہیں۔ سو تہ پرکاش روپ نہیں۔ اور تو چیتن ہے۔ ان سب کو پرکاش کرنے والا۔ ان کا ادھشٹان و آشرہ ہے۔ جیسے پرکاش اور اندھکار کی کوئی سمانتا نہیں ہوتی اسی طرح جڑ اور چیتن کی کوئی سمانتا نہیں ہو سکتی۔ اس لئے یہ جڑ ورگ آتما نہیں ہو سکتا۔ ایک بار جب یہ اناتما نشچے ہو جائے۔ تو پھر وچاروان کو ان میں آتم بدھی نہیں ہو سکتی۔ جس طرح مرگ ترشنا کو سوروپ سے جان لینے پر پھر کسی کو وہاں جل بدھی نہیں ہوتی۔ چیتن کے پرکاش روپ کو شرتی اس طرح ورنن کرتی ہے:" یہ سب کے ہردے کے انتر پرکاش روپ پرتن ہے۔"

۱۱۔ دوہا۔ ایک تنتو میں تر گنتا۔ اُلجھی گرنتھی بھو بھائے
ایسے شدھ سوروپ میں۔ اناتھ جگت درشائے

(شرح)۔ شری اناتھ داس جی کہتے ہیں۔ شدھ چیتن سوروپ میں جگت کا دکھنا یا پرتیتی اس طرح ہی ہے۔ جیسے سوت کے تین تین دھاگے لیکر ان کو بٹ دیکر ان کی ہی گانٹھ بنا کر منکوں کا روپ دیا جاوے اور اسی دھاگے کی مالا تیار کر کے اسی سوت روپ تنتوں میں مالا کی سرشٹی درشٹی آنے لگے جس طرح یہ مالا تنتو روپ ہے سوت محض ہے۔ سوت سے اتر کت اور کچھ ہے نہیں۔ اسی طرح یہ منوکلپت جگت شدھ چیتن مے ہے۔ آتما سے بھن اس کا کہیں کوئی استیتو نہیں۔

دوہا۔ دس پونہری دس مے۔ نانا انگ ۱۱ نوپ
ایک تنتو بن نہیں بیو تھوں سب شدھ سوروپ

(شرح)۔ لڑکیاں گڑیا بناتی ہیں۔ پرانے کپڑوں سے سندر رنگوں سہت ایک پتلی یا گڑیا تیار کرتی ہیں۔ پھر اس کو رنگ برنگے کپڑے پہنائے جاتے ہیں۔ جس سے ان کا کھیل سمپن ہوتا ہے نانا جاتی ہے۔ کہ یہ گڑیا محض سوت ہے۔ سوت کے اوپر ہی نام روپ کی کلپنا ہو کر گڑیا روپی سنسار گھڑا کیا گیا ہے۔ اسی طرح وچار وان پرش کی درشٹی میں تینوں شریر سہت سارا سنسار چیتن کا درت ہونے سے شدھ سوروپ آتما ہی ہے۔ چیتن ماتر ہے۔ چدا کاش سوروپ ہے۔ تم ہی ہو۔

۱۳۔ دوہا۔ دیکھ کھلونے کھانڈ کے۔ ہرشں بھیو من ماہیں

چاہ کری جب دستو کی۔ تب سب لے ہوئی جائیں

(شرح)۔ دیوالی کے دنوں میں حلوائی لوگ کھانڈ کے کھلونے تیار کرتے ہیں۔ اور بچے لوگ ان کو دیکھ کر بڑے پرسن ہوتے ہیں۔ آپس میں ان کیلئے جھگڑا کرتے ہیں۔ ایک کہتا ہے۔ میں گھوڑا لوں گا۔ دوسرا ہاتھی مانگتا ہے۔ تیسرے کو بطخ چاہیئے۔ وہ کھانڈ کو نہیں دیکھتے اور کھلونوں میں ویوہار کرتے ہیں۔ ان کو دیکھ دیکھ کر پرسن ہوتے ہیں۔ وچار شیل بدھیمان پرش تو ان سب میں کھانڈ کو دیکھتے ہیں۔ اور کھلونے ان کو است محض پرتیت ہوتے ہیں۔ ان کو کھلونوں کو دیکھ کر پرسنتا نہیں ہوتی۔ بچوں کے ویوہار کو دیکھ کر وہ دل ہی دل میں ہنستے ہیں۔ اور جانتے ہیں۔ یہ ابودھ بالک ہیں۔ اس واسطے ان سے کسی پرکار کا وادوواد نہیں کرتے۔ اسی طرح وچارہین پرشوں کو شریروں اور بھوگ پدارتھوں کو دیکھ کر سکھ کا آبھاس ہوتا ہے۔ اور ان میں ہی آنند کی کلپنا کر کے وہ آپس میں لڑتے جھگڑتے اور میں میری کار روپی سنسار میں الجھ جاتے ہیں۔ پرنتو گیان وان وچار درشٹی سے چیتن آتما کو ادھشٹان روپ سے جانتے ہیں۔ اور باقی ساری پرتیتیاں (سنسار کے بھوگ پدارتھ

ایتادی) ادہشٹان میں ادہیست ہونے سے ادہشٹان میں لین ہوجاتی ہیں۔ جس طرح کھانڈ میں کھلونے گم ہو جاتے ہیں۔ اور اسی لئے وچار دان پرش کو ان بھوگ وستوؤں میں آنند کا بھان نہیں ہوتا۔

۱۴۔ دوہا۔ یونہ شدھ سوروپ جن۔ کہا لیونہ تن کو نہ
شاکھا دل سینچت رہیو۔ جو نہیں سینچیو مور

(شرح)۔ جن پرشوں نے شدھ آتم سروپ کی لکھتا پراپت نہیں کی اور یگیہ آدی سکام کرموں میں اتھوا پار برہم پرمیشور کو چھوڑ کر دوسرے دیوی دیوتاؤں کی اُپاسنا میں جنھوں نے نشچہ دہارن کیا ہے۔ اور انہی میں لگے ہوئے ہیں انھوں نے کیا پایا۔ کچھ نہیں۔ اگر تم کہو۔ کہ جب سب کچھ برہم سوروپ ہے۔ تو کسی بھی وستو کی اُپاسنا سے برہم اُپاسنا کا پھل ملنا چاہئے۔ تو یہ بات ٹھیک نہیں۔ کیونکہ سرو دکھوں کی نورتی اور پرمانند کی پراپتی روپی موکش تو کیول برہم کے شدھ سوروپ کے گیان سے ہی پراپت ہوتا ہے۔ اس کی مثال اس طرح ہے۔ اگر کوئی پرش پھل دار درخت کے مول میں جل نہ دے کر اس کی شاکھا اور پتوں پر سینچن کرتا رہے۔ تو اس کو پھل کی پراپتی نہیں ہوتی۔ برکش کی جڑوں میں پانی دینے سے ہی اس میں پھل لگتے ہیں۔

اس لئے دیو اُپاسنا سے برہم گیان روپی پھل نہیں پراپت ہوتا۔

۱۵۔ دوہا۔ جیسے سانچے میں پریو۔ ہوت کنک بہو انگ
نانا دت یوُں برہم میں۔ لے اُپادھی کو سنگ

(شرح)۔ جس طرح سونا سانچے میں پڑ کر نانا روپ کے بھوشن ہو جاتا ہے۔ ورنہ سونا سدا ہی ایک اکھنڈ اور ایک رس ہے۔ اس میں نانا تو کبھی ہوا ہی نہیں۔ بھوشن اوستھا میں بھی سونا سونا ہی ہے۔ کچھ اور نہیں ہو جاتا۔ اور بھوشن

تو صرف نام روپوں کی کلپنا ماتر ہیں۔ اسی طرح مایا روپی اُپادھی کے سنگ سے شدھ برہم میں نام روپ آتمک سنسار کی پرتیتی ہوتی ہے۔ برہم یا چیتن وستو سدا جیوں کا تیوں اپنے سوروپ میں ستھت ہے۔ سوروپ سے نہ کچھ اُتپن ہوتا ہے۔ نہ نئے ہوتا ہے۔ نام روپوں کی سرشٹی من کے انترگت ہوتی ہے۔ اور کلپت ہے۔

۱۶۔ دوہا۔ مرد وکار مردئے سکل۔ ہم دکار ہم جان
تنتو وکار سو تنتو ہی۔ یوں آتم جگ جان

۱۷۔ دوہا۔ دیکھ رجو میں سرپتا۔ ٹھونٹھ چور کے بھائے
رجت وچار یو شکتی میں۔ آیو من للچائے

۱۸۔ دوہا۔ بھیو گھگُو رادایو میں۔ اگنی چنگ بہو انگ
بیج ہی میں ترو دریتھا۔ جل ندھی مدھ ترنگ

۱۹۔ دوہا۔ مصری کی تو بنی رچی۔ رنگ روپ تا ماہیں
کھان لگیو جب بھرم بخ۔ سوتب کڑوی ناہیں

۲۰۔ دوہا۔ پادک میں دیپک گھنے۔ نبھ میں گھٹ مٹھ تام
نیر ماجھ اور ابھیو۔ یوں جگ آتم رام

(شرح)۔ کسی کو برہم سے سنسار کی اُتپتی میں یہ شنکا ہو سکتی ہے۔ کہ شاید برہم خود ہی پرنیام کو پراپت ہو کر سنسار روپ ہو جاتا ہے۔ اپنے پہلے روپ کو تیاگ کر دوسرے روپ کو انگیکار کرنا ہی پرنیام ہے۔ جس طرح دودھ پرنیام سے ہی دہی ہو جاتا ہے تو وہ اپنے دودھ کے سوروپ کا تیاگ کرتا ہے۔ اور پھر دوبارہ دودھ نہیں بن سکتا۔ اسی طرح اگر برہم بھی اپنے سوروپ کا تیاگ کر کے سنسار روپ میں تبدیل ہو جائے گا تو پھر وہ پرنیامی ٹھہرے گا۔ اور

وکلا وان ہو کر ناشوان ہو جائے گا۔ اس کو پرنیام واد کہتے ہیں۔ اور یہ درشٹی ٹھیک نہیں ہے۔ کیونکہ ویدانت سدھانت میں وورت کو ہی مانا گیا ہے۔ پرنیام کو نہیں + وورت کی پری بھاشا شاستر کاروں نے اس پرکار کی ہے۔ اپنے پورو روپ کو نہ تیاگ کر کے روپانتر کی پراپتی کو وورت کہتے ہیں۔ اس واد کے انوسار برہم اپنے ست چت آنند لکشنوں کے سوروپ کو نہ تیاگ کر جگت روپ سے پرتیت ہوتا ہے۔ اسی وشے کی پشٹی میں یہ پانچ درشٹانت کہے گئے ہیں۔ جگیاسو ان کا بھلی پرکار منن کریں۔ اور اپنے نشچے کو اس طرح درڑھ کریں۔ کہ پھر سنشے اُتپن نہ ہو سکے۔

مٹی کے جتنے برتن ہیں۔ وہ مٹی ہی ہوتے ہیں۔ مٹی اپنے سوروپ کا تیاگ کئے بغیر برتنوں کے نام روپ سنسار کو پرگٹ کرتی ہے۔ مٹی میں کسی پرکار کا پرنیام نہیں ہوتا۔ نام روپ سب منو کلپت ہوتے ہیں۔ صرف کلپنا ماتر سے ادھشٹان میں کسی پرکار سے کمی بیشی نہیں ہوتی۔ مٹی سدا اپنے آپ میں جوں کی توں قائم رہتی ہے۔ واستو میں مٹی میں نہ برتن اُتپن ہوتے ہیں۔ نہ ان کا ناش ہی ہوتا ہے۔ برتنوں کی اُتپتی اور وناش پرتیتی ماتر ہے۔ اسی طرح برف سے جو ہاتھی شیر وغیرہ بنائے جاتے ہیں۔ وہ برف ہی ہوتے ہیں۔ اور سوت سے جو کپڑا نانا روپوں میں بنایا جاتا ہے۔ وہ سوت سے اتر کت کچھ نہیں ہوتا۔ سوت ہی ہوتا ہے۔ اسی طرح آتما میں جگت کی پرتیتی متھیا ہی ہے۔ اور جو کچھ بھی اندریہ گوچر ہوتا ہے۔ وہ سرو آتما ہی ہے۔ ایسا جاننا چاہئے۔

اسی طرح۔ رسی میں سانپ کی پرتیتی ایک بھرم سے ہوتی ہے۔ اور

وہاں ادھشٹان روپ صرف ایک رسی ہی ہوتی ہے۔ بھرم سے پہلے۔ بھرم کے سمے۔ اور بھرم نوارن کے بعد رسی ہی موجود ہوتی ہے۔ اور نہ سانپ اُتپن ہوتا ہے۔ نہ ناش ہوتا ہے۔ صرف پرتیت ہوتا ہے۔ درخت کا ٹھونٹھ اندھیرے کے دوش سے بعض اوقات چور دکھائی دیتا ہے۔ تو وہاں بھی چور کی پرتیتی متھیا ہی ہے۔ اس کا ادھشٹان ٹھونٹھ ہی ست ہے۔ اور سیپی میں چاندی کا بھرم ہو جاتا ہے۔ اور بہوش کی درشٹی میں اس قدر ست پرتیت ہوتا ہے۔ کہ منش لالچ میں آکر اُٹھانے دوڑتا ہے۔ اور جب ہاتھ میں لے کر دیکھتا ہے۔ تو رجت بھرم دور ہو کر سیپی ہی ہست گت ہوتی ہے۔ نہ چاندی اُتپن ہوئی تھی اور نہ اس کا ناش ہی ہوا۔ اسی طرح یہ جگت آتما میں اُن ہوا ہی درشٹی آتا ہے۔ کچھ بنا نہیں۔ آتم ستا اپنے آپ میں سدا استھت رہتی ہے۔

جس طرح ہوا میں ایک بونڈر سا ہوتا ہے۔ اور وہ دور تک مٹی پتوں وغیرہ کو آسمان میں اُڑا کر لے جاتا ہے۔ وہ آدانت اور مدھ میں وایو کے سوا اور کچھ نہیں ہوتا۔ جس طرح آگ سے بے شمار چنگاریاں نکلتی اور شانت ہو جاتی ہیں۔ وہ بھی آگ کے سوائے اور کچھ نہیں۔ بیج سے جس طرح برکش پرگٹ ہوتا انت میں پھر بیج روپ ہوتا ہے۔ اور جل میں جس پرکار ترنگ اور بُدبُدے ہوتے ہیں۔ وہ جل روپ ہیں۔ اسی طرح یہ جگت آتم سوروپ ہی ہے۔ چیتن سے بھن اس کی ستا ہے ہی نہیں۔

جس طرح کھانڈ کی نبی تونبی بنا کر اُسے اچھے اچھے رنگ دیئے جائیں۔ تو بھی وہ کھاتے سمے میٹھی ہی ہوتی ہے۔ کیونکہ کھانڈ کے سوائے وہاں

اور کچھ نہیں ہے۔ صرف تو بنی کے روپ کو گرہن کرنے سے وہ کڑوی نہیں ہو جاتی۔ ایک اگنی سے جس پرکار انیک دیپک جلائے جا سکتے ہیں۔ اور جیسا آکاش میں جس پرکار انیک گھٹ مٹھ آدی کے ناموں کی اُتپتی ہوتی ہے۔ اور جل میں جس طرح ترنگ ہوتے ہیں۔ اسی پرکار یہ جگت آتم سروپ ہے۔ آتم سروپ سے اس کی اُتپتی اور ستھتی ہے۔ اور آتما میں ہی پرلے ہوتا ہے۔ جس طرح مرچ میں کڑواہٹ۔ گڑ میں مٹھاس۔ سوریہ میں پرکاش۔ نیم میں کڑواپن ہے۔ اسی طرح برہم چیتن میں یہ جگت ہے۔

۲۱۔ دوہا
ست کہوں تو ہے نہیں۔ متھیا کہوں تو آہی
کہہ اناتھ آسچریہ مہان۔ آکھہ کہہ کہیئے کاہی

(شرح)۔ اوپر کی مثالوں میں خوب کھول کر بتلایا گیا ہے۔ کہ سنسار کیوں کر چیتن کا ووِرت ماتر ہے۔ صرف دکھائی دیتا ہے۔ اصلیت میں کوئی ہستی نہیں رکھتا۔ اس کو ست کہنا نہیں بنتا۔ کیونکہ جس کا تین کال میں بادھ نہ ہو یعنی تینوں زمانوں ماضی حال مستقبل میں ایک رس موجود ہے۔ وہی ست ہوتا ہے۔ برہم گیان پراپتی کے بعد پرپنچ کا متھیاپن نشچے ہوتا ہے۔ کیونکہ پرتیت ہوتا ہے۔ اس کو است بھی نہیں کہہ سکتے۔ جو وستو نہ ست ہو۔ نہ است ہو۔ ست است سے ولکشن کو انرو چنیہ یا ناقابلِ بیان کہتے ہیں۔ اناتھ داس جی کہتے ہیں۔ ادھشٹان ستا آسچریہ روپ ہے جو سب کو پرکاشت کرتا ہے۔ اور وہ کسی ان وستو سے پرکاشت نہیں ہوتا۔ اس واسطے بانی سے کہا نہیں جاتا۔ باقی کا وستے نہیں ہے۔

٢٢۔ سورٹھا۔ بھیو سب پنچم شانت۔ جگدآتمک ایکو کہی
پڑھے ہوئے ہٹ بھرانت جگدآتما چد ایک ہی

(شرح)۔ جگت اور آتما کی ایکتا کا پرتی پادن کرنے والا یا پنچواں وشرام سماپت ہوتا ہے۔ جو کوئی اس کو دچار پوروک پڑھیں اور سنیں گے۔ اُن کے بھرم شانت ہوں گے۔ اور جگت اور آتما کی ایک روپتا اور چد آکاش سروپ کے انوبھو کی پراپتی ہوگی۔

چھٹا وشرام

جگن متھیاتو ورنن

١۔ دوہا۔ بھوبھگون موہ بھیو۔ سنشے دیو نوار
جگت متھیا کہے بدھ کہیو۔ مو پرتی کہو وچار

(شرح)۔ ہے بھگون۔ آپ نے جو پہلے جگت کو متھیا کہا۔ وہ میری سمجھ میں نہیں آیا۔ جس سے میرا سنشے دور نہیں ہوا۔ اس کی نورتی کے ارتھ آپ پھر دچار کہو۔ کہ جگت کیونکر متھیا ہے۔

٢۔ دوہا۔ شیتل جل مرگ ترشنا کو۔ گگن کمل کی باس
سندراتی بندھیا سُوون۔ ایسے جگت پرکاش

(شرح)۔ گورو دیو نے کہا۔ ہے ششیہ۔ جس طرح کوئی کہے۔ مرگ ترشنا

کا جل بڑا ٹھنڈا ہے۔ اور آکاش کے کمل پھول بہت سگندھی والے ہیں۔ اور بانجھ عورت کا بیٹا وستر بھوشن سے سجا ہوا بڑا اسندر سروپ والا ہے۔ است ہوتے ہوئے بھی یہ سب پدارتھ ارتھاکار (ست) پرتیت ہوتے ہیں۔ اسی طرح جگت اتینت است ہے۔ کبھی ہوا ہی نہیں۔ تینوں کال است ہے۔ مگر پھر بھی اس میں ست بدھی کر لیتے ہیں۔

۳۔ دوہا۔ جیوں نبھ میں کلپی گھنی۔ پوتری ودِ دھ انیک
کرت بدھ اتی کرودھ یت۔ ایسو جگت ددیک

(شرح)۔ آکاش میں جب سفید اور کالے بادل منڈلاتے ہیں۔ اور وایو کے ویگ سے اُدھر اِدھر دوڑتے ہیں۔ تو ان میں کسی پرش نے انیک پرکار کی پتلیوں کی کلپنا کی اور اُن کو آپس میں کرودھ سے یدھ کرتے ہوئے دیکھنے لگا جگت کے پدارتھوں کی پرتیتی بھی اس طرح کی من کی کلپنا کا ایک روپ ہے۔ جس طرح آکاش کی پتلیاں است ہیں۔ کبھی ہوئی نہیں۔ اسی طرح جگت کا اتینت ابھاو ہے۔

۴۔ دوہا۔ اناتھ سوپن کا ہو نہی۔ دشن دکھے بھرم ہوئے
پورو تج پشچم گیو۔ تے دشاد جگ سوئے

(شرح)۔ شری اناتھ داس کہتے ہیں۔ کہ کوئی پرش اپنی شیا پر سکھ سے سوتا ہوا سوپن دیکھنے لگا۔ سوپن میں اس کو دشا کا بھرم ہو گیا۔ پورب کدھر ہے۔ اس کا گیان اس کو بھول گیا۔ جس سے وہ بجائے پورو کے پچھم کی اور چلا گیا۔ جس سے وہ بہت وشاد اور کھید کو پراپت ہوا۔ اسی طرح اگیان روپی نندرا کے کارن پرش کو سوروپ وسمرن روپی دشا بھرم ہو گیا ہے۔ جس سوروپ سے بمکھ ہو کر جگت روپی پچھم دشا کو وہ پراپت ہو کر بہت

ہی دُکھی ہو رہا ہے۔ جس طرح سوپن کا دشا بھرم اور اس سے ہونے والا دُکھ سبھی است ہیں۔ اسی طرح اگیان کی اُپج یہ جگت کی پرتیتی۔ اور جگت کے پدارتھوں کی آسکتی سے ہونے والا دُکھ سب کے سب است اور متھیا ہیں۔

۵۔ دوہا۔ روی کی رشمی سمیٹ کے۔ کری گُنتھ رچی مال

پہرے بندھیا کو سُوون۔ شوبھا بنی وشال

(شرح)۔ اس است جگت کی پرتیتی کچھ اس طرح کی ہے۔ جیسے کوئی کہے کہ سورج بھگوان کی رنگ برنگی کرنوں کو اکتر کر کے بہت سندر مالا گونتھ کر بنائی اور وہ مالا جب بانجھ استری کے پتر نے گلے میں پہنی۔ تو اس کی شوبھا بہت زیادہ ہو گئی۔ وہ اتی سندر سروپ دیکھنے لگا۔ جس طرح یہ سارا بیرتانت کتھن ماتر ہے۔ اسی طرح جگت بھی شبد ماتر ہے۔ واستو کچھ نہیں۔

۶۔ دوہا۔ ششک شرنگ کو دھنش کر۔ گگن پرش لئے جائے

دیکھ مال لالچ لگیو۔ پُن پن مانگت تائے

۷۔ دوہا۔ وہ مانگت وہ دیت نہیں۔ بڑھی پرسپر رار

نہ کچھ بھیو نہ کچھو ہے۔ ایسو جگت وچار

(شرح)۔ بندھیا پتر نے جو سوریہ کی کرنوں کی گنتھی ہوئی مالا پہنی۔ تو اس کو دیکھ کر ایک آکاش پرش جو خرگوش کے سینگوں کا دھنش اُٹھائے لئے جا رہا تھا۔ للچانے لگا۔ اور بوہ وش ہو کر وہ بندھیا پتر سے بار بار مالا کو مانگنے لگا۔ وہ مانگتا تھا اور وہ دیتا نہیں تھا۔ جس سے آپس کا جھگڑا بڑھ گیا۔ اور وواد ہونے لگا۔ اب جیسے اوپر کی کتھا جس طرح بانی کا وکار ماتر اور است ہے۔ نہ کچھ پہلے ہوا تھا اور نہ کچھ اب ہو رہا ہے۔ جگت

کا بھی تم اسی طرح وچار کرو۔ یہ بھی است اور متھیا ہی پرتیتی کا وشے ہو رہا ہے۔

۸۔ دوہا۔ گگن سندھو کی لہری لے۔ آن بنایو دھام
ایسے پورن برہم میں۔ دیکھ جگت ابھی رام

(شرح)۔ پورن برہم میں جگت کی پرتیتی ایسی متھیا ہے۔ جس طرح کوئی کہے کہ آکاش کے سمندر کی لہروں کو لے کر اس نے گھر بنایا ہے۔ نہ آکاش میں کوئی سندھ ہے۔ نہ اس کی لہریں ہی ہیں۔ نہ لہروں سے کبھی کسی کا گھر نرمان ہوا ہے۔ جس طرح یہ ساری باتیں اسمبھو ہیں۔ اسی طرح پورن برہم میں جگت روپی دویت کلپنا اسمبھو ہے۔ ہو نہیں سکتی۔

۹۔ دوہا۔ مرگ ترشنا کو نیر لے۔ سینچیو نبھ ارنوج
تاں سوگندھ آئی سرس۔ آہی جگت یہ کھوج

(شرح)۔ کسی نے مرگ ترشنا کے جل کو لے کر آکاش کے کمل پھول کو سینچا تو اس سے بہت سندر سگندھ پراپت ہوئی۔ جس طرح نہ مرگ ترشنا کا جل ہی ہوتا ہے۔ نہ آکاش میں کمل پھول ہی کھلتے ہیں۔ نہ ان سے خوشبو نکلتی ہے۔ یہ سارا کتھن شبد ولاس ماتر ہے۔ اسی طرح یہ جگت بھی مورکھوں کی بانی کا ولاس ماتر ہے۔ واستوک ستا سے رہت ہے۔ آبایاست ہے۔

۱۰۔ دوہا۔ جگت جگت سب کو کہے اور پن دیکھئے نین
سو متھیا کے بدھ کہو۔ آرت جن سکھ دین

(شرح) یتشنہ نے کہا۔ ہے آرت جن جگیاسوؤں کو سکھ دینے والے گورو۔ سب گرنتھ شاستر جگت کا سدبھاؤ ہی بتاتے ہیں۔ اور پرتیکش آدی پرمانوں سے بھی یہ ست ہی پرتیت ہوتا ہے۔ آپ جگت کو اتینت است کس پرکار کہتے ہیں۔ اگر جگت است ہوتا۔ تو وید جگت کی اُتپتی کا پرتیپادن

کیوں کرتا۔ پھر وہ شرتی کے اُپتتی پرتی پادک واک دیرتھ ہوجائیں گے۔ "جس سے سب بھوتوں کی اُپتی ہوتی ہے۔" "اس آتما سے آکاش کی اُپتی ہوئی آکاش سے وایو" ابتادی واکیوں میں جگت کی اُپتی کا ورنن ہے۔ اس کے علاوہ اگر جگت اتینت است ہے۔ تو کاریہ کے ابھاؤ سے کارن کا بھی ابھاؤ سدھ ہوگا۔ ایشور کو جگت کا کارن شرتی بتلاتی ہے۔ جگت ہی سدھ نہیں ہوتا۔ تو ایشور میں اس کا کارن پن ہی کیونکر ہوگا۔ اس ایشور کو ماننا بھی نش پریوجن ہے۔ اس طرح ایشور اور جگت دونوں ہی است ہوں گے۔ تو موکش بھی است ٹھہریگا۔ "آتما کو جاننے والا شوک کو ترجاتا ہے" اس قسم کے واکیہ بھی ویرتھ اور نشپھل ہو جاویں گے۔ میرے من میں اس طرح سے سنشے اُپتن ہو رہے ہیں۔ سو آپ کرپا کرکے نورت کریں۔

۱۱۔ دوہا۔ رجو دیکھ پرانی گھنے۔ کلپیں بہت پرکار
کو ترو جڑ کو سرپ کہہ۔ کو کہہ بھومی درار

۱۲۔ دوہا۔ شکتی رکھ بہو بھید مکھ۔ پرانی کلپے تاہی
کو بھوڈر کو رجت کہے۔ کو کہہ کا گر آ اہی

(شرح)۔ اندھیرے میں کہیں رسی پڑی ہو۔ تو اس کو ٹھیک ٹھیک نہ دیکھ کر سامانیہ درشٹی سے بہت پرشوں کو انیک پرکار کی کلپنا ہوتی ہے۔ کوئی تو برکش کی جڑ کہتے ہیں۔ اور کوئی کہے یہ سرپ ہے۔ اور کسی کو پرتھوی کے پھٹ جانے سے جو دراڑ آجاتی ہے۔ وہ پرتیت ہوتی ہے۔

اسی پرکار شکتی ارتھات سیپی کے اِدم انش کو دیکھ کر بھی انیک پدارتھوں کی لوگ کلپنا کرتے ہیں۔ کسی کو ابرک کسی کو چاندی اور کسی کو کاغذ کی پرتیتی ہوتی ہے۔ رسی اور سیپی کے اندر جتنے پدارتھ بھی اُپتن ہوتے ہیں۔

وہ انروچنیہ ہی اُتپن ہوتے ہیں۔ کیونکہ یہ سب پرتیت ہوتے ہیں۔ تو یہ بالکل است بھی نہیں۔ اور ادھشٹان کے گیان سے لَے کو پراپت ہوتے ہیں۔ اس لئے ست بھی نہیں۔ لہذا یہ ست است سے ولکشن انروچنیہ ہیں۔ انروچنیہ پدارتھوں کی پرتیتی کیونکر ہوتی ہے۔ یہ کھیاتیوں کے سلسلے میں انروچنیہ کھیاتی کا بیان پہلے ہوچکا ہے۔ وہاں دیکھنا چاہیئے۔

۱۳۔ دوہا۔ پورن ادوے آتما۔ اَدیہ اچل اپار۔
متھیا ہی کلپیو گھنو۔ تا میں یہ سنسار

(شرح) جس طرح رسی اور سیپی میں متھیا پدارتھوں کی کلپنا ہوتی ہے۔ اسی طرح آتما جو پورن و پاک ادویت سروپ اوناشی نشکریہ اور اپار ہے۔ اس کے بودھ ہیتو شرتی نے نانا روپ سنسار کی متھیا کلپنا کی ہے۔ متھیا کو انروچنیہ بھی کہتے ہیں۔ اگر آپ کی بدھی اس وشے کو انگیکار کرلے۔ تو پھر انروچنیہ جگت کی اُتپتی سمبندھی آپ کے سارے شک دور ہوجائیں گے۔ وید کے اُتپتی پرتی پادک وچن بھی ویرودھ نہیں ہوویں گے۔ اور ایشور کی کارنتا بھی انگیکار کی جاسکے گی۔

تم نے جو وید واک سنسار کی اُتپتی کے وشے میں پرستت کئے ہیں۔ مثلاً "جس سے یہ سب بھوت سموداے اُتپن ہوتا ہے"۔ ان کا مُکھ تاپ پریہ آتما کا بودھ ہے۔ نہ کہ بھوتوں کی اُتپتی۔ شرتی کا مطلب تو صرف آتم ستا کو سب پرتیتیوں کا آدھار اور ادھشٹان سدھ کرنا ہے۔ اور جگت کو ادویاتت کاریہ روپ سدھ کر کے اس کے استیتو کو کالپنک نشچہ کرانا ہے۔ اس لئے شرتیوں میں جو اُتپتی اور نورتی بودھک واکیہ آتے ہیں۔ اُن کو اسی آشے سے جاننا چاہیئے۔ وید بھگوان صرف ست کا آکھیان ہے۔ برہم۔ پرمیشور یا ست وستو کو ہی دکھلانے کیلئے وید پرکٹ ہوئے ہیں۔ اس لئے وید کا انتم وشے ایک

ماتر ست وستو ہے۔ جس کا کوئی نام ورروپ نہیں۔ اور سب نام روپ اسی کے ہیں۔
جن کا کوئی چن یا نشان نہیں۔ اور یہ سب چن اُسی کے ہیں۔ جس کا کوئی مکان
نہیں اور یہ سب مکان اُسی کے ہیں۔ ایسی جو انت چیتن ستا ہے۔ اس سے
ان نیا ایترکت جو کچھ دکھائی دیتا ہے۔ وہ اسی میں کلپت ہے۔ اور اسی کے
انترگت ہے۔ وہی ہے۔

۱۴۔ دوہا۔ آن بھنّ نہیں توئے تے۔ بُدبُد پھین ترنگ
یا پرکار سنسار یہ۔ شدھ سوروپ ابھنگ

(شرح)۔ لہریں۔ بُدبُدے۔ پھین (جھاگ) یہ سب جل روپ ہیں۔ جل
سے بھن ہرگز نہیں۔ جل کے ایترکت ان کی کوئی ستا ہی نہیں۔ جل کے
سامانیہ روپ میں کوئی سرشٹی نہیں۔ وہ اپنے آپ میں نت ستھت ہے۔ اس
کے اوپر لہر۔ بہر۔ نہر۔ ترنگ بلبلے آدی کی انیک سرشٹیاں پھُرائی ہیں۔ ان
کا اپنا کوئی استیتو نہیں۔ پانی کے اوپر وہ صرف درشٹا کی کلپنا ماتر ہے۔ ورنہ
پانی تو پھر بھی ویسا ہی اپنی موج میں رواں دواں ہے۔ بالکل اسی طرح یہ
سنسار شدھ سوروپ ادھشٹان آتما سے بھن ستا نہیں رکھتا۔ آتم ستا اپنے
آپ میں سدا ستھت رہتی ہے۔ اور جگت کی کلپنا درشٹا کی بدھی تک
سیمت رہتی ہے۔

۱۵۔ دوہا۔ پورن آتم میں جگت۔ کنچن مہ ہر پرکار
اودے اِل انوپ اج۔ مدرا نام اسار

(شرح)۔ پورن آتما میں جگت چونکہ کوئی بھن ستا نہیں رکھتا۔ اس لئے وہ
آتما سے ابھنّ روپ ہے۔ اگر ایسا ہے۔ تو گمن آگمن آدی دیو ہار کیونکر ہو
سکتے ہیں۔ کیونکہ شدھ ایک ادویت نراکار نروکار وستو میں گمن آگمن

یعنی آنا جانا وغیرہ ویوہار نہیں ہونا چاہئے۔ اس میں شک نہیں۔ کہ پورن آتما میں ویوہار اسمبھو ہے۔ نشکرہ یہ سوروپ میں کریا کی کلپنا کیونکر بن سکتی ہے۔ پرنتو جگت روپی بیوہار اس طرح ہی سمبھو ہوتا ہے۔ جس طرح سونے کی مدرا اشرفی مُہر آدی بن جاتی ہے۔ تو ان میں گنتی آدی اور لین دین کا ویوہار ہوتا ہے۔ ورنہ سونے میں کوئی ویوہار نہیں بن سکتا۔ سونا ہی ست ہے۔ اس میں مدرا اور ان کی گنتی روپی ویوہار است اور متھیا ہے۔ ایسا جانو۔

۱۶۔ دوہا۔ کاٹھ میں رہتا بھیو۔ رہتا میں بھیو پھیر
پریو تول تا پھیر میں۔ بھیو سوت کو ڈھیر

۱۷۔ دوہا۔ دسن بھیو تا سوت میں۔ پتری وجهن منجھار
آپس میں پتری بسے۔ کرت پرسپر رار

۱۸۔ دوہا۔ کاٹھ کو اور رار کو۔ کہو کہا سنمبندھ
تن وکار یو برہم میں۔ کلپے پرانی اندھ

(شرح)۔ لکڑی سے چرخہ بنا۔ چرخے کو چلایا گیا۔ اس سے ڈھیر ہی سوت کات لیا۔ اس سوت کا کپڑا بنا۔ اور اس کپڑے سے پتلیاں بنی۔ وہ سب پتلیاں آپس میں خوب جھگڑا کرنے لگی۔ اب بتاؤ کاٹھ میں اور پتلیوں کے جھگڑے میں کیا سمبندھ ہے۔ اسی طرح برہم ستا اور شریر روپی وکاروں میں کوئی سمبندھ نہیں ہے۔ مگر اگیانی لوگ اس نرِوکار چیتن میں بھی وکاروں کی کلپنا کر لیتے ہیں۔ اس سے برہم ستا کوئی وکار وان تھوڑے ہی ہو جاتی ہے۔ اگر کوئی آنکھیں بند کر لے۔ اور کہہ دے۔ کہ سورج میں اندھکار ہے۔ تو اس سے سورج میں کوئی دوش آروپن نہیں ہو سکتا۔

۱۹۔ دوہا۔ برہم رتن نرمول ہے۔ تا میں کا نتی اننت
ہے نہیں کہتے نرنے۔ ایسا جگ درسنت

(شرح)۔ جیسے کسی بیش قیمتی رتن منی میں جو چمک دمک ظاہر ہوتی ہے۔ وہ اس سے بھن نہیں ہوتی۔ تو اس کی نورتی کیونکر بن سکتی ہے۔ اسی طرح آتم روپی رتن کی جگت روپی انت کانتی پرتیت ہوتی ہے۔ اس کی نورتی کیسے کہہ سکتے ہیں۔ اگر آپ کہو۔ کہ ویدانت میں تتو گیان سے جگت کی نورتی کا پرتکش اُبلکھ ہے۔ تو وہ نت نورت کی نورتی ہی بتلائی گئی ہے۔ جیسے رسی میں سانپ اور سیپی میں چاندی نت نورت ہیں۔ اور رسی اور سیپی کے گیان سے ان سانپ اور چاندی کی پرتیتی کی نورتی ہوتی ہے۔ ورنہ جو شے وجود والی ہے۔ اس کی نورتی نہیں کہی گئی۔

۲۰۔ دوہا۔ کہے اناتھ کا سوں کہوں۔ آدمدھ ارانت
جہوں دوی میں نہیں پائیے۔ نش باشر کو تنت

(شرح)۔ شری اناتھ داس جی کہتے ہیں۔ ادھشٹان چیتن میں جگت سوروپ سے ہی نہیں تو میں اس کی اُتپتی ستھتی اور ناش کو کیسے ورنن کروں۔ جیسے سورج سدا پرکاش سوروپ ہے اس میں رات(ی) اور دن کا بھید نہیں پایا جاتا۔ یعنی وہاں کبھی رات ہوتی ہی نہیں۔ تو دن بھی نہیں کہا جا سکتا۔ اس لئے دن رات کی اُتپتی آدی کا ذکر ہی کیونکر ہو سکتا ہے۔ ایسے ہی متھیا جگت کی وارتا ہی کہاں بن آوے ہے۔ کسی فارسی کے کوی نے کہا ہے۔ ع

"بہتر از خواندن بود دیدن خطِ استاد را"

مطلب یہ کہ اُستاد کے ہتر کو پڑھنے کے بجائے دیکھنا کہیں زیادہ اچھا ہے۔ پرماتما یہاں اُستاد ہے۔ اور یہ سرشٹی اس کا خط ہے۔ اس سرشٹی کی سمسیا کا انولیشن ہی خط کا پڑھنا ہے۔۔ سے صرف کاریگر کی کاریگری کے نمونے کی طرح دیکھنا۔ اس خط کا دیکھنا ہے۔ اس طرح خط کے پڑھنے

سے خدا کے دیکھنے میں زیادہ آنند ہے۔ جو لوگ اس رچنا کو جاننے اور سمجھنے کیلئے کوشش کرتے ہیں۔ وہ ساری عمر اس میں سر پٹکتے ہیں۔ اور اُن کے ہاتھ بھی کچھ نہیں لگتا۔ کیونکہ جتنا ان کا گیان بڑھتا ہے۔ ان کے اگیان کا دائرہ بھی اتنا ہی بڑا ہوتا جاتا ہے۔ گیان روپی پرکاش ہمیشہ اگیان روپی اندھکار سے گھرا رہتا ہے۔ لیکن جو لوگ اس کو آتما کی ایک چمک ماتر جان کر اس کو دیکھتے اور واہ واہ کرتے ہیں۔ وہ واقعی سکھ اور چین سے اپنی زندگی کی مہلت کو پورا کرتے ہیں۔

۲۱۔ دوہا۔ کھشٹھ میں جگت است کہت۔ بھید سو انتر دھیان
سہہ ولاس اگیان ہت۔ نشٹ ہوت جم گیان

(شرح)۔ چھٹے وشرام میں جگت کو است یا متھیا سدھ کیا ہے۔ جس سے اگیانی کے اگیان کا ہراس ہوتا ہے اور جگت میں ست بدھی نشٹ ہوتی ہے۔

(جگت متھیا ورنن نام چھٹا وشرام سماپت ہوا)

ساتواں وشرام

(ششنہ انوبھو ورنن)

۱۔ دوہا۔ بارم بار پرنام مم۔ شری گورو دین دیال
جگت بھرم بھونا سیو رسن تو وچن رسال

(شرح)۔ ہے دین دُکھی جگیا سوؤں پر دیا کرنے والے شری گورو۔ کرونا رس والے آپ کے وچن امرت کو شرون کر کے میرا جگت بھرم نورت ہو گیا ہے۔ میں آپ کو بارم بار نمسکار اور پرنام کرتا ہوں۔

اگر کوئی شنکا کرے۔ کہ اودیہ تو گیان کو پا کر ستگورو کو کوئی بہو مول پدارتھ بھینٹ کرنا چاہیئے۔ نہ کہ خالی نمسکار۔ اس کے لئے ہمارا یہ کہنا ہے۔ کہ سنسار میں آتم وانا تم دو پرکار کے پدارتھ ہیں۔ اناتم پدارتھ است جڑ دُکھ روپ اور ناشوان ہیں۔ اس لئے بھینٹ کے قابل نہیں۔ اور آتم پدارتھ سوئم سدگورو کا پرساد ہے۔ اور ان کا سروپ ہی ہے۔ اس میں آدان پردان ہوتا نہیں۔ اس لئے نمسکار روپی بھینٹ ہی ٹھیک ہے۔

۲۔ دوہا۔ بھوبھگون تم دیا تے ... وگت سندیہ
شدھ سروپ لبھو بھلے۔ دِسریو دیہہ ادیہہ

(شرح)۔ ہے بھگون۔ آپ کی کرپا سے میرے سب سنشے ناش ہو گئے ہیں۔ اور میں نے نروکار مایا مل سے رہت شدھ چیتنہ آنند روپ آتما کو بھلی پرکار جانا ہے۔ اب میرے ہردے سے دیہہ اور ادیہہ (آتما) کا بھید بھاؤ سب جاتا رہا ہے۔ میں سرو ٹھور اور سرو روپ میں اپنی ہی آتما سا کو بھن بھن روپوں میں دیکھتا ہوں۔ اب مجھے جگت کی پرتیتی نہیں ہوتی۔

۳۔ دوہا۔ اگیہ تگیہ نہیں شبھ اشبھ۔ نہیں الیشور نہیں جیو
ستیہ جھوٹ ہو میں نہیں۔ اَکل سمل ترہ یہ پیو

(شرح)۔ ہے بھگون۔ نہ میں اگیانی ہوں نہ گیانی ہوں۔ میرے سروپ میں شبھ اشبھ بھی نہیں ہیں۔ شبھ اشبھ کا بھید پرچھن وکار وان وستوؤں

میں ہوتا ہے۔ میں سوروپ سے اپری چھن اور نروکار ہوں۔ اودیا کی اُپادھی والا جیدابھاس سہت چیتن کو جیو کہتے ہیں۔ اور مایا کی اُپادھی والا ایشور کہلاتا ہے۔ میں نہ اُپادھی، پرم چیتن ہوں میرے سامانیہ سوروپ میں جیو اور ایشور کی کلپنا نہیں ہو سکتی۔ میرے سوروپ میں نہ کوئی مل سہت یعنی ملین انتہ کرن والا پامر ہے۔ اور نہ مل رہت شدھ انت کرن والا جگیاسو ہی ہے۔ استری پرش بھاؤ بھی مجھ میں نہیں ہے۔ میں ان تمام دوندوں سے رہت اپنے شدھ چداکاش چنماتر سوروپ میں سنحت ہوں۔

۴۔ دوہا۔ آشرم ورن نہ دیہ نر۔ گورو شتہ دھرم نہ پاپ
پورن آتما ایک رس نہیں گھٹ بڑھ ملپ اآپ

(شرح)۔ میرا نہ کوئی آشرم ہے۔ نہ ورن ہے۔ برہم چریہ۔ گرہست۔ وان پرست اور سنیاس چار آشرم ہیں۔ اور برہمن کھشتری ولیش شودر یہ چار ورن ہیں۔ اور یہ ظاہر ہے۔ کہ آشرم اور وان شریر کے دھرم ہیں۔ اسی طرح گورو شتہ بھاؤ دھرم ادھرم۔ پن پاپ سب ستھول شریر کے دھرم ہونے سے مجھ میں نہیں ہیں۔ کیونکہ میں پری پورن نروکار ایک رس اکھنڈ ادویت آتما ہوں۔ مجھ میں نہ کوئی کمی ہوتی ہے۔ اور نہ کوئی بیشی ہوتی ہے۔ نہ مجھ میں بڑائی اور چھوٹائی ہی ہے۔ کمی بیشی اور بڑائی چھوٹائی ایک سے زیادہ پری چھن وستوؤں میں بن سکتی ہے۔ ایک اپری چھن ست وستو میں کوئی بھی دوند نہیں بنتا۔

۵۔ دوہا۔ من بدھ اندریہ پران نہیں۔ پنچ بھوت ہوں ناہیں
گیانا گیان نہ گئے کچھو۔ نہیں تب ہو سب ناہیں

(شرح)۔ ہے بھگون۔ میں من بدھ چت اہنکار انتہ کرن نہیں ہوں۔ نہ میں

گیان اتھوا کرم اندریاں ہوں۔ نہ میں پانچ پران ہوں۔ اور نہ ہی پانچ بھوت ہوں۔
میرے سوروپ میں گیاتا گیان گے ردپ ترپٹی بھی نہیں۔ ایک ادویت آتما میں
ترپٹی کیونکہ ہو سکتی ہے۔ ان سب کی کوئی ستا نہیں ہے۔ پرنتو میں سب میں
اوت پروت ہوں۔

۶۔ سورٹھا۔ میں چیتنہ سوروپ۔ اندرجال وت جگت یہ
میں تو کتھا انوپ۔ یہ وہ کہت نہ سنبھوئے

(شرح) میں چیتنہ سروپ آتما ہوں۔ اور جگت مجھ میں اندرجال کی نیائیں
ہے یا جادوگر کے پٹارے کی طرح ہے۔ یعنی متھیا ہے۔ اس لئے میں پنڈت
ہوں۔ تو مورکھ ہے۔ یہ ہمارا متر ہے۔ وہ ہمارا شترو ہے۔ اس پرکار کی کتھا میرے
سروپ میں نہیں بنتی میں تو 'یہ' 'وہ' سے رہت میں چنماتر ستا ہوں۔

۷۔ دوہا۔ دیہی دیہہ نہ ہوں کچھو۔ مکت بُدھ نہیں ہوئے
یتی نہ وشئی تپ اتپ۔ نہ ہوں ایک نہ دوئے

۸۔ دوہا۔ پورو پچھم اُردھو ادھ۔ اُتر دکھشن ناہیں
لکھو دیرگھ نیارو ملیو۔ نہیں باہر نہیں ماہیں

۹۔ دوہا۔ نہیں اُپتی نہ وردھی لے۔ روپ رنگ رس بھید
نہیں یوگی بھوگی نہیں استھر نہیں کھید

(شرح)۔ ہے بھگون۔ سوروپ سے نہ میں شریر ہوں۔ نہ شریر میرا ہے۔ نہ میں
بندھ ہوں نہ مکت ہوں۔ نہ میں وشئی (وشیوں میں رمن کرنے والا) ہوں اور
نہ میں سنیمی ہوں۔ نہ میں تپسوی ہوں اور نہ میں تپ ہین ہی ہوں۔ مجھ میں نہ ایک
ہے نہ دو ہے۔ ایک بھی دو تین کے سمبندھ میں کہنا پڑتا ہے۔ صرف ایک میں
ایک کہنا نہیں بنتا۔ مجھ میں پورب پچھم اُتر دکھن دشا بھی نہیں۔ مجھ میں نہ اوپر

ہے نہ نیچے ہے۔ نہ لمبا ہے نہ چھوٹا ہے۔ نہ اندر ہے نہ باہر ہے۔ میرے سوروپ میں نہ اُتپتی ہے نہ بڑھنا ہے نہ ناش ہونا ہے۔ نہ روپ رنگ کا ہی کوئی بھید ہے۔ نہ میں یوگی ہوں نہ بھوگی ہوں۔ نہ وکشپت ہوں نہ ستھت ہو گیا ہوں۔ میں ان تمام نام روپوں سے وِلگ اور شبدوں سے نیارہ اشبد روپ چیتن آتما ہوں گیان کی چھٹی بھومکا میں پدارتھوں کا ابھاؤ ہو کر ایک آتما ہی کی پرتیتی ہوتی ہے۔ گیانی تمام دوندوں سے اوپر اُٹھ جاتا ہے۔ جس طرح کوئی ہوائی جہاز پر سوار ہو کر بہت اونچا آکاش میں اُڑ کر نیچے دیکھے۔ تو اُسے کوئی اونچ نیچ دکھائی نہیں دیتی۔ سب پرتھوی ایک سی دکھائی دیتی ہے۔ یہی حالت گیانی کی ہے۔

۱۰۔ دوہا۔ ملین نین کر دیکھئے۔ سب کچھ سب ہی بھائے
اَمل درشٹی جب ہو وے لیو۔ تب روی ہی درسائے

(شرح)۔ جس پرکار کی عینک آنکھ پر لگا کر دیکھیں گے۔ اسی رنگ کے سب پدارتھ درشٹی گوچر ہوں گے۔ اور شدھ درشٹی سے بنیر عینک کے ہم سوریہ کو دیکھیں گے۔ تو وہی سورج ہی صاف صاف دکھائی دے گا۔ سورج کو چھوڑ کیا گر ان سب وستوؤں کو دیکھیں گے۔ جہاں اور جن کو سورج پرکاشت کرتا ہے۔ تو وہاں انیکتا ہی دکھلائی دے گی۔ شریر روپی گھٹوں کو نہ دیکھ کر آتما روپی سوریہ کو دیکھنا ہے۔

۱۱۔ دوہا۔ اونچ نیچ نرگن گنی، رنگ ناتھ ارہبوپ
ہوں گھٹ بڑھ کا سوں کہوں سب آنند سروپ

(شرح)۔ اونچ نیچ ورن آشرم دھرم سے ہوتا ہے۔ ورن آشرم دھرم شریر کے ہیں۔ میں شریر نہیں ہوں۔ اس لئے مجھ میں اونچ نیچ نہیں ہے۔ شبھ گنوں سے رہت پامر ہوتا ہے۔ شبھ گنوں والے کو اُتم جگیاسو گنی کہتے ہیں۔

یہ بھی لنگ شریر یا اتھوا انتہ کرن کے دھرم میں انتہ کرن نہیں ہوں۔ اس لئے میں نہ گنی ہوں نہ گن رہت ہوں۔ یہ کنگال ہے۔ یہ راجہ ہے۔ بھید بکت پرتیتی بھی مجھ میں نہیں ہے۔ اس پرکار میں کس کو اچھا اور کس کو خراب کہوں۔ مجھے تو سب ہی آنند سوروپ پرتیت ہوتے ہیں۔ گورو نانک دیو کا فرمان ہے۔" بن نرن پربت سب پاربرہم"۔

"بھلا بُرا کہوں کس توں کیئے سگلے جیا تھارے"۔

(اے پرم پتا۔ یہ سب تمہارے پتر ہیں۔ میں بھلا بُرا کس کو کہوں۔)

۱۲۔ دوہا۔ من انمیش جگت بھیو۔ بن انمیش نشائے

کہو جگت گت سمجھوئے۔ من ہی جہاں ولائے

(شرح)۔ میرے من کے پھرنے سے جگت کی اُتپتی ہوتی ہے۔ اور من کے پھرنے رہت یا شانت ہونے سے جگت ناش ہو جاتا ہے۔ جاگرت اوستھا میں جب انتہ کرن سہت ستھول شریر کام کرتا ہے۔ تو سارا ستھول جگت پرتیت ہوتا ہے۔ جب سوپن اوستھا ہوتی ہے۔ تو وہاں من کے پھرنے سے سوپن سنسار کی رچنا ہوتی ہے۔ جاگرت جیسا ہی سنسار دکھائی دیتا ہے۔ سوشپتی اوستھا میں جب من لین ہو جاتا ہے۔ وہاں کوئی سنسار پرتیت نہیں ہوتا ہے اس سے سدھ ہوتا ہے۔ کہ من کے ہونے پر سنسار کی پرتیتی ہوتی ہے۔ من کے ابھاؤ میں سنسار کا بھی ابھاو ہو جاتا ہے۔ اس لئے سنسار منو کلپت ہے یا یہ کہ من ہی سنسار کے روپ میں پرتیت ہوتا ہے۔ جب براہمی استھتی یا نروان اوستھا میں من ہی لین ہو جاتا ہے۔ تب من نہیں رہتا۔ وہاں جگت کی پرتیتی کیونکر سمبھو ہو سکتی ہے۔

۱۳۔ دوہا۔ نہیں کارن نہیں کاریہ کچھ۔ نہیں کال نہیں دیش

شدھ سوروپ پورن اچل۔ سجاتی وجاتی نہ لیش

(شرح) ۔کلیان سوروپ دھودیا ایک پری پورن نشکریہ ایک رس اکھنڈ نروکار نراکار شدھ ادویت گیان سروپ میرے آتما ہیں کارن کاریہ بھاؤ کچھ نہیں ہے ۔مٹی سے گھڑے کی نیائیں کارن کاریہ سمبندھ ساویو (انگ سہت) پدارتھوں میں ہو سکتا ہے ۔ میں سروپ سے نرویو (انگ رہت) اور اکھنڈ ایک رس ہوں ۔ مجھ میں کریا کا ہی ابھاؤ ہے ۔ تو کارن کاریہ بھاؤ کیسے ہو سکتا ہے ۔ نہ میرا کوئی کارن ہے ۔ نہ میں کسی کا کارن ہوں ۔ نہ میں کسی کا کاریہ ہوں ۔ نہ میرا کوئی کاریہ ہے ۔اس طرح میں کارن اور کاریہ سمبندھ کو جانتا ہی نہیں ہوں ۔اس کے علاوہ کریا انیتہ پدارتھوں میں ہوتی ہے ۔ میں نیتہ ہوں ۔ مجھ میں کریا کا ابھاؤ ہے ۔ پھر مجھ برہم سوروپ آتما میں سوجاتی وجاتیہ اور سوگت بھید بھی نہیں ہیں ۔ بھید تین پرکار کا ہوتا ہے ۔ ان کی پری بھاشا اس طرح ہے ۔

۱۔ سوجاتیہ بھید = ایک پیڑ کا دوسرے پیڑ سے بھید سوجاتیہ بھید کہلاتا ہے ۔
اگر برہم یا آتما جیسا کوئی دوسرا برہم یا آتما ہوتا ۔ تو برہم میں بھی سوجاتیہ بھید پیدا ہو جاتا ۔ چونکہ دوسرا برہم ہے نہیں اس لئے آتم سا میں سوجاتیہ بھید نہیں ہے ۔

۲۔ وجاتیہ بھید = ایک جاتی کا دوسری جاتی سے بھید ۔ جیسے گھوڑے کا گلے سے بھید وجاتیہ بھید ہے ۔ برہم کے سمان ستا والا کوئی وجاتیہ نہیں ہے ۔ اس لئے برہم میں وجاتیہ بھید نہیں ہے ۔

۳۔ سوگت بھید = ساویو پدارتھوں میں سوگت بھید ہوتا ہے ۔ جیسے شریر کے ہاتھ اور پاؤں میں ۔ناک اور کان میں وغیرہ وغیرہ ۔

برہم ستا نروپ ہے۔ اس میں سوگت بھید بھی سمبھو نہیں ہے۔
اگر کوئی کہے کہ جیو اور ایشور کا بھید وجاتیہ بھید ہو سکتا ہے۔ چیتن ہونے
کے ناطے یہ برہم کے سجاتی ہیں۔ پرنتو کاریہ روپ سے برہم سے وجاتی ہیں۔ تو یہ
کہنا ٹھیک نہیں۔ کیونکہ جیو کا جیوتو اور ایشور کا ایشتو دونوں ہی چیتن میں کلپت
ہیں۔ ست نہیں نہ واستوک ہی ہیں۔ اس لئے ان کا برہم میں بھید نہیں بنتا۔

۱۴۔ دوہا۔ ایک ہوں کہت بنے نہیں۔ دو کہوں کہہ بھائے
پورن روپ دہائے سی۔ گھٹ بڑھ کہیو نہ جائے

(شرح)۔ چیتن میں ایک شبد کا پریوگ بھی نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ چیتن سے
بھن اور کوئی دستو یا پدارتھ ہے نہیں۔ اسی لئے دو بھی نہیں کہا جا سکتا۔
ست دستو تو ایک ہی ہے۔ پرنتو جہاں انیکتا ہوتی ہے۔ وہاں ہی ایک
دو کی گنتی ہو سکتی ہے۔ جہاں گن کریا ہوتی ہے۔ وہاں ہی گھاٹ یا بڑھ یا
ادھک نیون بھاؤ ہو سکتا ہے۔ کیونکہ برہم میں گن کریا کا ابھاؤ ہے۔ اس
میں کوئی کمی بیشی بھی نہیں کہی جا سکتی۔ وہ سدا ایک رس سم اور اکھنڈ ہے۔

۱۵۔ دوہا۔ وشو نہ تیجس پراگیہ کچھو۔ نہیں تریا تا ناہیں
سوئے سوروپ نج گیان گھن میں تو نبتے ناہیں

(شرح)۔ جاگرت۔ سوپن اور سوشپتی تینوں اوستھا تین شریروں کی
ہیں۔ اور میں شریروں سے نیارہ ہوں۔ اور ان اوستھاؤں کے ابھمانی کو
وشو تیجس اور پراگیہ کہتے ہیں میں نہ وشو ہوں نہ تیجس اور نہ پراگیہ ہوں۔ میرے
سوروپ میں چونکہ تین اوستھا نہیں ہیں۔ چوتھی بھی نہیں ہے۔ یعنی تریا جس
کا مطلب چوتھا ہے۔ تین کے مقابلے میں ہو سکتی ہے۔ جب تین است اور
متھیا ہو گئیں۔ تو چوتھی کا ابھاو اپنے آپ ہی ہو جاتا ہے۔ میر نج سوروپ

گھن گیان ہے۔ جس میں میں تو کی کلپنا نہیں ہو سکتی۔ میں تو شریروں کے سمبندھ سے ہی سمجھی ہوتی ہے۔ جہاں شریروں کا اور نانا تو کا ہی ابھاو ہے۔ وہاں میں تو یہ دہ کیونکر بن سکتے ہیں۔

۱۶۔ دوہا۔ جاگرت سوپن سوشپتی کے۔ ابھانی جے آہی
جو سب کو انوبھو کرے۔ شو سوروپ کہہ تاہی

(شرح)۔ جاگرت سوپن سوشپتی کے ابھانی وشو تیجس اور پراگیہ کو جاننے دیکھنے اور انوبھو کرنے والا ہے۔ اس کو شو سروپ یا کلیان سوروپ کہتے ہیں۔ وہی ساکشی چیتن ہے۔ وشو تیجس آدی کے نشدھ سے ساکشی کا نشدھ نہیں ہو سکتا۔

۱۷۔ سادھن سادھیہ کچھ نہیں۔ ناتھ سدھ نہیں کوئے
پرمان پرماتا کو کہے۔ اناتھ پرمیہ نہ ہوئے

(شرح)۔ جو کسی سادھن سے سدھ ہو۔ وہ سادھیہ کہلاتا ہے۔ اور جس یتن سے سادھیہ کی پراپتی ہو۔ وہ سادھن ہوتا ہے۔ سادھن سادھیہ نانا تو میں ہو سکتا ہے۔ ایک ادویت ست وستو میں نہ کوئی سادھک ہے۔ نہ سادھیہ ہے۔ نہ سادھن ہے۔ اور نہ کوئی سدھ ناتھ ہی ہے۔ شری اناتھ داس جی کہتے ہیں۔ اس پرم ست میں پرماتا۔ پرمان اور پرمیہ کی ترپٹی بھی کیونکر قائم کی جاوے۔ یعنی نہیں بن پڑتی۔ چیتن سوروپ سے ہر دو پرکار کی ترپٹیوں سے پرے ہے۔

۱۸۔ دوہا۔ شاستا شاستر سو کو نہیں۔ نہیں بھکشوک نہیں دان
دیش نہ کال نہ وستو گن۔ وادی واد نہ ہان

۱۹۔ دوہا۔ ودھی نشدھ نہیں تھپ اتھپ۔ نہیں پربھو نہیں کو داس
کیول شدھ سوروپ ہوں۔ پورن سو تہ پرکاش

۲۰۔ سورٹھا۔ دھیانا دھیان نہ دھے۔ مم نج شدھ سوروپ میں
اُپادھے نہیں ہے۔ سروروپ سب سے پرے

(شرح) نج گیان سروپ آتما میں نہ کوئی شاستر ہے۔ نہ کوئی شکشک اتھوا شاسن کرتا ہے۔ نہ بھکشوک ہے۔ نہ دانی ہے۔ مجھ نراکار میں دیش کال وستو کا پرچھید نہیں اور نہ ست رج تم آدی گن ہی ورتمان ہوتے ہیں۔ میں نرگن سروپ ہوں۔ مجھ میں نہ کوئی وادی۔ نہ واد ودادھی ہے۔ نہ ہار ہے نہ جیت ہے۔ میرے پرکاش سوروپ میں ودھی نشدھ بھی نہیں بنتا۔ میں ہی سوامی ہوں اور میں ہی داس بھی ہوں۔ میں کیول شدھ ادویت سروپ آتما پورن وبھو اور سوئم سِدھ اور سوئم جیوتی پرکاش سوروپ ہوں۔ مجھ ادویت پرش میں دھیاتا دھیے اور دھیان کی تریُٹی نہیں بن سکتی۔ میرے شدھ سوروپ میں نہ کوئی وستو ہے ہے۔ نہ اُپادھے ہے نہ کچھ تیاگ کرنے یوگیہ ہے۔ میں سروروپ چداکاش سروپ سب سے پرے پرم آتما ہوں۔

۲۱۔ دوہا۔ کہیوشِشیہ انوبھو ہیے۔ رہیو مون گہہ سوئے
بولے داس اناتھ کہی۔ سوگوروشِشیہ تن جوئے

(شرح)۔ شری اناتھ داس جی کہتے ہیں۔ گورو سے پراپت سب پرکار کے اپنے انوبھو کو پرگٹ کر کے ششیہ مون ہو کر ستھت ہو گیا۔ تب گورو ششیہ کی طرف دیکھ کر اس پرکار سے کہنے لگے۔

۲۲۔ دوہا۔ سو تہ ششیہ انوبھو بھیو۔ اتی اشٹم پرتی آکھ
گورودیا میں تشنکا کرے۔ اتر تن پرتی بھاکھ

(شرح) ششیہ کا اپنا انوبھو ورنن روپ ساتواں وشرام سماپت ہوا ہے۔ اب آٹھواں وشرام کہو۔ جس میں گورو تو تشنکا کرتا ہے۔ اور ششیہ

ان کا اتر کہتا ہے۔
(شششہ انو بھو ورنن نام ساتواں وشرام سماپت ہوا)

آٹھواں وشرام

(آتم وان ستھتی ورنن)

۱۔ دوہا۔ انوبھوامرت شششہ کے۔ کہے بھیو چت پہ چین
لین پریکشا کو کہے۔ گورو کرونا رس بین

(شرح)۔ ادویتہ ست چت آنند برہم سروپ کے نشچے سے شششہ کو نجانند کی پراپتی ہوئی ہے یا نہیں۔ اس بات کو جاننے کیلئے گورو کرونا رس کے وچن کہنے لگے۔

۲۔ دوہا۔ پریکشا بخ وگیان کی۔ یت کھنڈ دیوہار
استھتی آتم دان کی۔ ایدلشت نرآدہار

(شرح)۔ ودوان کا دیوہار ادر پردرتی کو دیکھ کر اس کے بخ وگیان کی پریکشا کی جاتی ہے۔ اسی سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ گیان کہاں تک ان میں پھلتہ ہوا ہے۔ ودوان کی بھوگوں میں پرورتی ہے یا نہیں۔ اس لئے آتم دان پرش کی ستھتی کا پورن روپ سے ورنن کرتے ہیں۔

۳۔ دوہا۔ جو کہے کرے کیا وشے۔ بھوگیان اُدیوت
وشے سنگ ستی بھنگ ہوے۔ گیان شتھلتا ہوت

(شرح)۔ ہے شِشیہ۔ اگر تو یہ کہے۔ کہ گیان کے اُدے ہونے کے پشچات وشے کیا کر سکتے ہیں۔ اتھوا دشے بھوگوں میں پرورتی سے میری کیا ہانی ہے تیرا یہ کتھن ٹھیک نہیں ہے۔ کیونکہ وشیوں کے سیون سے آتم وشینی بدھی کا ہراس ہوتا ہے۔ اور وہ تتو وچار کے یوگیہ نہیں رہتی۔ اور پورو کا پراپت گیان وچار رہت بدھی کے کارن شتھلتا کو پراپت ہو جاتا ہے۔ اور نشٹ ایک بار پھر پامر اور وشئی ہو کر ہو کش پد سے گر جاتا ہے۔

۴۔ دوہا۔ جانیو اوناشی اجر۔ ادوے روپ اپار
جگ آسکتی نہ سنبھوے۔ سن شِشیہ ست وچار

(شرح)۔ آتم ساکشات کار کرکے اپنے آپ کو اجر امر ابناشی ادویت ہر دپ برہم جان کر پھر جگت کے بھوگیہ پدارتھوں میں آسکتی سمبھو نہیں ہے۔ جب ایک بار شدھ ودیک اور دیہ اگ دوارا پدارتھوں سہت سکل پرپنچ کو است اور متھیا جانا اور ست وستو کا ساکشات دردھ نشچہ کر لیا۔ پھر ان متھیا پدارتھوں کی اچھا کیونکر ہو سکتی ہے۔ اگر یہ کہو کہ چیت نہ آدھار تا آشرے نہیں ٹھہرتا۔ تو ہے شِشیہ۔ تم ست وستو کا نت نتر وچار کیا کرو۔

۵۔ دوہا۔ شدھ سوروپ لیو نہیں۔ جیو نہ نرمل گیان
ملین وشے دیوہار رت۔ تب لگ ہوے اجان

(شرح)۔ جب تک یہ پرش نرمل گیان کو پراپت کرکے اپنے شدھ سوروپ میں ستھتی کو نہیں پاتا۔ یعنی اپنے آتما کو برہم روپ کرکے نہیں جان لیتا۔ تب تک ہی وہ وشے سیون کے ملین ویوہار میں پرورت رہتا ہے۔ مثلاً جس

پرش کو اپنی رُچی کے انوسار کھیر مال پوے اور دودھ مکھن اپاد ہی کھانے کو ملتا ہو وہ گلی سڑی روٹی اتھوا بچی کھچی جوٹھن کی طرف کیوں دیکھے گا۔ اسی طرح جس کو ایک بار برہمانند رس کا آسوادن ہو گیا۔ اُسے سارے وشے رس پھیکے معلوم ہوتے ہیں۔ وہ اُن کی طرف دیکھتا بھی نہیں۔

۶۔ دوہا۔ جو پُورن آتم ہو۔ تو کیوں رتی ویوہار۔
سو ہم جان سوہات کیوں۔ جگ جن دین پکار۔

(شرح)۔ ہے شسنہ۔ اگر تو یہ کہے۔ کہ تو نے پورن آتما کی لکشا پراپت کر لی ہے۔ اپنے آپ کو شدھ ادویت برہم سوروپ جان لیا ہے۔ اور اس لئے اب تمھارے سروپ میں ودھی نشدھ کا ابھاو ہے۔ تو تمھاری ویوہار میں پرورتی کیونکر ہو رہی ہے۔ جس آنند سروپ آتما کے لیش ماتر سے سارا جگت آنند وان ہوتا ہے۔ اس آنند سوروپ برہم کو آتم روپ سے جان کر تو پھر عام سنساری جیوں کی طرح دین ہو رہا ہے۔ اور سنسار تم کو کیونکر سہاونا لگتا ہے۔ سنسار کا موہ تمھارے ہردیہ میں نہیں ہونا چاہئے۔

۷۔ دوہا۔ مکتی وشے ویراگ جو۔ بندھن وشے سنیہہ
یہ سب گرنتھن کو متو۔ من مون سو کرے

(شرح)۔ ہے ششیہ۔ سب گرنتھوں اتھوا شاستروں کا ایک ہی مت ہے۔ وہ یہ کہ وشیوں سے ویراگ ہی موکش ہے۔ اور وشیوں میں آسکتی ہی بندھن ہے۔ جس سے گیان وان کی وشیوں میں پرورتی کا ابھاو ہی درشایا ہے۔ اس لئے اب تو اپنے من سے وچار کر اور جو تجھے بھلا دیکھے وہی کر۔

۸۔ دوہا۔ کرپاکرت ششیہ پر گنی۔ گورو شرنا ئی رائی
استھتی آتم دان کی۔ کہہ پُن پُن درسائی

(شرح)۔ سد گورو کرپا کرنے والوں میں سب سے بڑے کرپالو ہیں۔ جو بھی ان کی شرناگت جاتا ہے وہ اس پر کرتے ہیں۔ اپنے ششیہ پر تو وہ بہت زیادہ کرپا کرتے ہیں۔ اس لئے وہ بار بار گیان وان کی اُداسین استھتی کا درنن درشٹانت بہت کرتے ہیں۔

۹۔ دوہا۔ جیسے جو جے آن میں۔ اُدبھوتا بھئی چھین
تیسے آتم دان کی۔ بھئی جگت متی لین

(شرح)۔ جیسے بھُنے ہوئے بیج میں انکر اُتپن کرنے کی شکتی ناش ہو جاتی ہے۔ کچا بیج اُگتا ہے مگر بھونا ہوا بیج نہیں اُگتا۔ اسی طرح گیان وان کی جگت بدھی لین ہو جاتی ہے۔ وہ جگت کو ست نہیں دیکھتا۔ بھوگیہ پدارتھوں میں اس کی پرورتی نہیں ہوتی۔ وہ ان سے پرے اتھوا دور رہتا ہے۔

۱۰۔ دوہا۔ اناتھ سو گیانی کوٹی کو۔ نشچے نج مت ایک
ایک اگیانی کے ہیے۔ ورتت متو انیک

(شرح)۔ پنجابی میں ایک لوک اُکتی ہے۔ "سو سیانے اکو مت۔ مورکھاں آپو آپنی"۔ مطلب یہ کہ وچارشیل دھیرودان اگر سو بھی ہوں۔ تو ان سب کا ایک ہی نشچہ ہوتا ہے۔ مگر مورکھوں اگیانیوں کا اپنا اپنا بھن مت ہوتا ہے۔ اسی دشٹے کی پشٹی میں یہ دوہا کہا گیا ہے۔ شری اناتھ داس جی کہتے ہیں۔ کہ کروڑوں گیانیوں کا اپنے نج آتم سروپ میں نِشٹھا روپ نشچہ ایک جیسا ہوتا ہے۔ اور اگیانیوں کے ہردیہ میں انیک نشچے ہوتے ہیں۔

۱۱۔ دوہا۔ سیوا بہٹ پرکار پُن۔ انگ تو اس کہے کوئے
گیان آپن پولیے۔ ترپت کوپ نہیں ہوئے

(شرح)۔ جس طرح شریر کا ایک انگ ہاتھ باقی انگوں کا پالن کرتا ہے۔ اور کبھی کبھی دانتوں سے زبان کٹ جاتی ہے۔ تو پرش اپنے انگ جان کر نہ ہاتھ پر پرسن ہوتا ہے۔ نہ دانتوں پر کرودھ کرتا ہے۔ اسی طرح گیاتوان کی بہت پرکار سے کوئی سیوا کرے۔ تو وہ خوش نہیں ہوتا۔ اور اگر کوئی چوٹ مار کر ان کو پیڑا دے تو وہ ناراض نہیں ہوتا۔ کیونکہ سب کو اپنا ہی انگ مانتا ہے۔ اور دوسرے شریروں سے جو سکھ دُکھ کی پراپتی ہوتی ہے۔ اس کو وہ شریر کی پراربدھ کا پھل جانتے ہیں۔ اسی لئے نہ وہ ترپت ہوتے ہیں۔ نہ وہ کرودھت ہوتے ہیں۔ شاستر کے انوسار اپنے پوروکے کرم ہی سکھ دُکھ کے کارن ہوتے ہیں۔

۱۳۔ دوہا۔ شانت روپ تن کو جگت۔ جے اُرشانت بھنت
ترودِرہ تاپ بچ اُرجرت۔ تے جگ جرت لہنت

(شرح) جن اگیانی پرشوں کے ہردیہ تین پرکار کے تاپ (ادھیاتمک۔ ادھی دیوک۔ ادھی بھوتک) سے جل رہے ہیں۔ وہ سب سنسار کو جلتا ہوا دیکھتے ہیں۔ اس لئے ان کو ان تین تاپوں سے نورت ہونے کیلئے پرورتی مارگ کو اپنانا ٹھیک معلوم ہوتا ہے۔ پرنتو گیانی منیشی تہا ابوجھ واسناؤں کے ابھاؤ سے نت شانت روپ ہوتے ہیں۔ ان کے ہردیہ میں چلتا نام کو بھی باقی نہیں رہتی۔ اس لئے ان کو سارا جگت سکھ روپ پرتیت ہوتا ہے۔ اس لئے تاپوں کی نورتی ارتھ گیاتوان کی پرورتی نہیں بنتی۔

۱۴- دوہا- وشئے آنند سنسار ہے - بھجنا نند ہری داس
برہمانند جیون مکت ہے - بھئی واسنا ناش

(شرح) - سنساری وشئی پرش کو وشئے میں آنند ہوتا ہے - مگر وہ کھشنک سکھ ہوتا ہے - ستھائی نہیں ہوتا - اور اُپاسک کو بھی وشے آکار ورتی سے بھجن سے آنند کی پراپتی ہوتی ہے - یہ بھی صرف بھجن کال میں ہی لابھ ہو سکتا ہے - اور پرتین سادھیہ ہونے سے نیتہ نہیں ہے - اس لئے یہ دونوں سُکھ جب نہیں ہوتے تو سنساری اور اُپاسک کو جگت سکھ روپ پرتیت نہیں ہوتا - ہاں جیون مکت گیانی کی سب واسناؤں کا کھشے ہوا ہے - اس لئے ان کو برہمانند کا آورن سے رہت صاف صاف انوبھو ہوتا ہے - اور وہ ودوان سروروپ کی انوبھوتا سے جگت کو سکھ روپ دیکھتے ہیں -

۱۵- دوہا- مکتی آدک اچھا نہیں - نسپریہ پرم سُجان
آتما سکھ تت ترپت ہے - تن سمان نہیں آن

(شرح) جن مہاپرشوں کو مکتی آدی کی اچھا نہیں - لوک پرلوک کے بھوگوں کی لالسا جن کے ہردیہ میں نہیں - جو ہر پرکار کی اچھا سے رہت ہیں - ایسے مہاتما ہی آتمانند سے نت ترپت ہیں - اور وہی سب سے اوتم پرش ہیں - ان کے سمان اور کوئی نہیں یعنی وشئی اور اپاسک کی ان سے تلنا نہیں ہو سکتی -

۱۶- دوہا- درشٹ پدارتھ کو کبہو - جن کے سہج ابھاؤ
کہا گہے تیاگے کہا - چھیٹو چاہ وا چاؤ

(شرح) - جن مہاپرشوں کو آتم ساکشات کار ہو جانے سے سرو درشیہ پرپنچ کے پدارتھوں کا ابھاؤ سہج ہی نشچہ ہو گیا ہے - ان کی گرہن وتیاگ

کی اچھّا بھی نورت ہوئی ہے۔ ان کو پدارتھوں میں ست بُدھی نہیں رہی اور است مائیک پدارتھوں کی کسی کو گرہن تیاگ کی اچھّا ہوتی نہیں۔ جادوگر اپنے جادو کے کھیل میں ایک روپیہ لے کر ہزاروں روپے کے ڈھیر لگا دیتا ہے۔ اور کہتا ہے۔ جس کو جس قدر ضرورت ہے۔ لے جاؤ۔ لیکن سب کو یہی نشچے ہوتا ہے۔ یہ روپے است ہیں۔ اصلی نہیں ہیں۔ اس لئے کسی کی ان کو گرہن کرنے کی اِچھّا نہیں ہوتی۔ اور جو وستو ہے ہی نہیں۔ ان کا تیاگ بھی نہیں بنتا۔ جب گیان وان دھیر پرش کی یہ دھارنا ہو جاتی ہے۔ تو اس کے ہردے سے پدارتھوں کے پرتی۔ راگ اور دویش دونوں نورت ہو جاتے ہیں۔ اور جس سمتو کو گیتا میں بھگوان شری کرشن نے یوگ کہا ہے۔ وہی یوگ ان دہا انو بھاووں کو سہج میں ہی پراپت ہوتا ہے۔ یہی گیانی کی سہج استھتی ہے تمام دوندوں سے پرے نج سروپ میں ستھت اپنے آپ میں نت ترپت اور پرسن چت یہی گیانی کا لکشن ہے۔ یہی برہم گیان کا پھل ہے۔

۱۷۔ دوہا۔ جیسے دنکر کے اُدے۔ دیپک دیت دورجات
تیسے برہمانند میں۔ آنند سبے دلات

(شرح)۔ اگر "درشیہ پدارتھوں کے ابھاؤ" سے یہ شنکا کرے۔ کہ یدی گیانی کو درشیہ پدارتھوں کی پرتیتی نہیں ہوتی۔ تو اس کا کھانا پینا پہننا اور اشنان آدی کا جیون اُپیوگی ویوہار کیونکر ہوتا ہے۔ ان کو یہ کہنا چاہئے۔ جیسے سورج کے اُدے ہونے پر تمام بجلی اور لیمپوں کی روشنی ماند پڑ جاتی ہے۔ اسی طرح جن کو برہمانند کی پراپتی ہوئی ہے۔ ان کو سارے وشئے آنند جو سنسارک پدارتھوں سے اپلبدھ ہوسکتے ہیں۔ وہ برہمانند کے مقابلے

یں پھیکے ادر رس پر تیت ہوتے ہیں۔ اس لئے گیانی میں بھوگیہ پدارتھوں کی اچھا نہیں ہوتی۔ یہ نہیں۔ کہ ان کو پدارتھوں کی پرتیتی نہیں ہوتی۔ صرف پدارتھوں میں ست بُدھی نہیں رہتی۔

۱۸۔ دوہا۔ گرڑتاں داہن بسے۔ رس سب امی سمیپ
گیان دوا کر کے اُدے رسب مت ہوگئے دیپ

(شرح)۔ گرڑ وشنو بھگوان کا واہن ہے۔ اور باقی کی سب سوادیوں سے تیز رفتار ہے۔ اس لئے سبھی واہن گرڑ کے انتر بھوت ہیں۔ اور سب رس امرت کے انترگت ہیں۔ سورج دیپ کے اُدے ہونے پر جس پرکار سب دیپک لین ہوجاتے ہیں۔ اسی طرح برہم گیان روپی سورج کے اُدے ہونے پر باقی کے سبھی مت دیپک کی نیائیں ستاہین ہوجاتے ہیں۔ اتھوا سارے مت متانتر برہم گیان کے انترگت انوبھو ہوتے ہیں۔ برہم گیانی سب متوں کا سنمان کرتا ہے۔ پورو میمانسا یگیہ آدی کرموں سے انتہ کرن کی شدھی دوار گیان کا ہیتو ہے۔ سانکھ شاستر تو ہم پدارتھ کے شودھن دوارا گیان میں اپیوگی ہے۔ نیائے اور ویشیشک بدھی کو سوکشمتا سے منن دوارا گیان میں سہائیک ہیں۔ اور چت ورتی کے نرودھ دوارا پتنجلی کا یوگ درشن گیان کا ہیتو ہے۔ اتر میمانسا تو گیان کی اُتپتی میں ساکشات ہیتو ہے۔ اسی لئے گیانی کی گیان سے اُتم کسی انیہ شاستر میں پرورتی نہیں ہوتی۔

۱۹۔ دوہا۔ ہیتو پریکشا کے سوگرو۔ کھنڈیو جگ ویوہار
کہت ششیہ آنندیت۔ وِش پراربدھ آدھار

(شرح) یہ سن کر گرو نے ششیہ کے منشے دیپہ یہ رہت تو گیان کی پریکشا ارتھ جیون اُپیوگی مت آہار ویوہار کے اترگت جگ ویوہار کا کھنڈن

کیا۔ جن کو سن کر پرسن چت ستھر بدھی والا سشیہ اس پرکار وچن کہنے لگا۔ گیانی کے شریر کی ستھتی اور بھوگ سب پراربدھ آدھین ہوتے ہیں۔ کہنی کی پراربدھ میں پرورتی ادھک ہوتی ہے۔ جیسے جنک یاگ ولکیہ آدی اور کہنی کی پراربدھ نورتی کی ہیتو ہوتی ہے۔ جیسے شکدیو اور وام دیو آدی۔ اس ریتی سے ودوان کے ویوہار میں نیم نہیں مقرر کیا جا سکتا۔

۲۰۔ دوہا۔ بھگون آتم دان جو۔ لیلاوت کرے بھوگ
وستو بدھی اچھو نہ گہے۔ دھیرج دان ارو گ

(شرح)۔ ہے بھگون۔ گیانوان کی بھوگ پرورتی سوبھاوک اور رشٹ کرم جنیہ سوبھاؤ کے انوسار کرتاپن کے ابھمان سے رہت ہوتی ہے۔ ان کی بھوگوں میں اتھوا بھوگ پدارتھوں میں ست بدھی نہیں ہوتی۔ کیونکہ ان کا اگیان نشٹ ہو چکا ہوتا ہے۔ اور وہ دھیرپکت اور ادیا روگ سے مکت ہیں۔

۲۱۔ دوہا۔ اگیانی آسکت متی۔ کرے سو بندھن ہیت
گیانی کی آسکتی نہیں۔ تجے نہ کچھ کہہ لیت

(شرح)۔ نو کیا گیانی اور اگیانی کی بھوگ پرورتی سمان ہے۔ ان میں کوئی بھید نہیں۔ کہتے ہیں اگرچہ اوپرسے دونوں کی پرورتی سمان پرتیت ہوتی ہے۔ پھر بھی ان میں بہت انتر ہے۔ کیونکہ اگیانی کے من میں پدارتھوں کے پرتی آسکتی ہے۔ اس کا سارا ویوہار کرتاپن کی بدھی سے ہوتا ہے۔ گیانی میں کرتاپن کا ابھاو ہے۔ اور وہ کسی میں آسکت نہیں ہوتا۔ اس لئے اگیانی کا ویوہار بندھن کا ہیتو ہے۔ اور گیانی کی پرورتی گرہن تیاگ بدھی سے رہت آسکتی اور بندھن کا ہیتو نہیں ہوتی اسی لئے گیانی کھاتا ہوا نہیں کھاتا۔

چلتا ہوا نہیں چلتا۔ بولتا ہوا نہیں۔ اور کرتا ہوا بھی کچھ نہیں کرتا۔

۲۲۔ دوہا۔ ہوں ابودھ انت گتی۔ پر سیو چت سمیر
بہو کلول نا میں اُٹھیں۔ نانا روپ شریر

۲۳۔ دوہا۔ چت وات بھو شانت اب۔ جو لہری بھئی لین
کیول روپ انت ہوں۔ رہیو شبھ اشبھ ہین

(شرح)۔ جس طرح جل ندھی (سمندر) میں وایو کے ویگ سے لہریں اُتپن ہوتی ہیں۔ اسی طرح مجھ انت اپنی مہما میں ستھت سمندر روپ میرے آتما میں چت۔ روپی وایو کے سمبندھ سے دیو منش آدی شریر روپی بہت سی لہریں اس میں اُتپن ہوتی ہیں۔ سدگورو دوارا تتو گیان کی پراپتی سے چت روپی وایو شانت ہو جاتی ہے۔ اور جیو روپی لہریں چیتن روپی جل میں لین ہو جاتی ہیں۔ پرنتو میں سدا کی بھانتی کیول کیولی بھاو سے اپنے شدھ انت چیتن سوروپ میں ستھت ہوں۔ اس لئے شبھ اتھوا اشبھ میں میری پرورتی نہیں ہوتی چونکہ گیانی نہ کرتا ہے۔ نہ بھوگتا ہے۔ اس واسطے وہ شبھ اشبھ میں پرورتی سے رہت ہوتا ہے۔ اُسے جو کچھ کرنے کو ہوتا ہے۔ وہ اکرتا بدھی سے سو بھاوک کر یا کرتا ہے۔ اور شانت رہتا ہے۔

۲۴۔ دوہا۔ اندر آدک اِچھا کریں۔ نشچل پد سو اگادھ
تہاں گیان کی ستھتی سدا۔ میں تو یہ وہ بادھ

(شرح)۔ جس طرح نشچل اور اگادھ پد کی اندر آدک دیوتا بھی اِچھا کرتے ہیں۔ جس میں "میں گیانی ہوں"۔ تو گیانی ہے۔ وہ ودوان ہے۔ یہ کرتو ہے"۔ ایتادی واکیہ ولاس بھی نہیں بن آتے۔ کیونکہ جہاں ایک اور دو کی سمائی نہیں۔ من بانی کی رسائی نہیں۔ اپنے آپ سے جاننے یوگیہ جو پد ہے۔ اس میں

کہنا اور سننا کیونکر ہو سکتا ہے۔ ایک ادر ادویت ست وستو میں کون کس کو کیا کہے۔ اس طرح وہاں 'میں'، 'تو'، 'یہ'، 'وہ' کا بادھ ہے۔ ایسی گیان وان کی استھتی ہوتی ہے۔ جس میں کرتا کرم ادر کریا کی تریپٹی پرتیت نہیں ہوتی۔

۲۵۔ دوہا۔ جاگرت سوپن تہاں نہیں۔ جہاں سوشپتی من لین
میں تو تہاں نہ سنبھوے۔ آتم نشچے کین!

(شرح) برہم گیانی آتم وان مہاپرش نے اس چدوستو چیناتما کو اپنا آتما نشچے کیا ہے۔ جس میں نہ جاگرت ہے۔ نہ سوپن ہے۔ اور نہ سوشپتی اوستھا ہے۔ جس میں انتہ کرن سہت سرو اندریہ لین ہو جاتے ہیں۔ ادر جس میں 'میں' 'تو' 'یہ' 'وہ' آدی دیوہار کا بھی ابھاو ہے۔ میں تو کا پریوگ دو یا دو سے ادہک جیوؤں میں سمبھو ہوتا ہے۔

۲۶۔ دوہا۔ گیانی کرم انیک کرے۔ بدھی دت جگ دیوہار
لپے نہ دھوم آکاش جیوں۔ جانو جگت اسار

(شرح)۔ گیا نوان اگرچہ دیہ من اندریوں کے دھرم جان کر اکرتا بدھی سے ودھی پوروک انیک شاستر وکت کرم اتھوا جگت کا دوسرا دیوہار کرتا ہے۔ مگر جیسے دھوئیں سے آکاش میلا نہیں ہوتا۔ تیسے ہی گیانی کرموں کے پھل سے بندھن کو پراپت نہیں ہوتا۔ کیونکہ اس نے سرو جگت کو ادر بھوگیہ پدارتھوں کو سار سے رہت است ادر مِتھیا جانا ہے یعنی نشچے کیا ہے۔

۲۷۔ دوہا۔ جاگرت میں سوشپتی سی۔ سوارے کی کھیل
کرے چیشٹا بال جیوں۔ آتم سکھ رہیو جھیل

(شرح)۔ ادیہ اتما کی پراکاشٹا میں گیانی کو اشٹ انشٹ پدارتھوں کی وسمرتی سی ہو جاتی ہے۔ جوں جوں شریہ آتم بدھی کا ابھاو ہوتا جاتا ہے

اور آتم ستھتی ہیں درڑھتا ہوتی ہے۔ ورتی انتر مکھ رہنے میں آنند پاتی ہے اور باہر مکھ نہیں ہوتی۔ جیسے پوروہ میں ورتی کو انتر مکھ کرنے کیلئے یتن کرنا پڑتا تھا۔ اب اسے باہر مکھ کرنے کیلئے یتن کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ اوستھا ایسی ہے۔ جو سوشپتی سے ملتی جلتی ہے۔ اگر کہو۔ کہ اس کے شریک ویوہار کیوں کر ہوتے ہیں۔ تو کہتے ہیں۔ جیسے نشے میں اُنمت پرش کر بیٹھا کرتے ہیں۔ یا بالک جیسے اشٹ انشٹ کے گیان سے رہت چیشٹا کرتا ہے۔ اسی طرح گیا نوان کی بھی پرورتی ہوتی ہے۔ صرف اتنا بھید ضرور ہے۔ کہ گیا نوان نرادرن آتمانند کا انو بھو کرتا ہے سو

دائرہ دنیا کا پہیئے کی طرح ہے گھومتا

متی معنی میں ہے عارف ہمیشہ جھومتا

۲۸۔ سورٹھا۔ سوپن راد بھیو رنک پران تجے دہاں کھنو دہا دش

جاگے دہی پر نیک۔ کہ دسیے کہہ ہرشس پُن

(شرح)۔ گیانی اشٹ انشٹ کی پراپتی میں کیونکہ سم اور اڈول رہتے ہیں۔ اس دوہے میں درشٹانت دیکر سمجھایا گیا ہے۔ جیسے کسی راجہ کو رات کو یہ سوپن آوے۔ کہ وہ تو بہت کنگال ہو گیا ہے۔ کھانے کو کچھ بھی نہیں۔ بھوک کے مارے پران نکلے جا رہے ہیں۔ ایسی دُکھد دشا میں اس کی جاگ کھل جائے۔ تو وہ اپنے کو اپنے محل میں سویا ہوا راجہ دیکھو سے سپن اور تریت دیکھے۔ تو یوں جاگ کر اُسے نہ تو پہلی دکھد دشا کا شوک ہوتا ہے۔ اور نہ جاگ کر دوبارہ راجہ جاننے کا اس کو ہرش ہوتا ہے۔ اسی طرح گیا نوان کی اشٹ انشٹ پراپتی میں بھی ایسی ہی ستھتی ہوتی ہے۔ وہ ہرش شوک سے رہت ہو کر برتتا ہے۔

۲۹۔ دوہا۔ آستک ناستک نہیں کچھو۔ نہیں تاں ایک نہ دوئے
لگھو دیرگھ نہیں گن اگن۔ چت سروپ مم سوئے

(شرح) میرے شدھ جدا کاش چیتن سوروپ میں نہ کوئی آستک ہے نہ ناستک ہے۔ ایک اور دو کی وہاں کلپنا نہیں۔ نہ کوئی چھوٹا ہے نہ بڑا ہے۔ نہ گن ہے۔ نہ دوش ہے۔ ایسا پری پورن مَیں نرمل نرنجن چیتن گھن ہوں۔

۳۰۔ دوہا۔ اگہہ اگوچر ایک رس۔ نروچنی نروان
اناتھ نہیں کوبھومکا۔ جا پر کتھے گیان

(شرح) شری اناتھ داس جی کہتے ہیں۔ میرا سوروپ گیان اندریوں سے جانا نہیں جا سکتا۔ کرم اندریوں سے گرہن نہیں کیا جا سکتا۔ اس میں کوئی وکار نہیں۔ یہ سدا جوں کا توں اپنی مہما میں ستھت ہے۔ اس لئے ایک رس ہے۔ میرے شدھ سوروپ میں بانی کی گم نہیں۔ بانی اس کا کتھن کرنے میں اسمرتھ ہے۔ اور نروان اتھوا شانت اور آنند روپ ہے۔ اس سے آگے کوئی بھومکا اتھوا کوئی آدھار نہیں ملتا۔ جس پر گیان کا ورنن کیا جا سکے۔

۳۱۔ دوہا۔ دھن دھن ششیہ اُدار متی۔ پایو ہتو انوُپ
سگورو کھوج لینو بھلے۔ بھیو سو شدھ سوروپ

(شرح) ستگورو نے ششیہ کی بھلی پرکار پریکشا کرکے جان لیا کہ اب ششیہ کی برہم سروپ میں ستھتی ہوئی ہے۔ اس لئے پرسنتا سے گورو ششیہ کی پرشنسا کرتے ہیں ہے پریمی۔ تم نے اُپما سے رہت ست چت آنند سوروپ برہم میں ستھتی پائی ہے۔ تو بڑی شلاگھا کے یوگیہ ہے۔

تو دھنیہ ہے۔ تیری اُدار بُدھی ہے۔

۳۲۔ دوہا۔ سن وچار ٹھہرائیو۔ وسرواک تھک جائے
اناتھ ودیکی جانی ہے۔ گاتب باجی پائے

(شرح)۔ جب سادھن سمپن ادہکاری وچار کو سُن کر اس کا بار بار منن کرتا ہے۔ اور منن کئے ہوئے ارتھ میں ورتی کو ٹھہراتا ہے ارتھات ندھیاسن کرتا ہے۔ اور ندھیاسن جب پوری پکی ہوتا ہے۔ گیاتا گیان گے کی ترپٹی گم ہو جاتی ہے۔ شروَن کیا ہوا وچن بھول جاتا ہے۔ ورتی نروکلپ ہو جاتی ہے۔ جس سے پرش سمادھی کا ابھیاس کرتا ہے۔ تب سہج میں اگیان سے آورت چیتنہ کو جانتا ہے۔ ارتھات اپنے آتما کو پرکاش سروپ سے انوبھو کرتا ہے۔ اس وقت پورن روپ سے پرش اپنے سروپ میں سندیہہ رہت ستھتی کو پراپت ہوتا ہے۔

۳۳۔ دوہا۔ یہ وچار مالا سرس۔ بہو ودھ رچیو وچار
سادھن سدھ پرگٹ کرے۔ اناتھ بھلے پرکار

(شرح) جیسے جپ کرنے والا پرش نرنتر ہی مالا کو پھرایا کرتا ہے۔ اسی طرح تتو کا وچار نرنتر ہی منش کو کرتے رہنا چاہیئے۔ یہ وچار مالا نام گرنتھ بہت سرل اور بہت پرکار کے وچاروں کو لے کر رچا گیا ہے۔ انیک پرکار کے سادھنوں اور سدھی کا اس میں بھلی پرکار ورنن ہوا ہے۔ مثلاً سادھن چتشٹے وویک ویراگ۔ کھٹ سمپتی۔ مموکشتا۔ شروَن۔ منن۔ ندھیاسن تتو پدارتھوں کا شودھن۔ مہاواکیہ ورنن۔ اور برہم آتما کا ابھید نشچہ روپ وچار یہ سب ہی اس گرنتھ میں کہا گیا ہے۔

۳۴۔ دوہا۔ بندھیو مان چاہت چھٹیا۔ یہ نشچے من ماہیں
وچار مال تاں یہ رچی۔ اگیہ تگیہ یہ ناہیں

(شرح)۔ میں او دیانت کار یہ میں بندھا ئمان ہوں: کسی پرکار سے اس سے چھوٹوں یہ نشچے جس کے انتہ کرن میں ہے۔ اور شار یک آدی سنسکرت گرنتھوں کے وچار نے کی جن کی بدھی میں سامرتھ نہیں۔ ایسے جو مکشو ہیں۔ان کیلئے یہ وچار مالا گرنتھ رچا گیا ہے۔ وشئے جو پامر ہیں۔ اور گیات گئے جو ودوان گیانی ہیں۔ ان کیلئے نہیں۔

۳۵۔ دوہا۔ اور مال رتن آدی جے۔ گھات ہوت نت ہیت
ادبھت مال وچار یہ۔ تسکر وش کر لیت

۳۶۔ دوہا۔ کھٹ درشن کی مال جے۔ اپنو پچھ سے لئے جو!
دویت رہت رچی مال یہ۔ شوبھت سبھن ہئے جو

۳۷۔ دوہا۔ راؤ رنک من بھاوتی۔ ورن آشرم سکھ دین
رچی وچار مالا رچی۔ جتوت اتی جیت چین

(شرح)۔ گرنتھ وچار مالا کی پرشنشا میں یہ دوہے کہے گئے ہیں۔ کہتے ہیں رتنوں کی جو بیش قیمتی مالا لوگ پہنتے ہیں۔ وہ اکثر جیو گھات کا ہیتو ہوتی ہے۔ چور ڈاکو اس کو چرا کرلے جاتے ہیں۔ لیکن یہ وچار مالا ادبھت ہے۔ جو کہ چوری کرنے والے کو بھی وش میں کر لیتی ہے۔ کھٹ درشنوں کی جو مالا ہے۔ وہ تو اپنا اپنا پکش اتھوا مت لے کر کھڑے ہیں۔ لیکن ہم نے جو مالا رچی ہے۔ وہ دویت بدھی سے رہت ہے۔ اور وہ سب کے ہردیہ میں شوبھا پائی ہے۔ یہ وچار روپی رتنوں کی مالا امیر غریب سب کے من کو بھانے والی ہے۔ اور سب ورن آشرم والوں کو سکھ دینے والی ہے۔

اس وچار مالا کو رچی انوسار چنتن کرنے سے چت کو اتی آنند شانتی کی پراپتی ہوتی ہے۔

۳۸۔ دوہا۔ اناتھ شرون بہتے کیئے۔ کہیو بہت پرکار
اب سو وچار وچار پُن۔ کرن نہ پڑے وچار

(شرح)۔ شری اناتھ داس جی کہتے ہیں۔ اب تک بہت گرنتھوں کا شرون کیا ہے۔ اور بہت پرکار سے کتھن کیا ہے۔ مگر کرت کرتا پراپت نہ ہوئی۔ اب جو تو کا وچار کیا ہے۔ اس سے اب اور زیادہ وچار کرنے کی اوشکتا نہیں ہوگی۔

۳۹۔ دوہا۔ کھما کرو ششہ جان کے۔ ہے کوی مہا پربدھ
یہو سدہار وچار کے۔ اکشر شدھ اشدھ

۴۰۔ دوہا۔ ہوں اناتھ کیتک سمتی۔ درنو مال وچار
رام میا ستگور دیا۔ سادھو سنگ ندہار

(شرح) کویوں سے نمر پرارتھنا کرتے ہیں۔ ہے مہان بدھمان کوی ورگ۔ مجھے ششہ جان کر کھشما کریں۔ اس گرنتھ کو وچار کر کے خود ہی شدھار کر لیویں۔ اگر کوئی اکشر شدھ اشدھ کیے گئے ہوں۔ میں اناتھ داس اتنی بدھی کہاں رکھتا تھا۔ جو وچار مالا جیسے گرنتھ کی رچنا کر پاتا۔ یہ تو خالص ایشور کرپا۔ ستگورو کی دیا اور سادھو سنگ کا پھل ہے۔ کہ یہ وچار مالا لکھی گئی ہے۔

۴۱۔ دوہا۔ پورن نردتم شرور۔ کرو اتتھی بھگوان
ورنی مال وچار میں تے آگیا پردان

(شرح)۔ کہتے ہیں۔ اناتھ داس جی اور نردتم پورنی جی پرسپر سنیہ وش

ورکت ہو کر ایک ساتھ ہی وچرنے لگے۔ کچھ عرصہ کے بعد وہ علیحدہ ہو گئے۔ اناتھ داس جی کشمیر چلے گئے۔ اور نروتم پوری جی وچرتے ہوئے بڑودہ نامی نگر میں جا پہنچے۔ وہاں راجہ سے پوجت ہوئے۔ تب نروتم پوری جی نے یہ جاننے کیلئے کہ اناتھ داس جی ادویت میں نشٹھ ہیں یا نہیں۔ ایک چٹھی ان کو لکھ کر بھیجی۔ کہ پرمیشور چنتن ارتھ بہت سو یہ وان مالا ہمارے پاس روانہ کرو۔ اس کو پڑھ کر انھوں نے یہ وچار مالا نام کا گرنتھ رچا + اسی آشے سے یہ دوہا کہا ہے۔ کہ نروتم پوری جی جو ہمارے متر ہیں۔ اور پوجنیہ ہیں۔ ان کی آگیا کو سویکار کرکے ہم نے یہ وچار مالا گرنتھ رچا ہے۔

۴۲۔ دوہا۔ لکھے پڑھے اتی پریتی یت۔ ارپُن کرے وچار
چھن چھن گیان پرکاش نے ہوئے سوری پرکار

(شرح)۔ جو پرش اس گرنتھ کو لکھے اور پریتی پوروک اس کا شرون کرے اور پھر ایکانت میں بیٹھ کر اس کا وچار کرے۔ اس کو پل پل میں برہم روپ میں نیشٹھا درڑھ ہو گی جیسے جوں جوں سورج اوپر چڑھتا جاتا ہے۔ اس کا پرکاش بڑھتا جاتا ہے۔

۴۳۔ دوہا۔ گیتا بھرتری ہری کو تتو۔ ایکادشی کی یکتی
اشٹاکر وششٹ منی۔ کچھوک آپنی اُکتی

(شرح)۔ ہم نے اس گرنتھ لکھنے میں گیتا اور بھرتری ہری کے گرنتھوں کا آشے لیا ہے۔ اور ایکادشی کی یکتی کا پریوگ کیا ہے۔ اشٹاوکر اور واششٹ منی کے مت انوسار واک بھی اس میں لئے ہیں۔ اور تھوڑی بہت اپنی طرف سے وورن دیا ہے۔

۴۴۔ سورٹھا۔ سترہ سو چھبیس سمت یادھو اس شدھ
موتی جیت تگ ہوتس چھتیس ورنی گڑ کری

نقلی گوروں سے چیتاونی

ہے پریمی۔ ہم تمھیں خبردار کرتے ہیں۔ کہ گدی گدیلے والے مٹھ آدھیش آن بان شان والے نقلی گوروؤں کے چنگل میں نہ پھنس جانا۔ یہ ظاہری گوروں کا بھیس دھارن کرنے والے مایا کے لوبھی تم کو انیک پرکار کا ڈر دکھا کر، روچک اور بھیانک قصے سنا کر اپنے جال میں پھنسائیں گے۔ یہ ہمیشہ اپنے شکار کی تاک میں رہتے ہیں۔ اور جہاں کہیں کوئی بھولا بھالا جگیاسو ہاتھ لگا۔ اس کو ہمیشہ کیلئے اپنا قیدی بنا لیتے ہیں۔ تم گرہستیوں سے یہ زیادہ بڑے گرہستی ہیں۔ تمھارا کمایا ہوا دھن پدارتھ پرشاد کے روپ میں خود گرہن کرتے ہیں۔ وہ تمھاری جوٹھن یا قے کھانے کے برابر ہے۔ جس طرح کھایا ہوا بھوجن قے ہو جاتا ہے۔ شریر اس کا تیاگ کر دیتا ہے۔ اسی طرح تم اپنی کمائی کا تیاگ کرتے ہو۔ وہ تیاگی ہوئی وستو تمھاری قے ہے۔ اور ڈھونگی گورو اس کو ہڑپ لیتے ہیں۔ تم جانتے ہو قے کون کھاتا ہے۔ کتا۔ تو وہ گورو نہ ہوئے نہ کتے ہوئے۔

پھر تمھارا ہی لایا ہوا پرشاد خود بھی کھاتے ہیں اور تم کو بھی کھلاتے ہیں۔ اور تمھاری مان بڑائی کرتے ہیں۔ یہ تو اس طرح کی بات ہوئی۔ "تمھارا ہی مرغا۔ تمھارا ہی گھی تم بھی کھاؤ ہم بھی کھائیں۔" "یا تمھاری جوتیاں تمھارے ہی سر۔" ایسے نقلی مہاتما گورو خود وکاروں کی اگنی میں جل رہے ہیں۔ وہ تم کو ان بیماریوں سے کیونکر چھڑا سکتے ہیں۔

(سنت گورو)

اطلاع عام

اُردو داں جگیا سوؤں کی آسانی کیلئے مندرجہ ذیل پستک اُردو میں چھپ کر تیار ہو گئے ہیں۔ اور نیچے لکھے پتہ پر دستیاب ہو سکتے ہیں۔ قیمت بمعہ ڈاک خرچ پیشگی آنا ضروری ہے۔

نمبر شمار	نام پستک	نرسنگداس لو قیمت
۱۔	گیتا گیان امرت پہلا بھاگ	۱—۰۰ روپیہ
۲۔	" " " دوسرا "	۱—۰۰ "
۳۔	" " " تیسرا "	۱—۰۰ "
۴۔	" " " چوتھا "	۱—۰۰ "
۵۔	" " " پانچواں "	۱—۰۰ "
۶۔	" " " چھٹا "	۱—۵۰ "
۷۔	اشٹاوکر گیتا مکمل	۱—۵۰ "
۸۔	آتم ساکشات کار (اپردکش انوبھوتی)	۰—۷۵ "
۹۔	آتم بودھ	۰—۵۰ "
۱۰۔	تتو بودھ	۰—۲۰ "
۱۱۔	آتم گیان (سی حرفی بلھے شاہ)	۰—۲۰ "
۱۲۔	آتم اناتم وویک	۰—۱۰ "
۱۳۔	وویک چوڑامنی	۲—۵۰ "
۱۴۔	وچار مالا	۱—۰۰ "

ملنے کا پتہ:- B-۲۳۲ پرانا ڈالن والا - دہرہ دون